تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ

احمد رضا خان صاحب بریلوی کی حسام الحرمین کا جواب
خود علمائے حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً و تعظیماً
کے قلم سے

المُهَنَّد علی المُفَنَّد

معروف بہ

التصدیقات لدفع التلبیسات

تسمیہ مترجم

مَاضِی الشَّفْرَتَین

علیٰ

خَادِعِ اَهْلِ الْحَرَمَین

جس سے جماعت حقّہ دیوبند کے عقائد و خیالات کی تائید و توثیق ہو کر دنیا بھر کے علما کی مہر تصدیق ثبت ہو چکی ہے

شائع کنندہ
نفیس منزل
۷۷/۳ کریم پارک ۔ لاہور

www.ahnafmedia.com

تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ

احمد رضا خان صاحب بریلوی کی حسام الحرمین کا جواب
خود علمائے حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً و تعظیماً
کے قلم سے

المهند على المفند

معروف بہ

التصديقات لدفع التلبيسات

تتمہ مترجم

ماضی الشفرتین
علیٰ
خادع اہل الحرمین

جس میں جماعت مقدسہ دیوبند کے عقائد و خیالات کی تائید و توثیق ہو کر دنیا بھر کے علماء کی مہر تصدیق ثبت ہو چکی ہے

شائع کنندہ
مکتبہ حنفیہ ○ جامع مسجد گنبد والی جہلم
زیر نگرانی حضرت مولانا عبد اللطیف صاحب فاضل دیوبند

www.ahnafmedia.com

المهند علی المفند

یعنی

عقائد علماء اہل سنت دیوبند رحمہم اللہ

تالیف

فخر المحدثین حضرۃ مولانا خلیل احمد سہارنپوری قدس اللہ سرہ العزیز
المتوفی ۱۳۴۶ھ

www.ahnafmedia.com

ناشر
نفیس منزل
۳/۷۷ کریم پارک ○ لاہور

فہرست

المہند علی المفند یعنی عقائد علماء اہل سنت دیوبند (عربی اردو)

مقدمہ: اکابر دار العلوم کا اجمالی تعارف — از حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ ۷
آغاز اصل کتاب، تمہید اور باعثِ تحریر تصنیف ۱۷
شد رحال سے متعلق سوال اور اسکا جواب ۲۴
توسل بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم والاولیاء والصالحین ۳۲
حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۳۳
قبر اطہر پر دعا کرنے کا طریقہ ۳۵
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بکثرت درود شریف بھیجنا ۳۷
ائمہ اربعہ کی تقلید کا حکم ۳۸
صوفیہ کے اشغال اُن کے ہاتھ پر بیعت کرنا اور ان سے فیوض حاصل کرنا ۳۹
خاص وہابیوں کے بارے میں حکم ۴۱
استواء علی العرش کا مطلب ۴۴
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے افضل ہونا ۴۵
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا ۴۶
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا بڑا بھائی سمجھنا (نعوذ باللہ من ذالک) ۴۹
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخلوقات میں سب سے زیادہ علم عطا ہونا ۵۱
شیطان ملعون کے علم سے متعلق براہین قاطعہ کی عبارت پر شبہہ کا جواب ۵۳
"حفظ الایمان" کی ایک عبارت پر شبہہ کا جواب ۵۷

www.ahnafmedia.com

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت شریفہ کے ذکر کا محبوب و مستحب ہونا ۶۰
حضرت گنگوہی قدس سرہٗ کی ایک عبارت پر شبہہ کا جواب ۶۳
حضرت گنگوہیؒ پر ایک بہتان اور اُسکا جواب ۶۶
حق تعالیٰ شانہ کے کلام میں کذب کا وہم کرنیوالا بھی کافر ہے ۷۱
امکان کذب کا مطلب اور اہل سنت والجماعت کی کتب سے مسئلہ کا حل ۷۲
قادیانیوں کے بارے اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ۸۰

تصدیقات علمائے دیوبند رحمہم اللہ تعالے

۸۴
شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن صاحب نور اللہ مرقدہٗ ۸۴
حضرت مولانا میر احمد حسن صاحب امروہوی قدس سرہٗ ۸۵
حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰنؒ صاحب مفتی اعظم دار العلوم دیوبند ۸۷
حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہٗ ۸۸
حضرت مولانا شاہ عبد الرحیم صاحب رائے پوری قدس سرہٗ ۸۸
حضرت مولانا حکیم محمد حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔ دیوبند ۸۹
حضرت مولانا قدرت اللہ صاحب مدرسہ مراد آباد رحمۃ اللہ علیہ ۹۰
حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب دیوبندی، رحمۃ اللہ علیہ ۹۰
حضرت مولانا محمد احمد صاحب قاسمی رحمۃ اللہ علیہ مہتمم مدرسہ دار العلوم دیوبند ۹۱
حضرت مولانا غلام رسول صاحب رحمۃ اللہ علیہ دار العلوم دیوبند ۹۱
حضرت مولانا محمد سہول صاحب رحمۃ اللہ علیہ دیوبند ۹۲
حضرت مولانا عبد الصمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ دار العلوم دیوبند ۹۳

www.ahnafmedia.com

حضرت مولانا حکیم محمد اسحاق صاحب رحمۃ اللہ علیہ نہٹوری دہلی	۹۵
حضرت مولانا ریاض الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ مدرسہ عالیہ میرٹھ	۹۵
حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ دہلی	۹۵
حضرت مولانا ضیاء الحق صاحب و حضرت مولانا محمد قاسم صاحب مدرسہ امینیہ دہلی	۹۶
حضرت مولانا عاشق الٰہی صاحب میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ	۹۶
حضرت مولانا سراج احمدؒ صاحب مدرسہ دھنہ میرٹھ	۹۷
مولانا قاری محمد اسحاقؒ صاحب مدرسہ اسلامیہ میرٹھ	۹۸
مولانا حکیم محمد مصطفیٰ صاحب بجنوری رحمۃ اللہ علیہ	۹۸
حضرت مولانا حکیم محمد مسعود احمد صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ	۹۸
حضرت مولانا محمد یحییٰ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سہارنپوری	۹۹
حضرت مولانا کفایت اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سہارنپوری	۱۰۱
تصدیقات علمائے کرام مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ	۱۰۳ تا ۱۲۴
تصدیقات علمائے کرام قاہرہ و دمشق و ممالک عربیہ	۱۲۵ تا ۱۴۳

www.ahnafmedia.com

اکابرِ دار العلوم کا اجمالی تعارف

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب مدظلہٗ

امامِ ربانی حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے خلفائے کاملین نے گیارھویں صدی ہجری میں اور بارھویں صدی میں امام المحدثین حضرت شاہ ولی اللہ محدثِ دہلویؒ اور ان کے خاندانِ سعادت نشان نے متحدہ ہندوستان میں بتوفیقِ ایزدی علم و عرفان اور شریعت و طریقت کی جو قندیلیں روشن کیں۔ انہی انوارِ ہدایت سے تیرھویں صدی کے اواخر میں حضرت مجدد الف ثانیؒ اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کے وارثینِ کاملین حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم صاحب[1] نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ بانیٔ دار العلوم دیوبند اور قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد صاحب[2] گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے عالمِ اسلام کو منور فرمایا۔ یہ دونوں بزرگ کمالاتِ شریعت و طریقت کے جامع تھے۔ سرورِ کائنات محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و اطاعت ان کے قلوب و اجسام پر محیط تھی۔ توحید و سنت کی تبلیغ و اشاعت اور شرک و بدعت کے استیصال و انسداد میں ان حضرات نے اپنی مقدس زندگیاں صرف کر دیں۔ مذہب اہل السنت اور مسلکِ حنفی کو اپنے دور میں ان بزرگوں سے بہت زیادہ تقویت پہنچی۔ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید میں وہ بہت

---

[1] ولادت شعبان یا رمضان ۱۲۴۸ھ وفات ۴ جمادی الاولیٰ ۱۲۹۷ھ یوم پنجشنبہ بعد نماز ظہر۔ حضرت نانوتویؒ کے مفصل حالات و کمالات سوانحِ قاسمی مؤلفہ حضرت مولانا مناظر احسن صاحب گیلانیؒ میں مطالعہ فرمائیں جو تین جلدوں میں چھپ چکی ہے ۱۲۔ [2] ولادت ۶ ذیقعدہ ۱۲۴۴ھ وفات یوم الجمعہ یا ۹ جمادی الثانیہ ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۱ اگست ۱۹۰۵ء۔ حضرت گنگوہی قدس سرہٗ کے ظاہری و باطنی کمالات جاننے کیلئے تذکرۃ الرشید مؤلفہ حضرت مولانا عاشق الٰہی صاحب میرٹھیؒ قابلِ مطالعہ ہے جو دو جلدوں میں چھپ چکی ہے۔

www.ahnafmedia.com

پختہ تھے۔ علومِ ظاہرہ کے علاوہ باطنی علوم میں بھی ان حضرات کا ایک خاص مقام تھا۔ ان دونوں بزرگوں نے امام الاولیاء، قطب العارفین حضرت حاجی امداد اللہ صاحب چشتی مہاجر مکی قدس سرہٗ سے روحانی فیضان حاصل کیا اور مقاماتِ ولایت میں اس مرتبہ کو پہنچے کہ خود حضرت حاجی صاحب موصوف نے اپنی تصنیفِ لطیف ضیاء القلوب صفحہ ۶۰ میں ارشاد فرمایا ہے کہ:

نیز ہر کس کہ ازیں فقیر محبت و عقیدت و ارادت
دارد، مولوی رشید احمد صاحب سلمہ،
و مولوی محمد قاسم صاحب سلمہ را کہ جامع
جمیع کمالاتِ علومِ ظاہری و باطنی اند، بجائے
من فقیر راقم اوراق بلکہ بمدارج فوق از من
شمارند اگرچہ بظاہر معاملہ برعکس شد کہ اوشاں
بجائے من و من بمقام اوشاں شدم و صحبت
اوشاں را غنیمت دانند کہ ایں چنیں کساں
دریں زمانہ نایاب اند و از خدمتِ بابرکتِ
ایشاں فیضیاب بودہ باشند و طریقِ سلوک
کہ دریں رسالہ نوشتہ شد در نظر شاں تحصیل
نمایند ان شاء اللہ بے بہرہ نخواہند ماند۔
اللہ تعالیٰ در عمر ایشاں برکت دہاد۔ و از
تمامی نعمائے عرفانی و کمالاتِ قربتِ خود
مشرف گرداناد و بحرمۃ النبی و آلہ الامجاد۔

جو لوگ مجھ فقیر سے محبت و عقیدت و ارادت
رکھتے ہیں، مولوی رشید احمد صاحب سلمہ اور
مولوی محمد قاسم صاحب سلمہ کو جو کمالاتِ
علومِ ظاہری و باطنی کے جامع ہیں، مجھ فقیر کی
بجائے بلکہ مجھ سے کئی درجے اوپر جانیں اگرچہ
بظاہر معاملہ برعکس ہوا کہ وہ میری جگہ اور
میں ان کی جگہ ہو گیا۔ ان کی صحبت کو غنیمت
جانیں کیونکہ ایسے لوگ اس زمانہ میں نایاب
ہیں اور ان کی بابرکت صحبت سے فیض حاصل
کریں اور سلوک کا جو طریق اس رسالے میں لکھا
گیا ہے وہ ان کے پاس حاصل کریں ان شاء اللہ
محروم نہیں رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمر میں
برکت دیں اور تمام عرفانی نعمتوں اور اپنے
قرب کے کمالات سے ان کو مشرف فرمائیں
اور بلند درجات تک پہنچائیں اور ان کی ہدایت

www.ahnafmedia.com

ان امثال هذه الاشياء مقدور قطعا
لكنه غير جائز الوقوع عند اهل السنة
والجماعة من الاشاعرة و الماتريدية
شرعا وعقلا عند الماتريدية وشرعا
فقط عند الاشاعرة فاعترضوا علينا
بانه ان امكن مقدورية هذه الاشياء
لزم امكان الكذب وهو غير مقدور
قطعا ومستحيل ذاتا فاجبناهم باجوبة
شتى مما ذكره علماء الكلام منها لو سلم
استلزام امكان الكذب للمقدورية خلف
الوعد والاخبار وامثالهما فهو ايضا
غير مستحيل بالذات بل هو مثل
السفه والظلم مقدور ذاتا ممتنع
عقلا وشرعا او شرعا فقط كما صرح
به غير واحد من الائمة فلما رأوا
هذه الاجوبة بمعزل عن الاغراض ونسبوا
الينا تجويز النقص بالنسبة الى جنابه
تبارك وتعالى واشاعوا هذا الكلام
بين السفهاء والجهلاء تنفيرا للعوام
وابتغاء الشهوات والشهرة بين الانام
وبلغوا اسباب سموات الافتراء فوضعوا

اور ہم یوں کہتے ہیں کہ ان جیسے افعال قطعاً قدرت
میں داخل ہیں البتہ اہل السنت والجماعت اشاعرہ
و ماتریدیہ سب کے نزدیک ان کا وقوع جائز
نہیں۔ ماتریدیہ کے نزدیک نہ شرعاً جائز نہ عقلاً
اور اشاعرہ کے نزدیک صرف شرعاً جائز نہیں
پس بددینوں نے ہم پر اعتراض کیا کہ ان امور کا
تحت قدرت ہونا اگر جائز ہو تو کذب کا امکان
لازم آتا ہے اور وہ یقیناً تحت قدرت نہیں
اور ذاتاً محال ہے۔ تو ان کو علماء کلام کے ذکر کیے
ہوئے چند جواب دیے۔ جن میں یہ بھی تھا کہ اگر
وعدہ وخبر وغیرہ کا خلاف تحت قدرت ماننے
سے امکان کذب تسلیم بھی کر لیا جاوے تو وہ
بھی تو بالذات محال نہیں بلکہ سفہ اور ظلم کی طرح
ذاتاً مقدور ہے اور عقلاً و شرعاً یا صرف شرعاً
ممتنع ہے جیسا کہ بہتیرے علماء اس کی تصریح کر
چکے ہیں۔ پس جب انہوں نے یہ جواب دیکھے تو
لگے فساد پھیلانے کہ ہماری جانب یہ
منسوب کیا کہ جناب باری عز اسمہ کی جانب
نقص جائز سمجھتے ہیں اور عوام کو نفرت دلانے
اور مخلوق میں شہرت پاکر اپنا مطلب پورا کرنے
کو سفہاء و جہلاء میں اس لغویات کی خوب شہرت

www.ahnafmedia.com

تا قیامت ان کا فیض جاری رکھیں۔ نبی اکرمؐ
اور ان کی بزرگ آل کے واسطہ سے"۔

حضرت حاجی صاحب موصوف چشتی سلسلہ میں اپنے دور میں ایک بے نظیر ہستی تھے۔ جن کا روحانی فیضان عرب و عجم میں پھیلا۔ امام الاولیاء کی اس شہادت کے بعد ان بزرگوں کی تصدیق کے لیے کسی اور شہادت کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔

۱۸۵۷ء کا جہادِ حریت

مغلیہ شاہی خاندان کے زوال کے بعد اسلام کے بدترین اور چالاک دشمن انگریز نے جب ہندوستان پر اپنی جابرانہ حکومت قائم کر لی تو ۱۸۵۷ء میں علماء حق اور حریت پسند طبقہ نے انگریزی حکومت کے خلاف ایک زبردست آزادی کی جنگ لڑی۔ اس جہادِ حریت میں علماء اسلام کی قیادت حضرت حاجی صاحب موصوف رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ میں تھی۔ اکابر دیوبند حضرت گنگوہیؒ اور حضرت نانوتویؒ اور حضرت حافظ ضامن صاحب وغیرہ نے اس جہاد کو کامیاب بنانے کے لیے اپنی پوری مجاہدانہ کوششیں صرف کر دیں۔ لیکن کامیاب نہ ہو سکے۔ ۱۸۵۷ء کے اس قیامت نما ہنگامہ میں انگریزی حکومت نے تیرہ ہزار سے زائد علماء اسلام کو پھانسی پر لٹکایا اور بعض مجاہدین کو نہایت وحشیانہ سزائیں دی گئیں۔ بعض مسلمانوں کے بدن پر خنزیر کی چربی ملی گئی۔ اور زندہ ان کو خنزیر کی کھالوں میں سی کر آگ میں جلا دیا گیا۔ غرضیکہ اس سفاک دشمن نے ظلم و ستم کے پہاڑ توڑ کر اہل ملک کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً بہت زیادہ کمزور کر دیا۔ ملک پر سیاسی و مادی تسلط پانے کے بعد انگریز کے ناپاک عزائم یہ تھے کہ مسلمانوں کے دل و دماغ سے بھی اسلامی نقوش و آثار مٹا دیے جائیں اور قرآنی تعلیمات کو گہری سازش سے ختم کر دیا جائے۔ چنانچہ لارڈ میکالے اور اس کی تعلیمی کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں حسب ذیل الفاظ لکھے تھے :-

www.ahnafmedia.com

"ہمیں ایک ایسی جماعت بنانی چاہیے، جو ہم میں اور ہماری کروڑوں رعایا کے درمیان مترجم ہو اور یہ ایسی جماعت ہونی چاہیے جو خون اور رنگ کے اعتبار سے تو ہندوستانی ہو مگر مذاق اور رائے الفاظ اور سمجھ کے اعتبار سے انگریز ہو۔"[1] (تاریخ التعلیم، میجر باسو، ص ۱۰۵)

—— مرحوم اکبر الٰہ آبادی نے اسی حقیقت کو اس شعر میں بیان کیا ہے :۔

یوں قتل میں بچوں کے وہ بدنام نہ ہوتا
افسوس کہ فرعون کو کالج کی نہ سوجھی

دارالعلوم دیوبند کی بنیاد

انگریزی حکومت کے عزائم اور اس کے فرعونی اقتدار کے خوفناک نتائج کو حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ نے اپنی قوت قدسیہ سے پہلے ہی ادراک کر لیا تھا۔ ۱۸۵۷ء کی ناکامی کی تلافی اور اسلامی علوم و نظریات کے تحفظ کے لیے دیوبند میں ایک دینی عربی مدرسہ کی بنیاد رکھی گئی۔ اس وقت کے اکابر اولیاء اللہ کی دعائیں اس مدرسہ کے شامل حال تھیں۔ چنانچہ اس عظیم الشان مدرسہ کا افتتاح بتاریخ ۱۵ محرم ۱۲۸۳ھ مطابق ۱۸۶۷ء مسجد چھتہ میں انار کے مشہور درخت کے نیچے ہوا۔ اس تاریخی درسگاہ کے سب سے پہلے معلم حضرت علامہ محمود صاحب اور پہلے متعلم محمود الحسن تھے جو بعد میں شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن صاحب اسیر مالٹا کی تاریخی شخصیت سے جہان میں مشہور ہوئے۔ خداوند عالم کی رحمت و نصرت سے یہ دینی درسگاہ بعد میں دارالعلوم دیوبند کے نام سے عالم اسلامی کے لیے سرچشمۂ علوم و معارف بنی، جس کے فیوض و برکات سے آج تک ایک عالم مستفید ہو رہا ہے۔ "تاریخ دیوبند" میں لکھا ہے کہ حضرت مولانا رفیع الدین صاحب نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

---

[1] انگریزی دور کے مظالم اور فرنگی حکومت کی مسلم کش پالیسی کی تفصیلات کے لیے "نقش حیات" جلد اول، مولفہ شیخ الاسلام حضرت مولانا مدنی رحمۃ اللہ علیہ کا مطالعہ کریں۔ ۱۲

www.ahnafmedia.com

مہتمم دارالعلوم دیوبند کو خواب میں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدرسہ کے کنوئیں پر تشریف فرما ہیں اور کنواں دودھ سے بھرا ہوا ہے۔ ایک بڑا ہجوم لوگوں کا سامنے ہے۔ لوگوں کے پاس چھوٹے بڑے برتن ہیں اور ساقی کوثر صلی اللہ علیہ وسلم سب کے برتنوں کو دودھ سے بھر رہے ہیں۔ اس خواب کی تعبیر بزرگوں نے یہ نکالی کہ ان شاء اللہ اس مدرسہ سے شریعتِ محمدیہ کے علوم و فیوض کے چشمے جاری ہونگے جن سے ایک جہان سیراب ہوگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ بعض محققین نے فرمایا ہے کہ اس دور میں دارالعلوم دیوبند ایک مجدد کی حیثیت رکھتا ہے اور واقعہ بھی یہی ہے کہ اس دارالعلوم کے ذریعہ کتاب و سنت کے علوم و معارف کا جو فیضان اطرافِ عالم میں پھیلا ہے اس کی نظیر اس زمانہ میں نہیں مل سکتی۔ عالم اسباب کے پیشِ نظر اگر دارالعلوم کا وجود نہ ہوتا تو متحدہ ہندوستان میں مذہب اہل السنت والجماعت کا صرف نام ہی باقی رہ جاتا۔ لیکن اکابر دارالعلوم کی اصلاحی اور تجدیدی مساعی سے شرک والحاد کی ظلمتیں چھٹ گئیں اور توحید و سنت کے انوار پھیل گئے۔ بانیٔ دارالعلوم حضرت نانوتوی ؒ نے دارالعلوم اور دیگر دینی مدارس کے لیے آٹھ بنیادی اصول وضع فرمائے تھے جن پر دارالعلوم کی علمی و دینی ترقیات موقوف ہیں۔ ۱۹۲۲ء میں بسلسلۂ تحریکِ خلافت مشہور مسلم لیڈر مولانا محمد علی صاحب جوہر مرحوم جب دیوبند تشریف لائے اور ان کو حضرت نانوتوی ؒ کے یہ آٹھ اصول بتلائے گئے،[1] تو آپ رو پڑے اور فرمایا کہ یہ اصول تو الہامی معلوم ہوتے ہیں بلاشبہ دارالعلوم نے اس صدی میں بلا مبالغہ ہزاروں محدث، مفسر، فقیہ، متکلم، صوفی عارف اور مجاہد پیدا کیے ہیں۔ حجۃ الاسلام حضرت نانوتوی ؒ اور قطب الارشاد حضرت گنگوہی ؒ کے فیض یافتہ تلامذہ و متوسلین میں سے سب سے جامع تر شخصیت امام انقلاب شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن صاحب اسیرِ مالٹا[2] رحمۃ اللہ علیہ کی ہے جو دارالعلوم کے

---

[1] ملاحظہ ہو "آزادی ہند کا خاموش رہنما" دارالعلوم دیوبند، مؤلفہ حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم

[2] اسارت مالٹا کے اسباب و واقعات کیلئے ملاحظہ ہو کتاب "اسیر مالٹا" مؤلفہ شیخ الاسلام حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ۔

www.ahnafmedia.com

سب سے پہلے طالب العلم ہیں۔ حضرت شیخ الہندؒ کے سینکڑوں تلامذہ و مسترشدین میں سے شیخ العرب والعجم امیر المجاہدین حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی[1] شیخ الحدیث دار العلوم دیوبند، جامع کمالات صوری و معنوی حضرت علامہ مولانا محمد انور شاہ صاحب کشمیریؒ محدث دیوبند، مفتی اعظم سند العلماء حضرت مولانا کفایت اللہ صاحب دہلویؒ شیخ الحدیث مدرسہ امینیہ دہلی، شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی، صاحب فتح الملہم شرح صحیح مسلم (المتوفی ۱۳۶۹ھ/۱۹۴۹ء) اور بطل حریت، داعی انقلاب حضرت مولانا عبید اللہ صاحب سندھی، وہ ممتاز شخصیتیں ہیں جن کے ذریعہ دیوبندی مسلک کو ہر شعبہ میں بہت زیادہ تقویت پہنچی۔ علاوہ ازیں اکابر دیوبند میں سے حکیم الامت، امام طریقت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی[2]، صاحب تفسیر بیان القرآن (المتوفی ۱۳۶۲ھ) کو بھی حضرت شیخ الہندؒ کی شاگردی کا شرف حاصل ہے۔ شیخ التفسیر قطب زماں، صاحب کشف و کرامت حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری رحمۃ اللہ علیہ (جو دار العلوم دیوبند کے فیضیافتہ ہیں)، اکثر فرمایا کرتے تھے کہ دار العلوم دیوبند کے شیخ الحدیث اور صدر مدرس آج تک جامع الظاہر والباطن ہوئے ہیں۔ یہ بھی فرمایا کہ گیارہ مرتبہ حرمین شریفین کی حاضری نصیب ہوئی ہے، جہاں روئے زمین کے اولیاء اللہ جمع ہوتے ہیں لیکن اتنی مدت میں میں نے وہاں حضرت مدنیؒ جیسا جامع بزرگ نہیں دیکھا۔ علاوہ مذکورہ بزرگوں کے شیخ المشائخ العارف باللہ حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم صاحب رائپوریؒ اور قطب دوراں، واصل باللہ حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب رائپوریؒ بھی حضرات اکابر دیوبند کے فیضیافتہ ہیں، جن کے انوار ولایت نے ہزاروں قلوب میں معرفت کے

---

[1] ولادت ۱۹ شوال ۱۲۹۶ھ مطابق ۱۸۷۹ء۔ وفات بروز جمعرات ۱۲ جمادی الاولیٰ ۱۳۷۷ھ مطابق ۵ دسمبر ۱۹۵۷ء۔ حضرت مدنی نے تقریباً ۱۴ سال مدینہ منورہ مسجد نبوی میں کتاب سنت کا درس دیا ہے حضرت کی خود نوشت سوانح عمری "نقش حیات" دو جلدوں میں چھپ چکی ہے اور مکتوبات شیخ الاسلام بھی چار جلدوں میں شائع ہو چکے ہیں جو علوم و معارف کا گنجینہ ہیں ۱۲۔ [2] حضرت تھانویؒ کی تصانیف کی تعداد تقریباً ایک ہزار تک پہنچتی ہے اور ان میں حضرت کے مواعظ و ملفوظات علوم و معارف کا بہترین مجموعہ ہیں۔

www.ahnafmedia.com

چراغ جلا دیے۔ امیرِ شریعت، مجاہدِ حریت، بلبلِ جلیل، خطیبِ امّت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا جمال و جلال بھی اکابرِ دیوبند ہی کا پرتو ہے جس نے ہزاروں نوجوانوں میں عشقِ ختمِ نبوت کی آگ لگا دی۔ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین!

ایک تکفیری فتنہ

انگریز ان مجاہدینِ حریت اور علمائے حق کو اپنا سب سے بڑا دشمن سمجھتا تھا۔ جب اس نے دار العلوم دیوبند اور ان کے اکابر کے علمی و دینی اثرات کو پھیلتے دیکھا تو اس نے اس سرچشمۂ اسلام کو ختم کرنے کے لیے مختلف تدبیر اختیار کیں۔ بعض دُنیا پرست مولویوں اور پیروں کو خرید لیا گیا اور ان کے ذریعہ ان حضرات پر وہابیت کا الزام لگایا، اور اس سے پہلے بھی ان اکابر کے اسلاف امام المجاہدین، قدوۃ الکاملین حضرت سید احمد شہید بریلویؒ اور عالمِ ربانی، مجاہدِ جلیل حضرت مولانا شاہ اسمٰعیل شہیدؒ کی مجاہدانہ قربانیوں کو اسی وہابیت کے الزام سے ناکام بنانے کی کوشش کی جا چکی تھی۔ خدا جانے وہ کون سے اسباب و عوامل تھے کہ فرقۂ بریلویہ کے بانی مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی نے اکابرِ دیوبند کے خلاف تکفیری مہم تیز کر دی۔

حسام الحرمین کی حقیقت

مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی موصوف نے ۱۳۲۳ھ میں سفرِ حج اختیار کیا۔ حج سے فراغت کے بعد انھوں نے مکہ معظمہ میں ہی ایک رسالہ مرتب کیا جس میں اکابر دیوبند کی عبارات کو لفظی و معنوی تحریف کر کے درج کیا گیا، اور طرفہ یہ کہ ان محبت و اطاعتِ محمدی میں ڈوبی ہوئی شخصیتوں پر یہ اتہام لگایا کہ معاذ اللہ انھوں نے اپنی کتابوں میں خدا کو جھوٹا کہا ہے اور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دی ہیں۔ رسالہ کو اس طریق سے مرتب کیا کہ پہلے فرقۂ قادیانیہ کے عنوان سے مرزا غلام احمد متنبّی قادیان کی کفریہ عبارتیں درج کیں اور اس کے بعد اکابرِ دیوبند کو فرقۂ وہابیہ کذابیہ اور فرقۂ وہابیہ شیطانیہ کے قبیح عنوانات کے تحت متعدد فرقوں میں تقسیم کیا گیا۔ تاکہ ناواقف لوگ یہ سمجھیں کہ فرقۂ قادیانیہ کی طرح

www.ahnafmedia.com

ہندوستان میں یہ بھی کوئی مستقل جدید فرقے پیدا ہوئے ہیں۔ اس رسالہ میں اکابر دیوبند میں سے حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ، قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد صاحب محدث گنگوہیؒ، فخر العارفین حضرت مولانا خلیل احمد صاحب محدث سہارنپوریؒ مصنف بذل المجہود شرح ابو داؤد، اور حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ خلیفہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی، کی عبارتوں کو توڑ موڑ کر پیش کر کے ان پر قطعی تکفیر کا فتویٰ صادر کیا، اور یہاں تک لکھا کہ جو شخص ان کو کافر نہ کہے وہ بھی کافر ہے۔

علمائے حرمین شریفین سے اس فتویٰ کی تصدیقات حاصل کرنے کے لیے مختلف ذرائع[1] و وسائل سے کام لیا گیا۔ یہ حضرات چونکہ اکابر دیوبند اور ان کی تصانیف سے پورے متعارف نہ تھے، اس لیے رسالہ کی مندرجہ عبارات[2] کے پیش نظر اپنی تصدیقات لکھ دیں۔ ان میں سے محتاط علماء نے یہ لکھا کہ اگر واقعی ان کے عقائد ایسے ہیں تو فتویٰ درست ہے۔ حجاز سے واپسی پر کچھ عرصہ سکوت کرنے کے بعد مولوی احمد رضا خان صاحب نے یہ رسالہ "حسام الحرمین" کے نام سے ہندوستان میں ۱۳۲۵ھ میں طبع کرایا۔

المہند علی المفند

ان ایام میں شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنیؒ مدینہ منورہ میں ہی حاضر باش تھے اور مسجد نبوی میں آپ کا درس بہت عروج پر تھا۔ لیکن حسام الحرمین کی کارروائی اس طرح رازداری میں رکھی گئی کہ آپ کو اس وقت اس کا مکمل علم نہ ہو سکا۔ اس تکفیری سازش سے مطلع ہونے کے بعد حضرت مدنیؒ نے اکابر علمائے حرمین شریفین کو حقیقت حال سے مطلع کیا۔ تو ان حضرات

---

[1] اس کی تفصیل الشہاب الثاقب مصنفہ شیخ الاسلام حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

[2] اکابر دیوبند کی جن عبارات کو ہدف تکفیر بنایا گیا ہے۔ ان کے تحقیقی جوابات کیلئے حسب ذیل کتابوں کا مطالعہ ضروری ہے۔ الشہاب الثاقب مؤلفہ شیخ الاسلام حضرت مدنیؒ "تزکیۃ الخواطر" و "السحاب المدرار" مصنفہ حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسن صاحب چاندپوری۔ اور فیصلہ کن مناظرہ مؤلفہ حضرت مولانا محمد منظور نعمانی مدیر ماہنامہ "الفرقان" لکھنؤ۔ اور فیصلہ خصومات مصنفہ حضرت مولانا عبدالرؤف صاحب جگنپوری (برہا)

www.ahnafmedia.com

نے چھبیس سوالات قلمبند کر کے اکابر دیوبند کو جواب کے لیے ارسال کیے۔ اس وقت حضرت گنگوہیؒ اور حضرت نانوتویؒ کا وصال ہو چکا تھا۔ مذکورہ سوالات کے جوابات فخر المحدثین حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوریؒ نے فصیح عربی زبان میں مرتب فرمائے جس پر اس وقت کے تمام مشاہیر دیوبند مثلاً شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسنؒ صاحب، حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحبؒ تھانوی، اسوۃ الصلحاء حضرت مولانا شاہ عبد الرحیم صاحب رائپوریؒ، بقیۃ السلف حضرت مولانا حافظ محمد احمد صاحب مہتمم دار العلوم ابن حجۃ الاسلام حضرت نانوتوی، عارف کامل حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب مفتی اعظم دار العلوم، اور مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب دہلوی نے اپنی تصدیقات تحریر فرمائیں۔ مشاہیر ہند کے علاوہ حجاز، مصر اور شام وغیرہ اسلامی ممالک کے مقتدر علماء اور مشائخ نے بھی اپنی تصدیقات سے اس کو مزین فرمایا۔ چنانچہ یہ رسالہ ۱۳۲۵ھ میں تحریر ہوا اور "المہند علی المفند" کے نام سے ملک میں شائع کیا گیا۔ اس رسالہ میں مذکورہ سوالات کی روشنی میں اکابر دیوبند کے عقائدِ حقہ کی تشریح و توضیح کی گئی ہے جس سے مخالفین و معاندین کی تلبیسات کا پردہ چاک ہو کر بزرگانِ دیوبند کا حقانی و حقیقی مسلک واضح ہو جاتا ہے۔ گویا کہ "المہند" اکابرِ دیوبند کی ایک ایسی متفقہ تاریخی دستاویز ہے جس میں دیوبندی مسلک اصولی طور پر محفوظ کر دیا گیا ہے۔

طبع جدید

گو "المہند" کا اردو ترجمہ عقائد علمائے دیوبند کے نام سے متعدد بار شائع ہوا ہے لیکن عربی متن مع ترجمہ اردو عرصہ سے نایاب تھا جس کی علمائے کرام کو طلب تھی۔ الحمد للہ اس تاریخی دستاویز کی جدید طباعت و اشاعت کی سعادت حق تعالیٰ نے پاکستان میں رفیقِ محترم حضرت مولانا عبد اللطیف صاحب جہلمی زید مجدہم مجاز حضرت لاہوریؒ کو نصیب فرمائی ہے۔ جن کی مساعی سے یہ علمی و عرفانی ہدیہ اہل اسلام کی خدمت میں پیش ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس بندۂ ناکارہ اور جملہ مسلمانوں کو

www.ahnafmedia.com

سلفِ[1] صالحین، محققین اہل السنت اور اکابرِ دیوبند کے مسلک حق پر قائم رکھیں۔ آمین!

بحرمت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

الاحقر مظہر حسین غفرلہٗ
مدنی جامع مسجد، چکوال
ضلع جہلم

۲۳ رمضان المبارک
۱۳۸۲ھ

---

[1] سلفِ صالحین اور محققین اہل السنت کا مسلک حق کیا تھا؟ اس کی تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو "مکتوبِ غفوری" اور "مقامِ حضرت امام ابو حنیفہؒ" مؤلفہ حضرت مولانا علامہ محمد سرفراز خان صاحب فاضل دیوبند مصنف تبرید النواظر، راہِ سنت وغیرہ۔ نیز مولانا موصوف نے حال ہی میں حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ کے حالات میں ایک رسالہ "بانی دارالعلوم دیوبند" تالیف فرمایا ہے جس کا مطالعہ بہت مفید ہے۔

www.ahnafmedia.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی یحق الحق بکلماتہ و یبطل الباطل بسطواتہ نصر المؤمنین و قال کان حقا علینا نصر المؤمنین و قطع کید الخائنین فقطع دابر القوم الذین ظلموا و الحمد للہ رب العلمین ۔ و الصلوٰۃ و السلام علی مفرق فرق الکفر و الطغیان و مشتت جیوش بغاۃ القرین و الشیطان ۔ و علی آلہ و صحبہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم تراھم رکعا سجدا یبتغون فضلا من اللہ و رضوانا ما تعاقب النیران و تضاد الکفر و الایمان

اما بعد، حضرات ان چند سطور کو بغور ملاحظہ فرمائیں تو معلوم ہو جائے گا کہ عالیجناب احمد رضا خان صاحب بریلوی نے اسلام اور اہل اسلام کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے اور ان کی کوشش اور تدبیر کس انداز سے اسلام کو صدمہ پہنچا رہی ہے۔ مختصر یہ ہے کہ مخالفین اسلام نے گوناگوں انداز سے اسلام کو صدمہ پہنچایا، مگر خان صاحب نے روافض کی طرح اخیار امت محمدیہ کو منتخب کر کے ان ہی سے لوگوں کو متنفر کرنا چاہا جیسے روافض نے امت کے خلاصہ حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو منتخب کر کے ان کی تکفیر کی، اور تبرا بازی و سب و شتم سے کام لیا تھا۔ ایسے ہی خان صاحب نے اس وقت جو دین کے منتخب اور برگزیدہ جماعت کے آفتاب و ماہتاب تھے۔ ان کو اپنے گھر کے دھوئیں سے مکدر کرنا چاہا۔ واللہ متم نورہ و لو کرہ الکافرون۔

چراغے را کہ ایزد بر فروزد
کسے کو تف زند ریشش بسوزد

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ خانصاحب کے خاندان میں چونکہ بدعت کی تخم ریزی پہلے ہی سے ہو چکی ہے، اس وجہ سے سب کے پچھلے نچوڑ خانصاحب احمد رضا خاں، برعکس نہند نام زنگی کافور، درحقیقت احمد رضا خان صاحب نے تمام ہندوستان میں حضرت شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہٗ فخر اُمت و معجزہ من معجزات سید المرسلین علیہ التحیۃ والتسلیم کے خاندان کو چُنا۔ اور حضرت مولٰنا اسمٰعیل صاحب شہید مرحوم و مظلوم اہل بدعت پر بوجہ بعض کلمات کے جو سنت اور غالی اہل بدعات کے جن کی بدعات شرک کی حد تک پہنچ گئیں تھیں مقابلہ میں لکھے گئے تھے تمام قرائن حالیہ اور غیر حالیہ سے قطع نظر کرکے اتہامات لگائے اور ان پر تشنیع کیا، بلکہ غیر متناہیہ وجوہ سے کفر لازم کیا اور ان کا کفر اجماعی قطعی قرار دے کر فقہائے کرام کا فتویٰ تکفیر چھاپ دیا۔ مگر حضرت شاہ صاحب کے خاندان کی عظمت مسلّم ہو چکی تھی، اور ایں خانہ تمام آفتاب ست کا مصداق تھا۔ پس اگر کوئی بدبخت یا ناواقف حضرت شہید مرحوم سے بدظن بھی ہو تو اور حضرات کی تقدس کیا بدعات ہی کی جڑ اکھیڑنے کو کم ہے۔ اس وجہ سے خانصاحب کو پوری کامیابی نہ ہوئی، اور چونکہ اس زمانہ میں بدعت کی تباہی حضرت شاہ صاحب کے خاندان کے جائز وارث اور ارشد تلامذہ حضرت مولٰنا مولوی مُحمّد قاسم صاحب قدس سرہ العزیز، نانوتوی حجۃ اللہ تعالٰی فی الارض، اور حضرت رشید الاسلام والمسلمین آیۃ من آیات رب العالمین حضرت مولٰنا مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی قدس اسرارہم کے سپرد ہوئی اور حمایت سُنت مصطفوی کا بلند جھنڈا انھی کے مقدس ہاتھوں میں دیا گیا جو مدرسہ عالیہ کی رفیع عمارت پر ان حضرات نے قائم فرمایا اور مَثَلُ كَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ بِإِذْنِ

سما تھا کی طرح جیسے آسمان سے باتیں کرتا تھا، اپنے استحکام میں ساتویں زمین تک بھی پہنچا ہوا تھا اور ہندوستان ہی میں نہیں بلکہ روم اور شام اور عرب و عجم، کابل و قندھار، بخارا و خراسان، چین و تبت وغیرہ، دنیا کے تمام گوشوں سے نظر آتا تھا اور عاشقانِ سنت اس کے سبز پھریرہ کو دُور ہی سے دیکھ کر سنتِ نبویؐ کی مہک اس سے پالیتے تھے اور آنکھ بند کیے چلے آتے تھے۔ اور دیوبند کی گلیوں میں پھرتے نظر آتے تھے اور یہاں کی خشک روٹی اور دال کو بریلی کے بدعت خانہ کے قورما پلاؤ پر ترجیح دیتے تھے، اور

بادشاہی سے بھی بہتر ہے گدائی تیری

کا نعرہ بلند کرتے تھے حوالیہ من کل فج عمیق کا نظارہ دیکھ کر خانصاحب نے ہمہ تن پوری توجہ انہی حضرات کے اثر مٹانے کی طرف فرمائی۔ حضرت شہید مظلوم رحمہ پر ستر وجہ سے کفر ثابت فرما کر فقہائے کرام کا اجماعی قطعی فیصلہ قرار دے کر خود احتیاط کی تھی جس کی بناء پر خود فقہائے کرام اور اصحاب فتویٰ عظام کے نزدیک خود مع جملہ متقدین کے کافر ہو چکے تھے مگر حضرات موصوفین حضرت مولانا مولوی محمد قاسم صاحبؒ حضرت مولانا مولوی رشید احمد صاحب قدس سرہم اور حضرت مولانا مولوی خلیل احمد صاحب اور حضرت مولانا مولوی اشرف علی صاحب دامت برکاتہم کا نام لے کر قطعی تکفیر کی اور یہ کہا کہ جو ان کے کافر کہنے میں تردد و تامل اور شک کرے وہ بھی قطعی کافر ہے۔ حضرت مولانا نانوتویؒ پر ختم زمانی کے انکار کرنے کا الزام لازم کیا۔ اور حضرت مولانا گنگوہیؒ پر یہ افترا کیا کہ وہ خدا کے کذب بالفعل کے جائز رکھنے والے کو مسلمان سُنّی بتاتے ہیں حضرت مولانا خلیل احمد صاحب مدت فیوضہم کی جانب یہ عنایت فرمائی کہ وہ براہین قاطعہ میں تصریح کرتے ہیں کہ ابلیس لعین کا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے۔ حضرت مولانا اشرف علی صاحب دامت برکاتہم پر یہ بہتان لگایا کہ حفظ الایمان میں تصریح کی کہ جس قدر علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے اتنا

www.ahnafmedia.com

تو ہر صبی و مجنون و بہائم کو بھی حاصل ہے. لیکن چونکہ خانصاحب کا علم وفضل و تدین قابل اعتبار نہ تھا. اس وجہ سے یہ مضمون عربی عبارت کی کتاب المعتمد المستند میں لکھ کر اس کی تصدیق علماء حرمین شریفین سے کرائی اور اس کا نام حسام الحرمین علی منحر الکفر و المین رکھ کر تمام ہندوستان میں دھوم مچا دیا کہ دیکھو علماء حرمین شریفین نے ہمارے فلاں فلاں مخالف کی قطعی تکفیر کر دی، اب ان کے کفر میں کیا شک باقی رہا. حالانکہ یہ بالکل افتراء محض ہے جو السحاب المدرار اور توضیح البیان وغیرہ کے دیکھنے سے معلوم ہو سکتا ہے. خانصاحب کی اس مجرمانہ کارروائی کی خبر بعض علماء مدینہ منورہ کو ہوئی تب ان حضرات نے یہ چھبیس سوالات حضرات علماء دیو بند کی خدمت مبارک میں بھیجے کہ آپ کا ان میں کیا خیال ہے؟ اس کو صاف لکھیے تاکہ حق و باطل واضح ہو جائے چنانچہ فخر العلماء والمتکلمین حضرت مولانا مولوی خلیل احمد صاحب مدرس اول مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور نے ان کے جواب لکھ کر حرمین شریفین کے علماء کی خدمت مبارک میں پیش فرمائے، علماء حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً وتکریماً و علماء مصر و حلب و شام و دمشق نے ان کی تصحیح و تصدیق فرمائی اور یہ لکھ دیا کہ یہ عقاید صحیح ہیں، ان کی وجہ سے نہ کوئی کافر ہو سکتا ہے، نہ بدعتی اور نہ اہل السنت و الجماعت سے خارج. اہل اسلام کی اطلاع کی غرض سے علماء حرمین شریفین و مصر و حلب و شام و دمشق کی تصدیقات بصورت رسالہ مسمٰے بہ المہند علی المفند معروف بہ تصدیقات لدفع التلبیسات مع ترجمہ المسمٰے بہ ماضی الشفرتین علی خادع اھل الحرمین طبع کرا دیا گیا تاکہ اہل اسلام کو خانصاحب کی ایمانداری پوری پوری طرح سے معلوم ہو جاوے، اب اہل ایمان خانصاحب سے دریافت فرماویں کہ آپ نے حسام الحرمین پر یہ تحریر فرمایا ہے کہ یہ طائفے سب کے سب مرتد ہیں باجماع امت اسلام سے خارج ہیں اور بیشک بزازیہ اور درر

www.ahnafmedia.com

اور غرر اور فتاویٰ خیریہ اور مجمع الانہر اور درمختار وغیرہ معتمد کتابوں میں ایسے کافروں کے حق میں فرمایا ہے کہ جو ان کے کفر و عذاب میں شک کرے خود کافر ہے۔ انتہی۔ پھر صفحہ ۲۲ پر ہے، حمد و صلوٰۃ کے بعد میں کہتا ہوں کہ یہ طائفے جن کا تذکرہ سوال میں واقع ہے۔ غلام احمد قادیانی اور رشید احمد اور جو ان کے پیرو ہوں جیسے خلیل احمد انبیٹھی اور اشرف علی وغیرہ، ان کے کفر میں کوئی شبہ نہیں، نہ شک کی مجال، بلکہ جو ان کے کفر میں شک کرے بلکہ کسی طرح کسی حال میں انہیں کافر کہنے میں توقف کرے اس کے کفر میں بھی شک نہیں، انتہی۔ اور حضرات علماء حرمین شریفین و مصر و حلب و شام ان تمام حضرات کو مسلمان اور ان کے جملہ عقائد کو عقائد اہل سنت لکھ کر ان کی تصحیح و تصدیق فرماتے ہیں تو اب جناب کے فتویٰ کے موافق یہ تمام حضرات اور جملہ اہل عرب و روم و دمشق و شام و مصر و عراق کیا قطعی کافر ہو گئے۔ کیا جو ان کے کفر و عذاب میں شک کرے، وہ بھی کافر ہے۔ معاذ اللہ العظیم و نعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔

مسلمانو، یہ ہے خانصاحب کی محبت سنت، اور یہ ہیں وہ اہل السنت والجماعت کہ دنیا میں کسی کو بھی مسلمان نہ چھوڑا۔ بڑے بڑے کفار جو اسلام کے مٹانے کی تدابیر میں معروف ہیں۔ خانصاحب نے ایک فتوے سے گویا سب کی مرادیں پوری کرا دیں۔ مگر اسلام کا مٹا دینا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ کوئی اپنا منہ دین دنیا میں کالا کرے مگر آفتاب اسلام تو قیامت تک تاباں ہی رہے گا۔ چونکہ رئیس فرقہ مبتدعہ عالیجناب احمد رضا خانصاحب بریلوی کی حسام الحرمین کی حقیقت منکشف ہو گئی کہ خانصاحب نے جو کچھ لکھا تھا، وہ محض افترائے خالص تھا۔ علماء کرام حضرات دیوبند کو کافر نہ کہے اور ان کے کفر میں کسی طرح شک و تردد و تامل کرے، وہ بھی قطعی کافر ہے۔ اس لیے اس رسالہ کے دیکھنے سے واضح ہو جاتے گا کہ علماء حرمین شریفین زادھما اللہ شرفاً و تکریماً

www.ahnafmedia.com

حضرات دیوبند کے عقائد کی تصحیح فرما رہے ہیں۔

پس اب دیکھنا ہے کہ خان صاحب اپنے قول سے رجوع کرتے ہیں یا علمائے دیوبند کے ساتھ تمام علمائے حرمین شریفین و مصر و حلب و شام و دمشق سب کی تکفیر کرتے ہیں کیونکہ تمام علمائے حضرات دیوبند کو مسلمان کہتے ہیں اور ردّ الحسام علی رؤس اللئام سے کر حضرات دیوبند ربّانی و متبحر علامہ بتلائے جا رہے ہیں، اب ہم دیکھیں کہ خانصاحب کے پاس کون سی ترکیب اور کرامت ہے جس سے علمائے دیوبند تو کافر رہیں اور علمائے حرمین شریفین و مصر و حلب و شام مسلمان بنے رہیں۔

حضرت مولانا خلیل احمد صاحب مدفیضہم کو کہیں علماء تحریر کرتے ہیں کہیں یکتائے زمانہ، کہیں اخی العزیز، کہیں شیخ وقت، کہیں مقتدائے امام اور کہیں پیشوائے اُمت۔ چنانچہ تقاریظ و تصادیق کے الفاظ سے ناظرین پر واضح ہوگا، اور جو برتاؤ حضرات علمائے حرمین شریفین کا بوقتِ ملاقاتِ جسمانی مولانا ممدوح کے ساتھ ہوا اور زبانی گفتگو پر جو وقعت و عزت ان حضرات کے قلوب میں پیدا اور جوارح سے ظاہر ہوئی، اس کا تو ذکر کیا کیا جائے کہ مصافحہ و معانقہ و انبساط کے علاوہ سلطان دوجہاں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجدِ محترم میں مدینۃ الرسول کے بیسیوں شہزادوں نے مولانا ممدوح کے تلمذ کو فخر سمجھا، مسلسلات خاندان ولی اللہی کے علاوہ صحاح کی اجازت حاصل فرما کر مسرور و مبتہج ہوئے۔ وذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

حق تعالیٰ شانہ کے ان احسانات جلیلہ کا ذکر کرنا چونکہ حاسدوں کی قلق بڑھاتا ہے۔ اس لیے بہ تفصیل بیان نہیں کی جاتیں۔ منصفانہ نظر سے دیکھنے والے کو یہ رسالہ ہی کافی ہے۔ جس کی اصل مُہر و دستخطی ہمارے پاس محفوظ ہے اور مطبوعہ نقل عام طور پر ہدیۂ ناظرین ہے۔ اس وجہ سے عرض ہے کہ جملہ اہلِ اسلام نہایت اطمینان سے

www.ahnafmedia.com

المهند اور اس کے ترجمہ کو ملاحظہ فرمائیں تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ حضرات علمائے کرام دیوبند کے عقائد بالکل صحیح اہل السنت والجماعت کے موافق ہیں اور جملہ اہلِ حق علمائے ربانی حضرات علماء کے ساتھ ہیں نہ کہ خانصاحب کے۔ سو اب کوئی بات ایسی باقی نہیں رہی جس کو اہلِ بدعات ان حضرات کی طرف منسوب کر کے غیر مقلد یا وہابی کہ سکیں۔ خانصاحب کا مکر کھُل گیا اور ان کی تدابیر کا خاتمہ ہو چکا۔ والحمد للہ علیٰ ذٰلک ۔

خانصاحب فقط حضرات دیوبند اور خادمانِ سُنّت ہی کے مخالف اور دشمن نہیں ہیں۔ ان کے انداز سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ نفسِ اسلام ہی کے دشمن ہیں۔ اگر ان کا بس چلے تو سب کو جہاں پہنچائیں معلوم ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ اِس دین کا حافظ ہے۔ اس لیے آسمان کا تھوکا حلق میں آتا ہے اور جو اس شریعت بیضا میں رخنہ اندازی کرتا ہے خود رُوسیاہ اور ذلیل وخوار بنتا ہے۔

چونکہ یہ تمہید ہے رسالہ مہند کی۔ اس لیے اختصار ملحوظ رکھ کر بقدرِ کفایت درج کر دی گئی ہے۔ ہاں جن صاحبوں کو اس مبحث کی تفصیل مطلوب ہو وہ تشیید الایمان بالسنۃ والقرآن کو ملاحظہ فرماویں جس میں خانصاحب کی عیاری قدرے مفصل مذکور ہے اور رسائل مفصلۂ ذیل جو خانصاحب کے رد میں لکھے گئے ہیں مطالعہ کریں :

اسکات المعتدی ، قاصمۃ الظہر ، الطین اللازب ، السہیل علی الجمیل ، الختم علی لسان الخصم ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ایها العلماء الکرام و الجهابذة العظام قد نسب الی ساحتکم الکریمة اناس عقائد الوهابیة قالوا باوراق و رسائل لا نعرف معانیها لاختلاف اللسان فنرجو ان تخبرونا بحقیقة الحال و مرادات المقال و نحن نسئلکم عن امور اشتهر فیها خلاف الوهابیة عن اهل السنة والجماعة

اے علماء کرام اور سرداران عظام! تمہاری جانب چند لوگوں نے وہابی عقائد کی نسبت کی ہے اور چند اوراق اور رسالے ایسے لائے جن کا مطلب غیر زبان ہونے کے سبب ہم نہیں سمجھ سکے۔ اس لیے امید کرتے ہیں، ہمیں حقیقتِ حال اور قول کے مراد سے مطلع کروگے اور ہم تم سے چند امور ایسے دریافت کرتے ہیں جن میں وہابیہ کا اہلِ سنت والجماعت سے خلاف مشہور ہے

السؤال الاول والثانی

پہلا اور دوسرا سوال

(۱) ما قولکم فی شد الرحال الی زیارة سید الکائنات علیه افضل الصلوات والتحیات وعلی آله وصحبه۔

کیا فرماتے ہو۔ شدِ رحال میں سید الکائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کے لیے

www.ahnafmedia.com

(۴) ای الامرین احب الیکم وافضل لدی اکابرکم الزائر هل ینوی وقت الارتحال للزیارة زیارته علیه السلام او ینوی المسجد ایضا وقد قال الوهابیة ان المسافر الی المدینة لا ینوی الا المسجد النبوی۔

تمہارے نزدیک اور تمہارے اکابر کے نزدیک ان دو باتوں میں کون امر پسندیدہ و افضل ہے کہ زیارت کرنے والا بوقت سفر زیارت خود آنحضرت صلی اللہ علیہ السلام کی زیارت کی نیت کرے یا مسجد نبوی کی بھی، حالانکہ وہابیہ کا قول ہے کہ مسافر مدینہ منورہ کو صرف مسجد نبوی کی نیت سے سفر کرنا چاہیے

الجواب

بسم الله الرحمن الرحيم

ومنه نستمد العون والتوفيق وبيده ازمة التحقيق۔

حامدا ومصليا ومسلما

ليعلم اولا قبل ان نشرع في الجواب انا بحمد الله ومشائخنا رضوان الله عليهم اجمعين وجميع طائفتنا وجماعتنا مقلدون لقدوة الانام وذروة الاسلام امام الهمام الامام الاعظم ابي حنيفة النعمان رضي الله تعالى عنه في الفروع ومتبعون للامام الهمام ابي الحسن الاشعري والامام الهمام

جواب

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان ہے رحم والا

اور اسی سے مدد اور توفیق درکار ہے، اور اس کے قبضہ میں ہیں تحقیق کی باگیں۔

حمد و صلوٰۃ و سلام کے بعد

اس سے پہلے کہ ہم جواب شروع کریں جاننا چاہیے کہ ہم اور ہمارے مشائخ اور ہماری ساری جماعت بحمد اللہ فروعات میں مقلد ہیں مقتدائے خلق حضرت امام ہمام امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے، اور اصول و اعتقادیات میں پیرو ہیں امام ابو الحسن اشعری اور امام ابو منصور ماتریدی رضی اللہ عنہما کے اور

www.ahnafmedia.com

الی منصور الماتریدی رضی اللہ عنہما فی الاعتقاد و الاصول و منتسبون من طرق الصوفیة الی الطریقة العلیة المنسوبة الی السادة النقشبندیة و الطریقة الزکیة المنسوبة الی السادة الچشتیة و الی الطریقة البھیة المنسوبة الی السادة القادریة و الی الطریقة المرضیة المنسوبة الی السادة السھروردیة رضی اللہ عنہم اجمعین

طریقہائے صوفیہ میں ہم کو انتساب حاصل ہے سلسلۂ عالیہ حضراتِ نقشبندیہ اور طریقۂ زکیہ مشائخ چشت اور سلسلۂ بہیہ حضرات قادریہ اور طریقۂ مرضیہ مشائخ سہروردیہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ۔

ثم ثانیاً انا لا نتکلم بکلام و لا نقول قولا فی الدین الا و علیہ عندنا دلیل من الکتاب او السنة او اجماع الامة او قول من ائمة المذھب ومع ذلک لا ندعی انا المبرؤون من الخطاء و النسیان فی ضلة القلم و زلة اللسان فان ظھر لنا انا اخطأنا فی قول سواء کان من الاصول او الفروع فما یمنعنا الحیاء ان نرجع عنہ و نعلن بالرجوع کیف لا و قد رجع ائمتنا رضوان

دوسری بات یہ کہ ہم دین کے بارے میں کوئی بات ایسی نہیں کہتے جس پر کوئی دلیل نہ ہو، قرآن مجید کی یا سنّت کی، یا اجماع امت یا قول کسی امام کا۔ اور بایں ہمہ ہم دعویٰ نہیں کرتے کہ قلم کی غلطی یا زبان کی لغزش میں سہو و خطا سے مبرا ہیں، پس اگر ہمیں ظاہر ہو جاوے کہ فلاں قول میں ہم سے خطا ہوئی، عام ہے کہ اصول میں ہو یا فروع میں، اپنی غلطی سے رجوع کر لینے میں حیا ہم کو مانع نہیں ہوتی

www.ahnafmedia.com

الله علیهم فی کثیر من اقوالهم حتی ان
امام حرم الله تعالی المحترم اماماً
الشافعی رضی الله عنه لم یبق مسئلة
الا وله فیها قول جدید والصحابة رضی
الله عنهم رجعوا فی مسائل الی اقوال
بعضهم کما لا یخفی علی متتبع الحدیث
فلو ادعی احد من العلماء انا غلطنا فی
حکم فان کان من الاعتقادیات فعلیه
ان یثبت بنص من ائمة الکلام و
ان کان من الفرعیات فیلزم ان یبنی
بنیانه علی القول الراجح من ائمة
المذاهب فاذا فعل ذلک فلا یکون
منا ان شاء الله تعالی الا الحسن القبول
بالقلب واللسان وزیادة الشکر
بالجنان والارکان۔

وثالثاً ان فی اصل اصطلاح
بلاد الهند کان اطلاق الوهابی علی من
ترک تقلید الائمة رضی الله تعالی عنهم
ثم اتسع فیه وغلب استعماله علی من عمل
بالسنة السنیة وترک الامور المستحدثة
الشنیعة والرسوم القبیحة حتی شاع فی

اور ہم رجوع کا اعلان کر دیتے ہیں چنانچہ ہمارے
ائمہ رضوان اللہ علیہم سے ان کے بہتیرے
اقوال میں رجوع ثابت ہے حتی کہ امامِ حرم
محترم امام شافعی رضی اللہ عنہ سے کوئی مسئلہ
ایسا منقول نہیں جس میں دو قول جدید و قدیم
نہ ہوں اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے اکثر مسائل
میں دوسروں کے قول کی جانب رجوع فرمایا
چنانچہ حدیث کے تتبع کرنے والے پر ظاہر ہے
پس اگر کسی عالم کا دعویٰ ہے کہ ہم نے کسی حکم شرعی
میں غلطی کی ہے سو اگر وہ مسئلہ اعتقادی ہے، تو
اس پر لازم ہے کہ اپنا دعویٰ ثابت کرے علماءِ کلام
کی تصریح سے، اور اگر مسئلہ فرعی ہے تو اپنی بنیاد
کی تعمیر کرے ائمہ مذاہب کے راجح قول پر۔ جب ایسا کریگا
تو انشاء اللہ ہماری طرف سے خوبی ہی ظاہر ہوگی یعنی دل و
زبان سے غلطی قبول کرینگے اور قلب و اعضاء سے شکر ادا کرینگے

تیسری بات یہ کہ ہندوستان میں لفظ وہابی
کا استعمال اس شخص کے لیے تھا جو ائمہ رضی اللہ
عنہم کی تقلید چھوڑ بیٹھے پھر ایسی وسعت ہوگئی
کہ یہ لفظ ان پر بولا جانے لگا جو سنتِ محمدیہ پر
عمل کریں اور بدعات سیئہ و رسومِ قبیحہ کو چھوڑ
دیں۔ یہاں تک ہوا کہ بمبئی اور اس کے

www.ahnafmedia.com

بمبئی ونواحیہا ان من منع عن سجدۃ
قبور الاولیاء وطوافہا فھو وھابی بل و
من اظہر حرمۃ الربوا فھو وھابی وان
کان من اکابر اھل الاسلام وعظمائہم
ثم اتسع فیہ حتی صار سبا فعلی ھذا لو
قال رجل من اھل الھند لرجل انہ
وھابی فھو لا یدل علی انہ فاسد العقیدۃ
بل یدل علی انہ سنی حنفی عامل بالسنۃ
مجتنب عن البدعۃ خائف من اللہ تعالی
فی ارتکاب المعصیۃ ولما کان مشائخنا
رضی اللہ تعالی عنہم یسعون فی احیاء
السنۃ ویشمرون فی اخماد نیران
البدعۃ غضب جند ابلیس علیہم وحرفوا
کلامہم وبہتوہم وافتروا علیہم الافتراآت
ورموہم بالوھابیۃ وحاشاہم عن ذلک
بل وتلک سنۃ اللہ التی سنہا فی خواص
اولیائہ کما قال اللہ تعالی فی کتابہ
وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا
شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ
اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا وَ
لَوْ شَاۗءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا

نواح میں یہ مشہور ہے کہ جو مولوی اولیاء کی
قبروں کو سجدہ اور طواف کرنے سے منع کرے
وہ وہابی ہے۔ بلکہ جو سود کی حرمت ظاہر کرے
وہ بھی وہابی ہے گو کتنا ہی بڑا مسلمان کیوں نہ ہو
اس کے بعد لفظ وہابی ایک گالی کا لفظ بن گیا،
سو اگر کوئی ہندی شخص کسی کو وہابی کہتا ہے
تو یہ مطلب نہیں کہ اس کا عقیدہ فاسد ہے بلکہ
یہ مقصود ہوتا ہے کہ وہ سُنّی حنفی ہے سنّت
پر عمل کرتا ہے۔ بدعت سے بچتا ہے اور معصیت
کے ارتکاب میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اور چونکہ
ہمارے مشائخ رضی اللہ تعالیٰ عنہم احیاءِ سُنّت
میں سعی کرتے اور بدعت کی آگ بجھانے میں
مستعد رہتے تھے اس لیے شیطانی لشکر کو
اُن پر غصہ آیا اور اُن کے کلام میں تحریف کر
ڈالی اور ان پر بہتان باندھے طرح طرح کے افترا
اور خطاب وہابیت کے ساتھ متہم کیا مگر حاشا کہ
وہ ایسے ہوں بلکہ بات یہ ہے کہ یہ سنّت اللہ ہے
کہ جو خواص اولیاء میں ہمیشہ جاری رہی ہے
چنانچہ اپنی کتاب میں خود ارشاد فرمایا ہے اور
اسی طرح ہم نے ہر نبی کے دشمن بنا دیے ہیں
جن و انس کے شیاطین کہ ایک دوسرے کی طرف

www.ahnafmedia.com

يفترون فلما كان ذلك فى الانبياء
صلوات الله عليهم وسلامه وجب
ان يكون فى خلفائهم ومن يقوم
مقامهم كما قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم "نحن معاشر الانبياء
اشد الناس بلاء ثم الامثل فالامثل
ليتوفر حظهم ويكمل لهم اجرهم
فالذين ابتدعوا البدعات ومالوا
الى الشهوات واتخذوا الهتهم الهوى
والقوا انفسهم فى هاوية الردى
يفترون علينا الاكاذيب و
الاباطيل وينسبون الينا الاضاليل
فاذا نسب الينا فى حضرتكم قول
يخالف المذهب فلا تلتفتوا اليه لا
تظنوا بنا الا خيرا وان اختلج فى
صدوركم فاكتبوا الينا فانا نخبركم
بحقيقة الحال والحق من المقال
فانكم عندنا قطب دائرة الاسلام۔

جھوٹی باتیں ڈالتا رہتا ہے، دھوکا کے لیے اور
(اے محمد) اگر تمہارا رب چاہتا تو یہ لوگ ایسا
کام نہ کرتے سو چھوڑ دو اُن کو ان کے افترا کو،
پس جب انبیاء علیہم السلام کے ساتھ یہ معاملہ ہوا
تو ضرور ہے کہ ان کے جانشینوں اور قائم مقاموں
کے ساتھ بھی ایسا ہی ہو۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہم انبیاء کا گروہ سب سے
زیادہ مورد بلا ہے، پھر کامل اشبہ پھر کم اشبہ تاکہ ان کا
حظ وافر اور اجر کامل ہو جائے۔ پس مبتدعین جو
اختراع بدعات میں منہمک اور شہوات کی جانب
مائل ہیں اور جنہوں نے خواہش نفس کو اپنا معبود
بنا رکھا ہے اور اپنے آپ کو ہلاکت کے گڑھے میں ڈال
دیا ہے، ہم پر جھوٹے بہتان باندھے اور ہماری جانب
گمراہی کی نسبت کرتے رہتے ہیں جو صاحب کبھی
آپ کی خدمت میں ہماری جانب منسوب کرکے کوئی
مخالف مذہب قول بیان کیا کرے تو آپ اس
کی طرف التفات نہ فرمایا کریں اور ہمارے ساتھ حسن ظن
کام میں لایں اور اگر طبع مبارک میں کوئی خلجان پیدا
ہو تو لکھ بھیجا کریں ہم ضرور واقعی حال اور سچی بات
کی اطلاع دینگے اس لیے کہ آپ حضرات ہمارے
نزدیک مرکز دائرۃ الاسلام ہیں۔

www.ahnafmedia.com

توضيح الجواب

عندنا وعند مشائخنا زيارة قبر سيد المرسلين (روحي فداه) من اعظم القربات واهم المثوبات و انجح لنيل الدرجات بل قريبة من الواجبات وان كان حصوله بشد الرحال وبذل المهج والاموال و ينوي وقت الارتحال زيارته عليه الف الف تحية وسلام وينوي معها زيارة مسجده صلى الله عليه وسلم وغيره من البقاع والمشاهد الشريفة بل الاولى ما قال العلامة الهمام ابن الهمام ان يجرد النية لزيارة قبره عليه الصلوة والسلام ثم يحصل له اذا قدم زيارة المسجد لان في ذلك زيادة تعظيمه واجلاله صلى الله عليه وسلم ويوافقه قوله صلى الله عليه وسلم من جاءني زائرا لا تحمله حاجة الا زيارتي كان حقا على ان اكون شفيعا له يوم القيمة وكذا نقل عن

جواب کی توضیح

ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک زیارت قبر سید المرسلین (ہماری جان آپ پر قربان) اعلیٰ درجہ کی قربت اور نہایت ثواب اور سبب حصولِ درجات ہے بلکہ واجب کے قریب ہے گو شدِ رحال اور بذلِ جان و مال سے نصیب ہو اور سفر کے وقت آپ کی زیارت کی نیت کرے اور ساتھ میں مسجدِ نبوی اور دیگر مقامات و زیارت گاہ ہائے متبرکہ کی بھی نیت کرے، بلکہ بہتر یہ ہے کہ جو علامہ ابن ہمام نے فرمایا ہے کہ خالص قبر شریف کی زیارت کی نیت کرے پھر جب وہاں حاضر ہوگا تو مسجدِ نبوی کی بھی زیارت حاصل ہو جائے گی۔ اس صورت میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم زیادہ ہے اور اس کی موافقت خود حضرت کے ارشاد سے ہو رہی ہے کہ جو میری زیارت کو آیا، کہ میری زیارت کے سوا کوئی حاجت اس کو نہ لائی ہو تو مجھ پر حق ہے کہ قیامت کے دن اس کا شفیع بنوں۔ اور ایسا ہی عارف مُلّا جامیؒ سے منقول ہے کہ انھوں

www.ahnafmedia.com

العارف الشامی الملا جامی انه افرز
الزیارة عن الحج وهو اقرب الی مذاہب
المحبین واما ما قالت الوھابیة من
ان المسافر الی المدینة المنورة علی
ساکنها الف الف تحیة لاینوی الا المسجد
الشریف استدلالا بقوله علیه الصلوٰة و
السلام لاتشد الرحال الا الی ثلثة مساجد
فمردود لان الحدیث لایدل علی المنع
اصلا بل لو تامله ذو فهم ثاقب لعلم انه
بدلالة النص یدل علی الجواز فان العلة
التی استثنی بها المساجد الثلاثة من
عموم المساجد والبقاع هو فضلها
المختص بها وهو مع الزیادة موجود
فی البقعة الشریفة فان البقعة الشریفة
والرحبة المنیفة التی ضم اعضائه
صلی اللہ علیه وسلم افضل مطلقا حتی
من الکعبة ومن العرش والکرسی
کما صرح به فقهائنا رضی اللہ عنهم
ولما استثنی المساجد لذلک الفضل
الخاص فاولی ثم اولی ان یستثنی البقعة
المبارکة لذلک الفضل العام وقد

نے زیارت کے لیے حج سے علیحدہ سفر کیا
اور یہی طرز مذہب عشاق سے زیادہ ملتا ہے
اب رہا وہابیہ کا یہ کہنا کہ مدینہ منورہ کی جانب
سفر کرنے والے کو صرف مسجد نبوی کی نیت
کرنی چاہیے اور اس قول پر اس حدیث کو دلیل
لانا کہ کجاوے نہ کسے جاویں مگر تین مسجدوں کی
جانب سو یہ قول مردود ہے اس لیے کہ حدیث
کہیں بھی ممانعت پر دلالت نہیں کرتی بلکہ صاحب
فہم اگر غور کرے تو یہی حدیث بدلالت النص
جواز پر دلالت کرتی ہے کیونکہ جو علت مساجد
کے دیگر مسجدوں اور مقامات سے مستثنیٰ ہونے
کی قرار پاتی ہے۔ وہ ان مساجد کی فضیلت ہی
تو ہے اور یہ فضیلت زیادتی کے ساتھ بقعہ
شریفہ میں موجود ہے اس لیے کہ وہ حصہ زمین
جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعضاء
مبارکہ کو مس کیے ہوئے ہے علی الاطلاق افضل
ہے یہاں تک کہ کعبہ اور عرش و کرسی سے بھی
افضل ہے چنانچہ فقہاء نے اس کی تصریح فرمائی
ہے اور جب فضیلت خاصہ کی وجہ سے تین
مسجدیں عموم نہی سے مستثنیٰ ہو گئیں تو بدرجہا اولیٰ
ہے کہ بقعہ مبارکہ فضیلت عامہ کے سبب مستثنیٰ

صرح بالمسئلة كما ذكرناه بل بابسط
منها شيخنا العلامة شمس العلماء العاملين
مولانا رشيد احمد الجنجوهي قدس
الله سره العزيز في رسالته زبدة المناسك
في فضل زيارة المدينة المنورة وقد
طبعت مرارا وايضا في هذا المبحث
الشريف رسالة لشيخ مشائخنا مولانا
المفتي صدر الدين الدهلوي قدس
الله سره العزيز اقام فيها الطامة الكبرى
على الوهابية ومن وافقهم اتى ببراهين
قاطعة وحجج ساطعة سماها احسن المقال
في شرح حديث لا تشد الرحال طبعت
واشتهرت فليراجع اليها والله تعالى اعلم

ہمارے بیان کے موافق بلکہ اس سے بھی زیادہ
بسط کے ساتھ اس مسئلہ کی تصریح ہمارے شیخ
شمس العلماء حضرت مولانا مولوی رشید احمد گنگوہی
قدس سرہ نے اپنے رسالہ زبدۃ المناسک کی
فصل زیارت مدینہ منورہ میں فرمائی ہے، جو
بارہا طبع ہو چکا ہے نیز اسی بحث میں ہمارے
شیخ المشائخ مفتی صدر الدین دہلوی قدس سرہ
کا ایک رسالہ تصنیف کیا ہوا ہے جس میں مولانا
نے وہابیہ اور ان کے موافقین پر قیامت ڈھا
دی اور تیغ کن دلائل ذکر فرمائے ہیں۔ اس کا نام
"احسن المقال فی شرح حدیث لا تشد الرحال" ہے
وہ طبع ہو کر مشتہر ہو چکا ہے، اس کی طرف
رجوع کرنا چاہیے۔

السؤال الثالث والرابع

٣- هل للرجل ان يتوسل في دعواته
بالنبي صلى الله عليه وسلم بعد الوفاة
ام لا ؟
٤- ايجوز التوسل عندكم بالسلف
الصالحين من الانبياء والصديقين

تیسرا اور چوتھا سوال

کیا وفات کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کا توسل لینا دعاؤں میں جائز ہے
یا نہیں؟
تمہارے نزدیک سلف صالحین یعنی انبیاء صدیقین
اور شہداء و اولیاء اللہ کا توسل بھی جائز

www.ahnafmedia.com

والشهداء واولياء رب العلمين ام لا؟

ہے یا ناجائز؟

الجواب

عندنا وعند مشائخنا يجوز التوسل
في الدعوات بالانبياء والصالحين من
الاولياء والشهداء والصديقين في
حيوتهم وبعد وفاتهم بان يقول في
دعائه اللهم اني اتوسل اليك بفلان
ان تجيب دعوتي وتقضي حاجتي الى
غير ذلك كما صرح به شيخنا ومولانا
الشاه محمد اسحٰق الدهلوي ثم
المهاجر المكي ثم بينه في فتاواه شيخنا
ومولانا رشيد احمد الكنكوهي رحمة
الله عليهما وفي هذا الزمان شائعة
مستفيضة بايدي الناس وهذه
المسئلة مذكورة على صفحه ٩٣ من
الجلد الاول منها فليراجع اليها من شاء

جواب

ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک
دعاؤں میں انبیاء و صلحاء و اولیاء و شہداء
و صدیقین کا توسل جائز ہے۔ اُن کی حیات
میں یا بعد وفات، بایں طور کہ کہے یا اللہ میں
بوسیلہ فلاں بزرگ کے تجھ سے دعا کی
قبولیت اور حاجت براری چاہتا ہوں اسی
جیسے اور کلمات کہے چنانچہ اس کی تصریح
فرمائی ہے ہمارے شیخ مولانا شاہ محمد اسحاق
دہلوی ثم مکی نے، پھر مولانا رشید احمد گنگوہی
نے بھی اپنے فتاویٰ میں اس کو بیان فرمایا ہے
جو چھپا ہوا آج کل لوگوں کے ہاتھوں میں موجود
ہے، اور یہ مسئلہ اس کی پہلی جلد کے
صفحہ ۹۳ پر مذکور ہے۔ جس کا جی چاہے
دیکھ لے۔

السوال الخامس

ما قولكم في حيوة النبي عليه الصلوٰة

پانچواں سوال

کیا فرماتے ہو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

www.ahnafmedia.com

والسلام في قبره الشريف هل ذلك امر
مخصوص به ام مثل سائر المؤمنين
رحمة الله عليهم حيوته برزخية -

کی قبر میں حیات کے متعلق کہ کوئی خاص حیات
آپ کو حاصل ہے یا عام مسلمانوں کی طرح برزخی
حیات ہے۔

الجواب

عندنا وعند مشائخنا حضرة الرسالة
صلى الله عليه وسلم حيٌّ في قبره الشريف
وحيوته صلى الله عليه وسلم دنيوية
من غير تكليف وهي مختصة به
صلى الله عليه وسلم وبجميع الانبياء
صلوات الله عليهم والشهداء لابرزخية
كما هي حاصلة لسائر المؤمنين بل
لجميع الناس كما نص عليه العلامة
السيوطي في رسالته انباء الاذكياء
بحيوة الانبياء حيث قال قال الشيخ
تقي الدين السبكي حيوة الانبياء و
الشهداء في القبر كحيوتهم في الدنيا
ويشهد له صلوة موسى عليه السلام
في قبره فان الصلوة تستدعي جسدًا
حيا الى اخر ما قال فثبت بهذا ان
حيوته دنيوية برزخية لكونها في عالم

جواب

ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے
نزدیک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر مبارک
میں زندہ ہیں اور آپ کی حیات دُنیا کی سی ہے
بلا مکلف ہونے کے اور یہ حیات مخصوص ہے
آں حضرتؐ اور تمام انبیاء علیہم السلام اور شہداء
کے ساتھ برزخی نہیں ہے جو حاصل ہے تمام
مسلمانوں بلکہ سب آدمیوں کو چنانچہ علامہ سیوطی
نے اپنے رسالہ "انباء الاذکیاء بحیوۃ الانبیاء"
میں بتصریح لکھا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ
علامہ تقی الدین سُبکی نے فرمایا ہے کہ انبیاء
و شُہداء کی قبر میں حیات ایسی ہے جیسی دُنیا
میں تھی اور موسیٰ علیہ السلام کا اپنی قبر میں
نماز پڑھنا اس کی دلیل ہے کیونکہ نماز زندہ
جسم کو چاہتی ہے۔ الخ پس اس سے ثابت
ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات دنیوی
ہے اور اس معنے کر برزخی بھی ہے کہ عالم

www.ahnafmedia.com

البرزخ ولشيخنا شمس الاسلام و
الدين محمد قاسم العلوم على
المستفيدين قدس الله سره العزيز
فى هذه المبحث رسالة مستقلة
دقيقة المأخذ بديعة المسلك لم
ير مثلها قد طبعت وشاعت فى الناس
واسمها آب حيات اى ماء الحيوة

برزخ میں حاصل ہے اور ہمارے شیخ مولانا
محمد قاسم صاحب قدس سرہ کا اس مبحث میں
ایک مستقل رسالہ بھی ہے نہایت دقیق اور
انوکھے طرز کا بے مثل جو طبع ہو کر لوگوں میں
شائع ہو چکا ہے۔ اس کا نام آب حیات
ہے۔

السوال السادس

چھٹا سوال

هل للداعى فى المسجد النبوي ان
يجعل وجهه الى القبر المنيف ويسئل
من المولى الجليل متوسلا بنبيه
الفخيم النبيل.

کیا جائز ہے مسجد نبوی میں دعا کرنے والے کو
یہ صورت کہ قبر شریف کی طرف منہ کر کے
کھڑا ہو اور حضرت کا واسطہ دے کر حق تعالیٰ
سے دعا مانگے۔

الجواب

جواب

اختلف الفقهاء فى ذلك كما ذكره
المُلّا على القارى رحمه الله تعالى
فى المسلك المتقسط فقال ثم
اعلم انه ذكر بعض مشائخنا كابى
الليث ومن تبعه كالكرمانى والسروجي

اس میں فقہاء کا اختلاف ہے جیسا کہ ملا
علی قاری نے مسلک متقسط میں ذکر کیا ہے
فرماتے ہیں معلوم کرو کہ ہمارے بعض مشائخ
ابو اللیث اور ان کے پیرو کرمانی و سروجی
وغیرہ نے ذکر کیا ہے کہ زیارت کرنے والے

www.ahnafmedia.com

انه يقف الزائر مستقبل القبلة كذا
رواه الحسن عن ابي حنيفة رضي
الله عنهما ثم نقل عن ابن الهمام
بان ما نقل عن ابي الليث مردود
بما روى ابو حنيفة عن ابن عمر
رضي الله عنه انه قال من السنة
ان تاتي قبر رسول الله صلى الله عليه
وسلم فتستقبل القبر بوجهك ثم
تقول "السلام عليك ايها النبي و
رحمة الله وبركاته ثم ايده برواية
اخرى اخرجها مجد الدين اللغوي
عن ابن المبارك قال سمعت ابا حنيفةؒ
يقول قدم ابو ايوب السختياني وانا
بالمدينة فقلت لانظرن ما يصنع
فجعل ظهره مما يلي القبلة ووجهه
مما يلي وجه رسول الله صلى الله
عليه وسلم وبكى غير متباك فقام
مقام فقيه ثم قال العلامة القاري
بعد نقله وفيه تنبيه على ان هذا
هو مختار الامام بعد ما كان مترددا
في مقام المرام ثم الجمع بين الروايتين

کہ قبلہ کی طرف منہ کرکے کھڑا ہونا چاہیے جیسا
کہ امام حسن نے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے
روایت کی ہے۔ اس کے بعد ابن ہمام سے
نقل کیا ہے کہ ابواللیث کی روایت نامقبول
ہے۔ اس لیے کہ امام ابوحنیفہؒ نے حضرت
ابن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے کہ
سنت یہ ہے کہ جب تم قبر شریف پر حاضر
ہو تو قبر مطہر کی طرف منہ کرکے اس طرح کہو
"آپ پر سلام نازل ہو اے نبی اور اللہ تعالیٰ کی
رحمت و برکات نازل ہوں پھر اس کی تائید میں
دوسری روایت لائے ہیں جس کو مجد الدین لغوی نے
ابن المبارک سے نقل کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں میں
نے امام ابوحنیفہ کو اس طرح فرماتے سنا کہ جب
ابوایوب سختیانیؒ مدینہ منورہ میں آئے تو میں وہیں تھا
میں نے کہا میں ضرور دیکھونگا یہ کیا کرتے ہیں
سو انہوں نے قبلہ کی طرف پشت کی اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک کی طرف اپنا منہ
کیا اور بلا تصنع روتے تو بڑے فقیہ کی طرح قیام
کیا پھر اس کو نقل کرکے علامہ قاری فرماتے
ہیں اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہی صورت امام صاحب
کی پسندکردہ ہے۔ اس سے پہلے ان کو تردد تھا۔ پھر علامہ

www.ahnafmedia.com

ممكن الخ كلام الشريف فظهر بهذا انه يجوز كلا الامرين لكن المختار ان يستقبل وقت الزيارة مما يلي وجهه الشريف صلى الله عليه وسلم وهو المأخوذ به عندنا وعليه عملنا وعمل مشائخنا و هكذا الحكم في الدعاء كما روي عن مالك رحمه الله تعالى لما ساله بعض الخلفاء وقد صرح به مولانا الگنگوهيؒ في رسالته "زبدة المناسك" واما مسألة التوسل فقد مرت في نمرة ۳، ۴، ۵، ۶.

نے یہ بھی کہا کہ دونوں روایتوں میں تطبیق ممکن ہے الخ. غرض اس سے ظاہر ہو گیا کہ جائز دونوں صورتیں ہیں مگر اولیٰ یہی ہے کہ زیارت کے وقت چہرۂ مبارک کی طرف منہ کر کے کھڑا ہونا چاہیے اور یہی ہمارے نزدیک معتبر ہے اور اسی پر ہمارا اور ہمارے مشائخ کا عمل ہے اور یہی حکم دعا مانگنے کا ہے جیسا کہ امام مالکؒ سے مروی ہے جبکہ ان کے کسی خلیفہ نے ان سے مسئلہ دریافت کیا تھا اور اس کی تصریح مولانا گنگوہیؒ نے اپنے رسالہ زبدۃ المناسک میں کر چکے ہیں اور توسل کا مسئلہ ابھی صفحہ ۶، ۳، ۴ میں گزر چکا ہے۔

السؤال السابع

ساتواں سوال

ما قولكم في تكثير الصلوة على النبي صلى الله عليه وسلم وقراءة دلائل الخيرات والاوراد.

کیا فرماتے ہو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت درود بھیجنے اور دلائل الخیرات اور دیگر اوراد کے پڑھنے کی بابت۔

الجواب

جواب

يستحب عندنا تكثير الصلوة على النبي صلى الله عليه وسلم وهو من ارجى

ہمارے نزدیک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف کی کثرت مستحب اور نہایت موجب

www.ahnafmedia.com

الطاعات واحب المندوبات سواء كان بقراءة الدلائل والاوراد الصلوتية المؤلفة فی ذلك او بغيرها ولكن الاٰ فضل عندنا ما صح بلفظه صلی اللہ علیه وسلم ولو صلی بغير ما ورد عنه صلی اللہ علیه وسلم لم يخل عن الفضل ويستحق بشارة من صلی علی صلوة صلی اللہ علیه عشرا وکان شيخنا العلامة الگنگوهی يقرء الدلائل وکذلك المشائخ الاخر من ساداتنا وقد کتب فی ارشاداته مولانا ومرشدنا قطب العالم حضرة الحاج امداد اللہ قدس اللہ سره العزيز وامر اصحابه بان يقرءوه وکانوا يروون الدلائل رواية وکان يجيز اصحابه بالدلائل مولانا الگنگوهی رحمة اللہ علیه۔

اجر و ثواب طاعت ہے خواہ دلائل الخیرات پڑھ کر ہو یا درود شریف کے دیگر رسائل مؤلفہ کی تلاوت سے ہو لیکن افضل ہمارے نزدیک وہ درود ہے جس کے لفظ بھی حضرت سے منقول ہیں گو غیر منقول کا پڑھنا بھی فضیلت سے خالی نہیں اور اس بشارت کا مستحق ہو ہی جائیگا کہ جس نے مجھ پر ایک بار درود پڑھا حق تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجے گا۔ خود ہمارے شیخ حضرت مولانا گنگوہی قدس سرہ اور دیگر مشائخ دلائل الخیرات پڑھا کرتے تھے۔

اور مولانا حضرت حاجی امداد اللہ شاہ مہاجر مکی قدس سرہٗ نے اپنے ارشادات میں تحریر فرما کر مریدین کو امر بھی کیا ہے کہ دلائل کا ورد بھی رکھیں اور ہمارے مشائخ ہمیشہ دلائل کو روایت کرتے رہے اور مولانا گنگوہی بھی اپنے مریدین کو اجازت دیتے رہے۔

السوال الثامن والتاسع والعاشر — آٹھواں نواں اور دسواں سوال

هل يصح لرجل ان يقلد احدا من الائمة الاربعة فی جميع الاصول والفروع ام

تمام اصول و فروع میں چاروں اماموں میں سے کسی ایک امام کا مقلد بن جانا درست ہے یا نہیں؟

او علی تقدیر الصحة هل هو مستحب ام واجب ومن تقلدون من الائمة فروعاً واصولاً۔

اور اگر درست ہے تو مستحب ہے، یا واجب، اور تم کس امام کے مقلد ہو۔

الجواب

لابد للرجل فی هذا الزمان ان یقلد احدا من الائمة الاربعة رضی الله تعالیٰ عنهم بل یجب فانا جربنا کثیرا ان مآل ترك تقلید الائمة واتباع رای نفسه وهواها السقوط فی حفرة الالحاد والزندقة اعاذنا الله منها ولاجل ذلك نحن ومشائخنا مقلدون فی الاصول والفروع لامام المسلمین ابی حنیفة رضی الله تعالیٰ عنه اماتنا الله علیه وحشرنا فی زمرته ولمشائخنا فی ذلك تصانیف عدیدة شاعت واشتهرت فی الآفاق ۔

جواب

اس زمانہ میں نہایت ضروری ہے کہ چاروں اماموں میں سے کسی ایک کی تقلید کی جاوے بلکہ واجب ہے کیونکہ ہم نے تجربہ کیا ہے کہ ائمہ کی تقلید چھوڑنے اور اپنے نفس و ہوا کے اتباع کرنے کا انجام الحاد و زندقہ کے گڑھے میں جاگرتا ہے۔ اللہ پناہ میں رکھے اور بایں وجہ ہم اور ہمارے مشائخ تمام اصول و فروع میں امام المسلمین ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے مقلد ہیں۔ خدا کرے اسی پر ہماری موت ہو، اور اسی زمرہ میں ہمارا حشر ہو، اور اس بحث میں ہمارے مشائخ کی بہترین تصانیف دنیا میں مشہور و شائع ہو چکی ہیں۔

السؤال الحادی عشر

وهل یجوز عندکم الاشتغال باشغال

گیارھواں سوال

کیا صوفیہ کے اشغال میں مشغول اور ان سے

الصوفیة وبیعتهم وهل تقولون بصحة
وصول الفیوض الباطنیة عن صدور
الاکابر وقبورهم وهل یستفید اهل
السلوك من روحانیة المشائخ الاجلة ام لا؟

بیعت ہونا تمہارے نزدیک جائز اور اکابر کے
سینہ اور قبر کے باطنی فیضان پہونچنے کے
تم قائل ہو یا نہیں اور مشائخ کی روحانیت سے
اہل سلوک کو نفع پہونچتا ہے یا نہیں ۔

الجواب

یستحب عندنا اذا فرغ الانسان من
تصحیح العقائد وتحصیل المسائل الضروریة
من الشرع ان یبایع شیخا راسخ القدم
فی الشریعة زاهدا فی الدنیا راغبا فی الآخرة
قد قطع عقبات النفس وتمرن فی
المنجیات وتبتل عن المهلکات کاملا
مکملا ویضع یده فی یده ویحبس
نظره فی نظره ویشتغل باشتغال
الصوفیة من الذکر والفکر والفناء الکلی
فیه ویکتسب النسبة التی هی النعمة
العظمیٰ والغنیمة الکبریٰ وهی المعبر
عنها بلسان الشرع بالاحسان واما من
لم یتیسر له ذلك ولم یقدر له ماهنالك
فیکفیه الانسلاك بسلکهم الانخراط
فی حزبهم فقد قال رسول الله صلی

جواب

ہمارے نزدیک مستحب ہے کہ انسان جب عقاید
کی درستی اور شرع کے مسائل ضروریہ کی تحصیل
سے فارغ ہو جائے تو ایسے شیخ سے بیعت ہو
جو شریعت میں راسخ القدم ہو دنیا سے بے رغبت
ہو آخرت کا طالب ہو نفس کی گھاٹیوں کو طے کر
چکا ہو ۔ خوگر ہو نجات دہندہ اعمال کا اور علیحدہ
ہو تباہ کن اعمال سے خود بھی کامل ہو دوسروں
کو بھی کامل بنا سکتا ہو ایسے مرشد کے ہاتھ میں ہاتھ
دے کر اپنی نظر اس کی نظر میں محصور رکھے اور صوفیہ
کے اشغال یعنی ذکر و فکر اور اس میں فنا تام کے
ساتھ مشغول ہو اور اس نسبت کا اکتساب جو نعمت
عظمیٰ اور غنیمت کبریٰ ہے جس کو شرع میں احسان
کے ساتھ تعبیر کیا گیا ہے اور جس کو یہ نعمت میسر نہ
ہو اور یہاں تک نہ پہنچ سکے اس کو بزرگوں کے سلسلہ
میں شامل ہو جانا ہی کافی ہے کیونکہ رسول اللہ صلی

www.ahnafmedia.com

الله عليه وسلم المرء مع من احب اولٰئك قوم لا يشقى جليسهم وبحمد الله تعالى وحسن انعامه نحن ومشائخنا قد دخلوا فى بيعتهم واشتغلوا باشغالهم وتصدوا للارشاد والتلقين والحمد لله على ذٰلك واما الاستفادة من روحانية المشائخ الاجلة ووصول الفيوض الباطنية من صدورهم او قبورهم فيصح على الطريقة المعروفة فى اهلها وخواصها لا بما هو شائع فى العوام؛

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آدمی اس کے ساتھ ہے جس کے ساتھ اسے محبت ہو۔ وہ ایسے لوگ ہیں جن کے پاس بیٹھنے والا محروم نہیں رہ سکتا اور بحمداللہ ہم اور ہمارے مشائخ ان حضرات کی بیعت میں داخل اور ان کے اشغال کے شاغل اور ارشاد و تلقین کے درپے رہے ہیں والحمد للہ علیٰ ذلک، اب رہا مشائخ کی روحانیت سے استفادہ اور ان کے سینوں اور قبروں سے باطنی فیض پہنچنا سو بیشک صحیح ہے مگر اس طریق سے جو اس کے اہل اور خواص کو معلوم ہے نہ اس طرز سے جو عوام میں رائج ہے۔

السوال الثانى عشر

بارھواں سوال

قد كان محمد بن عبد الوهاب النجدى يستحل دماء المسلمين واموالهم واعراضهم وكان ينسب الناس كلهم الى الشرك ويسب السلف فكيف ترون ذٰلك وهل تجوزون تكفير السلف والمسلمين واهل القبلة ام كيف مشربكم؟

محمد بن عبد الوہاب نجدی حلال سمجھتا تھا مسلمانوں کے خون اور ان کے مال و آبرو کو اور تمام لوگوں کو منسوب کرتا تھا شرک کی جانب اور سلف کی شان میں گستاخی کرتا تھا، اس کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے اور کیا سلف اور اہلِ قبلہ کی تکفیر کو تم جائز سمجھتے ہو، یا کیا مشرب ہے؟

www.ahnafmedia.com

الجواب

الحكم عندنا فيهم ما قال صاحب
الدر المختار وخوارج هم قوم
لهم منعة خرجوا عليه بتاويل يرون
انه على باطل كفر او معصية توجب
قتاله بتاويلهم يستحلون دماءنا و
اموالنا ويسبون نساءنا الى ان قال
وحكمهم حكم البغاة ثم قال وانما
لم نكفرهم لكونه عن تاويل وان كان
باطلا- وقال الشامي فى حاشيته كما
وقع فى زماننا فى اتباع عبد الوهاب
الذين خرجوا من نجد وتغلبوا على
الحرمين وكانوا ينتحلون مذهب
الحنابلة لكنهم اعتقدوا انهم هم
المسلمون وان من خالف اعتقادهم
مشركون واستباحوا بذلك قتل اهل
السنة وقتل علمائهم حتى كسر الله
شوكتهم ثم اقول ليس هو ولا احد
من اتباعه وشيعته من مشائخنا فى
سلسلة من سلاسل العلم من الفقه

جواب

ہمارے نزدیک ان کا حکم وہی ہے جو صاحب
درمختار نے فرمایا ہے اور خوارج ایک جماعت
ہے شوکت والی جنھوں نے امام پر چڑھائی کی تھی
تاویل سے کہ امام کو باطل یعنی کفر یا ایسی معصیت
کا مرتکب سمجھتے تھے جو قتال کو واجب کرتی ہے
اس تاویل سے یہ لوگ ہماری جان و مال کو حلال
سمجھتے اور ہماری عورتوں کو قید بناتے ہیں آگے
فرماتے ہیں، ان کا حکم باغیوں کا ہے اور پھر یہ
بھی فرمایا کہ ہم ان کی تکفیر صرف اس لیے نہیں
کرتے کہ یہ فعل تاویل سے ہے اگرچہ باطل ہی سہی
اور علامہ شامی نے اس کے حاشیے میں فرمایا ہے
جیسا کہ ہمارے زمانے میں عبدالوہاب کے تابعین
سے سرزد ہوا کہ نجد سے نکل کر حرمین شریفین پر متغلب
ہوئے اپنے کو حنبلی مذہب بتاتے تھے مگر اُن کا
عقیدہ یہ تھا کہ بس وہی مسلمان ہیں اور جو ان کے
عقیدہ کے خلاف ہو وہ مشرک ہے اور اسی بنا پر
انھوں نے اہل سنت اور علماء اہل سنت کا قتل مباح
سمجھ رکھا تھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی شوکت
توڑ دی۔ اس کے بعد میں کہتا ہوں کہ عبدالوہاب اور

www.ahnafmedia.com

والحديث والتفسير والتصوف واما
استحلال دماء المسلمين واموالهم و
اعراضهم فاما ان يكون بغير حق او
بحق فان كان بغير حق فاما ان يكون
من غير تاويل فكفر وخروج عن
الاسلام وان كان بتاويل لايسوغ
فى الشرع ففسق واما ان كان بحق
فجائز بل واجب واما تكفير السلف
من المسلمين فحاشا ان نكفر احدًا
منهم بل هو عندنا رفض و ابتداع
فى الدين وتكفير اهل القبلة من
المبتدعين فلا نكفرهم مالم ينكروا
حكما ضروريا من ضروريات الدين
فاذا ثبت انكار امر ضروري من الدين
نكفرهم ونحتاط فيه وهذا دأبنا و
دأب مشائخنا رحمهم الله تعالىٰ؛

اس کا تابع کوئی شخص بھی ہمارے کسی سلسلہ مشائخ
میں نہیں نہ تفسیر و فقہ و حدیث کے علمی سلسلہ
میں نہ تصوف میں۔ اب رہا مسلمانوں کی جان
مال و آبرو کا حلال سمجھنا۔ سو یا ناحق ہوگا یا حق۔
پھر اگر ناحق ہے تو یا بلا تاویل ہوگا جو کفر اور
خارج از اسلام ہوتا ہے۔ اور اگر ایسی تاویل
سے ہے جو شرعاً جائز نہیں تو فسق ہے، اور
اگر بحق ہو تو جائز بلکہ واجب ہے۔ باقی رہا
سلف اہل اسلام کو کافر کہنا سو حاشا ہم ان
میں سے کسی کو کافر کہتے یا سمجھتے ہوں بلکہ یہ
فعل ہمارے نزدیک رفض اور دین میں اختراع
ہے ہم تو ان بدعتیوں کو بھی جو اہل قبلہ ہیں جب
تک دین کے کسی ضروری حکم کا انکار نہ کریں
کافر نہیں کہتے۔ ہاں جس وقت دین کے کسی
ضروری امر کا انکار ثابت ہو جائیگا تو کافر سمجھیں گے
اور احتیاط کریں گے۔ یہی طریقہ ہمارا اور ہمارے
جملہ مشائخ رحمہم اللہ کا ہے۔

السؤال الثالث عشر والرابع عشر

تیرھواں اور چودھواں سوال

ما قولكم فى امثال قوله تعالىٰ الرحمٰن

کیا کہتے ہو حق تعالیٰ کے اس قسم کے قول میں کہ

www.ahnafmedia.com

على العرش استوى هل تجوزون اثبات جهة ومكان للبارى تعالى ام كيف رايكم فيه ؟

رحمن عرش پر مستوی ہوا، کیا جائز سمجھتے ہو باری تعالیٰ کے لیے جہت و مکان کا ثابت کرنا یا کیا رائے ہے ؟

الجواب

قولنا فى امثال تلك الآيات انا نؤمن بها ولا يقال كيف ونؤمن بالله سبحانه وتعالى متعال ومنزه عن صفات المخلوقين وعن سمات النقص والحدوث كما هو رأى قدمائنا . واما ما قال المتاخرون من ائمتنا فى تلك الآيات يأولونها بتاويلات صحيحة سائغة فى اللغة والشرع بانه يمكن ان يكون المراد من الاستواء الاستيلاء ومن اليد القدرة الى غير ذلك تقريبا الى افهام القاصرين فحق ايضا عندنا واما الجهة والمكان فلا نجوز اثباتهما له تعالى ونقول انه تعالى منزه ومتعال عنهما وعن جميع سمات الحدوث .

جواب

اس قسم کی آیات میں ہمارا مذہب یہ ہے کہ ان پر ایمان لاتے ہیں اور کیفیت سے بحث نہیں کرتے، یقیناً جانتے ہیں کہ اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ مخلوق کے اوصاف سے منزہ اور نقص و حدوث کی علامات سے مبرّا ہے جیسا کہ ہمارے متقدمین کی رائے ہے اور ہمارے متاخرین اماموں نے ان آیات میں جو صحیح اور لغت و شرع کے اعتبار سے جائز تاویلیں فرمائی ہیں تاکہ کم فہم سمجھ لیں مثلاً یہ کہ ممکن ہے استواء سے مراد غلبہ ہو اور ہاتھ سے مراد قدرت، تو یہ بھی ہمارے نزدیک حق ہے۔ البتہ جہت و مکان کا اللہ تعالیٰ کے لیے ثابت کرنا ہم جائز نہیں سمجھتے اور یوں کہتے ہیں کہ وہ جہت و مکانیت اور جملہ علامات حدوث سے منزہ و عالی ہے۔

---

www.ahnafmedia.com

السوال الخامس عشر

هل ترون احدا افضل من النبي صلى الله عليه وسلم من الكائنات؟

الجواب

اعتقادنا واعتقاد مشائخنا ان سيدنا ومولانا وحبيبنا وشفيعنا محمدا رسول الله صلى الله عليه وسلم افضل الخلائق كافة وخيرهم عند الله تعالى لا يساويه احد بل ولا يدانيه صلى الله عليه وسلم في القرب من الله تعالى والمنزلة الرفيعة عنده وهو سيد الانبياء والمرسلين وخاتم الاصفياء والنبيين كما ثبت بالنصوص وهو الذي نعتقده وندين الله تعالى به وقد صرح به مشائخنا في غير ما تصنيف۔

پندرھواں سوال

کیا تمہاری رائے یہ ہے کہ مخلوق میں سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی کوئی افضل ہے؟

جواب

ہمارا اور ہمارے مشائخ کا عقیدہ یہ ہے کہ سیدنا و مولانا و حبیبنا و شفیعنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمامی مخلوق سے افضل اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بہتر ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے قرب و منزلت میں کوئی شخص آپ کے برابر تو کیا، قریب بھی نہیں ہو سکتا۔ آپ سردار ہیں جملہ انبیاء اور رسل کے اور خاتم ہیں سارے برگزیدہ گروہ کے جیسا کہ نصوص سے ثابت ہے اور یہی ہمارا عقیدہ ہے اور یہی دین و ایمان۔ اسی کی تصریح ہمارے مشائخ بہتیری تصانیف میں کر چکے ہیں۔

www.ahnafmedia.com

السوال السادس عشر

أتجوزون وجود نبي بعد النبي عليه الصلوة والسلام وهو خاتم النبيين وقد تواتر معنى قوله عليه السلام لا نبي بعدي وامثاله وعليه انعقد الاجماع وكيف رأيكم فيمن جوز وقوع ذلك مع وجود هذه النصوص وهل قال احد منكم او من اكابركم ذلك۔

سولھواں سوال

کیا کسی نبی کا وجود جائز سمجھتے ہو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد حالانکہ آپ خاتم النبیین ہیں اور معناً درجۂ تواتر کو پہنچ گیا ہے آپ کا یہ ارشاد کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور اس پر اجماعِ امت منعقد ہو چکا ہے اور جو شخص باوجود ان نصوص کے کسی نبی کا وقوع جائز سمجھے اس کے متعلق تمہاری رائے کیا ہے اور کیا تم میں سے یا تمہارے اکابر میں سے کسی نے ایسا کہا ہے۔

الجواب

اعتقادنا واعتقاد مشائخنا ان سيدنا ومولانا وحبيبنا وشفيعنا محمدا رسول الله صلى الله عليه وسلم خاتم النبيين لا نبي بعده كما قال الله تبارك وتعالى في كتابه ولكن رسول الله وخاتم النبيين وثبت باحاديث كثيرة متواترة المعنى وباجماع الامة وحاشا ان يقول احد

جواب

ہمارا اور ہمارے مشائخ کا عقیدہ یہ ہے کہ ہمارے سردار و آقا اور پیارے شفیع محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے۔ ولکن محمد اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔ اور یہی ثابت ہے بکثرت حدیثوں سے جو معناً حدِ تواتر تک پہنچ گئیں اور نیز اجماعِ امت سے سو حاشا کہ

www.ahnafmedia.com

منا خلاف ذالك فانه من انكر ذالك
فهو عندنا كافر لانه منكر للنص
القطعي الصريح نعم شيخنا ومولانا سيد
الاذكياء المدققين المولوي محمد قاسم
النانوتوي رحمه الله تعالى اتى بدقة
نظره تدقيقا بديعا اكمل خاتميته
على وجه الكمال واتمها على وجه
التمام فانه رحمه الله تعالى قال في
رسالته المسماة "بتحذير الناس" ما
حاصله ان الخاتمية جنس تحته
نوعان احدهما خاتمية زمانية
وهو ان يكون زمان نبوته صلى الله
عليه وسلم متاخرا من زمان نبوة
جميع الانبياء ويكون خاتما لنبوتهم
بالزمان والثاني خاتمية ذاتية و
هي ان يكون نفس نبوته صلى الله
عليه وسلم ختمت بها وانتهت اليها
نبوة جميع الانبياء وكما انه صلى الله
عليه وسلم خاتم النبيين بالزمان كذلك
هو صلعم خاتم النبيين بالذات فان كل ما
بالعرض يختم على ما بالذات وينتهي اليه و
لا تعداه ولما كان نبوته

ہم میں سے کوئی اس کے خلاف کہے کیونکہ جو
اس کا منکر ہے وہ ہمارے نزدیک کافر ہے
اس لیے کہ منکر ہے نص صریح قطعی کا بلکہ ہمارے
شیخ و مولانا مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی
رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی دقت نظر سے عجیب
دقیق مضمون بیان فرما کر آپ کی خاتمیت کو
کامل و تمام ظاہر فرمایا ہے جو کچھ مولانا نے اپنے
رسالہ "تحذیر الناس" میں بیان فرمایا ہے اس
کا حاصل یہ ہے کہ خاتمیت ایک جنس ہے جس
کے تحت میں دو نوع داخل ہیں ایک خاتمیت
باعتبار زمانہ وہ یہ کہ آپ کی نبوت کا زمانہ تمام
انبیاء کی نبوت کے زمانہ سے متاخر ہے اور
آپ بحیثیت زمانہ کے سب کی نبوت کے
خاتم ہیں، اور دوسری نوع خاتمیت باعتبار
ذات، جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ ہی کی
نبوت ہے جس پر تمام انبیاء کی نبوت ختم و
منتہی ہوئی اور جیسا کہ آپ خاتم النبیین ہیں
باعتبار زمانہ اسی طرح آپ خاتم النبیین ہیں
بالذات کیونکہ ہر وہ شے جو بالعرض ہو ختم ہوتی
ہے اس پر جو بالذات ہو اس سے آگے
سلسلہ نہیں چلتا اور جبکہ آپ کی نبوت بالذات

www.ahnafmedia.com

صلی اللہ علیہ وسلم بالذات ونبوۃ
سائر الانبیاء بالعرض لان نبوتھم
علیھم السلام بواسطۃ نبوتہ صلی اللہ
علیہ وسلم وھو الفرد الاکمل الاوحد
الابجل قطب دائرۃ النبوۃ والرسالۃ
وواسطۃ عقدھا فھو خاتم النبیین
ذاتاً وزماناً ولیس خاتمیتہ صلی اللہ
علیہ وسلم منحصرۃ فی الخاتمیۃ
الزمانیۃ فانہ لیس کبیرۃ فضل
ولا زیادۃ رفعۃ ان یکون زمانہ
صلی اللہ علیہ وسلم متاخرا من زمان
الانبیاء قبلہ بل السیادۃ الکاملۃ و
الرفعۃ البالغۃ والمجد الباھر و
الفخر الزاھر تبلغ غایتھا اذا کان
خاتمیتہ صلی اللہ علیہ وسلم ذاتاً و
زماناً واما اذا اقتصر علی الخاتمیۃ
الزمانیۃ فلا تبلغ سیادتہ ورفعتہ صلی
اللہ علیہ وسلم کمالھا ولا یحصل لہ
الفضل بکلیتہ وجامعیتہ وھذا
تدقیق منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ظھر لہ
فی مکاشفات فی اعظام شانہ و

ہے اور تمام انبیاء علیہم السلام کی نبوت بالعرض
اس لیے کہ سارے انبیاء کی نبوت آپ کی نبوت
کے واسطہ سے ہے اور آپ ہی فرد اکمل و یگانہ
اور دائرہ رسالت و نبوت کے مرکز اور عقد
نبوت کے واسطہ ہیں پس آپ خاتم النبیین
ہوئے ذاتاً بھی اور زماناً بھی اور آپ کی خاتمیت
صرف زمانہ کے اعتبار سے نہیں ہے اس لیے
کہ یہ کوئی بڑی فضیلت نہیں کہ آپ کا زمانہ انبیاء
سابقین کے زمانہ سے پیچھے ہے بلکہ کامل
سرداری اور غایت رفعت اور انتہا درجہ
کا شرف اسی وقت ثابت ہوگا جبکہ آپ کی
خاتمیت ذات اور زمانہ دونوں اعتبار سے
ہو ورنہ محض زمانہ کے اعتبار سے خاتم الانبیاء
ہونے سے آپ کی سیادت و رفعت نہ مرتبہ
کمال کو پہنچے گی اور نہ آپ کو جامعیت و فضل
کلی کا شرف حاصل ہوگا اور یہ دقیق مضمون جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالت و
رفعت شان و عظمت کے بیان میں مولانا
کا مکاشفہ ہے۔ ہمارے خیال میں علمائے
متقدمین اور اذکیاء متبحرین میں سے کسی کا
ذہن اس میدان کے نواح تک بھی نہیں گھوم

www.ahnafmedia.com

اجلال برهانه و تفضیله و تبجیله صلی اللہ علیہ وسلم کما حققه المحققون من ساداتنا العلماء کالشیخ الاکبر و التقی السبکی و قطب العالم الشیخ عبد القدوس الگنگوہی رحمہم اللہ تعالی لم یحم حول سرادقات ساحته فیما نظن و نری ذهن کثیر من العلماء المتقدمین و الاذکیاء المتبحرین و هو عند المبتدعین من اهل الهند کفر و ضلال و یوسوسون الی اتباعهم و اولیائهم انه انکار لخاتمیته صلی اللہ علیہ وسلم۔ فهیهات وهیهات و لعمری انه لاوفی الفری واعظم زور و بهتان بلا امتراء ماحملهم علی ذلک الا الحقد والشحناء والحسد والبغضاء لاهل اللہ تعالی وخواص عباده وکذلک جرت السنة الالهیة فی انبیائه واولیائه۔

ہاں ہندوستان کے بدعتیوں کے نزدیک کفر و ضلال بن گیا۔

یہ مبتدعین اپنے چیلوں اور تابعین کو یہ وسوسہ دلاتے ہیں کہ یہ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا انکار ہے۔ افسوس، صد افسوس! قسم ہے اپنی زندگی کی کہ ایسا کہنا پرلے درجہ کا افتراء ہے اور بڑا جھوٹ و بہتان ہے۔ جس کا باعث محض کینہ و عداوت و بغض ہے۔ اہل اللہ اور اس کے خاص بندوں کے ساتھ اور سنت اللہ اسی طرح جاری ہے انبیاء اور اولیاء میں۔

السوال السابع عشر

سترھواں سوال

هل تقولون ان النبی صلی اللہ علیہ

کیا تم اس کے قائل ہو کر جناب رسول اللہ

وسلم لا يفضل علينا الا كفضل الاخ الاكبر على الاخ الاصغر لا غير وهل كتب احد منكم هذا المضمون في كتاب.

صلی اللہ علیہ وسلم کو بس ہم پر ایسی فضیلت ہے جیسے بڑے بھائی کو چھوٹے بھائی پر ہوتی ہے اور کیا تم میں سے کسی نے کبھی کتاب میں یہ مضمون لکھا ہے۔

الجواب

جواب

ليس احد منا ولا من اسلافنا الكرام معتقدا بهذا البتة ولا نظن شخصا من ضعفاء الايمان ايضا يتفوه بمثل هذه الخرافات ومن يقل ان النبي عليه السلام ليس له فضل علينا الا كما يفضل الاخ الاكبر على الاصغر فنعتقد في حقه انه خارج عن دائرة الايمان وقد صرحت تصانيف جميع الاكابر من اسلافنا بخلاف ذلك وقد بينوا وصرحوا وحرروا وجوه فضائله واحساناته عليه السلام علينا معشر الامة بوجوه عديدة بحيث لا يمكن اثبات مثل بعض تلك الوجوه لشخص من الخلائق فضلا عن جملتها وان

ہم میں اور ہمارے بزرگوں میں سے کسی کا بھی یہ عقیدہ نہیں ہے اور ہمارے خیال میں کوئی ضعیف الایمان بھی ایسی خرافات زبان سے نہیں نکال سکتا اور جو اس کا قائل ہو کہ نبی کریم علیہ السلام کو ہم پر بس اتنی ہی فضیلت ہے جتنی بڑے بھائی کو چھوٹے بھائی پر ہوتی ہے تو اس کے متعلق ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ وہ دائرۂ ایمان سے خارج ہے اور ہمارے تمام گزشتہ اکابر کی تصنیفات میں اس عقیدہ واہیہ کا خلاف مصرح ہے اور وہ حضرات جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات اور وجوہ فضائل تمام امت پر بتصریح اس قدر بیان کر چکے اور لکھ چکے ہیں کہ سبۃ کیا ان میں سے کچھ بھی مخلوق میں سے کسی شخص کے لیے ثابت نہیں ہو سکتے۔ اگر کوئی شخص

www.ahnafmedia.com

افتریٰ احد بمثل هذه الخرافات الواهية علينا وعلى اسلافنا فلا اصل له راو ينبغي ان يلتفت اليه اصلا فان كونه عليه السلام افضل البشر قاطبة واشرف الخلق كافة وسيادته عليه السلام على المرسلين جميعا وامامته النبيين من الامور القطعية التي لا يمكن لادنى مسلم ان يتردد فيه اصلا ومع هذا ان نسب الينا احد من امثال هذه الخرافات فليبين محلها من تصانيفنا حتى نظهر على كل منصف فهيم جهالته وسوء فهمه مع الحاده وسوء تدينه بحوله تعالى وقوته القوية -

ایسے واہیات خرافات کا ہم پر یا ہمارے بزرگوں پر بہتان باندھے وہ بے اصل ہے اور اس کی طرف توجہ بھی مناسب نہیں اس لیے کہ حضرت کا افضل البشر اور تمامی مخلوقات سے اشرف اور جمیع پیغمبروں کا سردار اور سارے نبیوں کا امام ہونا ایسا قطعی امر ہے جس میں ادنیٰ مسلمان بھی تردد نہیں کر سکتا اور باوجود اس کے بھی اگر کوئی شخص ایسی خرافات ہماری جانب منسوب کرے تو اسے ہماری تصنیفات میں موقع و محل بتانا چاہیے تاکہ ہم ہر سمجھدار منصف پر اس کی جہالت و بدفہمی اور الحاد و بد دینی ظاہر کریں -

السوال الثامن عشر

اٹھارھواں سوال

هل تقولون ان علم النبي عليه السلام مقتصر على الاحكام الشرعية فقط ام اعطى علوما متعلقة بالذات والصفات والافعال للباري عز اسمه والاسرار الخفية والحكم الالهية و

کیا تم اس کے قائل ہو کہ نبی علیہ السلام کو صرف احکام شرعیہ کا علم ہے یا آپ کو حق تعالیٰ شانہٗ کی ذات و صفات و افعال اور مخفی اسرار و حکمتہائے الٰہیہ وغیرہ کے اس قدر علوم عطا ہوئے ہیں جن کے پاس تک مخلوق

غير ذلك مما لم يصل الى سرادقات علمه احد من الخلائق كائنا من كان۔

میں سے کوئی نہیں پہنچ سکتا۔

الجواب

نقول باللسان ونعتقد بالجنان ان سيدنا رسول الله صلى الله عليه وسلم اعلم الخلق قاطبة بالعلوم المتعلقة بالذات والصفات والتشريعات من الاحكام العملية والحكم النظرية و الحقائق الحقة و الاسرار الخفية وغيرها من العلوم مالم يصل الى سرادقات ساحته احد من الخلائق لا ملك مقرب ولا نبي مرسل ولقد اعطي علم الاولين والآخرين وكان فضل الله عليه عظيما ولكن لا يلزم من ذلك علم كل جزئي جزئي من الامور الحادثة في كل آن من آونة الزمان حتى يضر غيبوبة بعضها عن مشاهدته الشريفة ومعرفته المنيفة باعلميته عليه السلام وسعته في العلوم وفضله في المعارف على كافة الانام وان اطلع

جواب

ہم زبان سے قائل اور قلب سے معتقد اس امر کے ہیں کہ سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمامی مخلوقات سے زیادہ علوم عطا ہوئے ہیں جن کو ذات و صفات اور تشریعات یعنی احکام عملیہ و حکم نظریہ اور حقیقت ہائے حقہ اور اسرار مخفیہ وغیرہ سے تعلق ہے کہ مخلوق میں سے کوئی بھی ان کے پاس تک نہیں پہنچ سکتا۔ نہ مقرب فرشتہ اور نہ نبی رسول، اور بیشک آپ کو اولین و آخرین کا علم عطا ہوا اور آپ پر حق تعالیٰ کا فضل عظیم ہے۔ لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ آپ کو زمانہ کی ہر آن میں حادث ہونے والے واقعات میں سے ہر ہر جزئی کی اطلاع و علم ہو کہ اگر کوئی واقعہ آپ کے مشاہدۂ شریفہ سے غائب رہے تو آپ کے علم اور معارف میں ساری مخلوق سے افضل ہونے اور وسعت علمی میں نقص آجائے اگرچہ آپ کے علاوہ کوئی دوسرا شخص اس جزئی سے آگاہ ہو جیسا کہ سلیمان علیہ السلام پر وہ واقعہ

www.ahnafmedia.com

علیہا بعض من سواہ من الخلائق و العباد کما لم یضر باعلمیۃ سلیمان علیہ السلام غیبوبۃ ما اطلع علیہ الھد ھد من عجائب الحوادث حیث یقول فی القرآن قال اِنِّیْ اَحَطْتُ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ وَجِئْتُكَ مِنْ سَبَاٍ بِنَبَاٍ یَّقِیْنٍ

عجیبہ مخفی رہا کہ جس سے ہدہد کو آگاہی ہوئی اس سے سلیمان علیہ السلام کے اعلم ہونے میں نقصان نہیں آیا چنانچہ ہدہد کہتی ہے کہ میں نے ایسی خبر پائی جس کی آپ کو اطلاع نہیں اور شہر سبا میں سے میں ایک سچی خبر لے کر آئی ہوں۔

السوال التاسع عشر

انیسواں سوال

اترون ان ابلیس اللعین اعلم من سید الکائنات علیہ السلام و اوسع علما منہ مطلقا وھل کتبتم ذلک فی تصنیف ما تحکمون علیٰ من اعتقد ذلک۔

کیا تمہاری یہ رائے ہے کہ ملعون شیطان کا علم سید الکائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم سے زیادہ اور مطلقاً وسیع تر ہے اور کیا یہ مضمون تم نے اپنی کسی تصنیف میں لکھا ہے اور جس کا یہ عقیدہ ہو، اس کا حکم کیا ہے؟

الجواب

جواب

قد سبق منا تحریر ھذہ المسئلۃ ان النبی علیہ السلام اعلم الخلق علی الاطلاق بالعلوم والحکم والاسرار وغیرھا من ملکوت الآفاق ونتیقن ان من قال ان فلانا اعلم من النبی علیہ السلام

اس مسئلہ کو ہم پہلے لکھ چکے ہیں کہ نبی کریم علیہ السلام کا علم حِکَم و اسرار وغیرہ کے متعلق مطلقاً تمامی مخلوقات سے زیادہ ہے اور ہمارا یقین ہے کہ جو شخص یہ کہے کہ فلاں شخص نبی کریم علیہ السلام سے اعلم ہے وہ کافر ہے اور ہمارے حضرات

www.ahnafmedia.com

فقد كفر وقد افتى مشائخنا بتكفير من قال ان ابليس اللعين اعلم من النبي عليه السلام فكيف يمكن ان توجد هذه المسئلة في تاليف ما من كتبنا غير انه غيبوبة بعض الحوادث الجزئية الحقيرة عن النبي عليه السلام لعدم التفاته اليه لا تورث نقصا ما في اعلميته عليه السلام بعدما ثبت انه اعلم الخلق بالعلوم الشريفة اللائقة بمنصبه الاعلى كما لا يورث الاطلاع على اكثر تلك الحوادث الحقيرة لشدة التفات ابليس اليها شرفا وكمالا علميا فيه فانه ليس عليها مدار الفضل والكمال ومن ههنا لا يصح ان يقال ان ابليس اعلم من سيدنا رسول الله صلى الله عليه وسلم كما لا يصح ان يقال لصبي علم بعض الجزئيات انه اعلم من عالم متبحر محقق في العلوم والفنون الذي غابت عنه تلك الجزئيات ولقد تلونا عليك قصة الهدهد مع سليمان على نبينا وعليه السلام وقوله اِنّي اَحَطْتُ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ ودواوين الحديث و

اس شخص کے کافر ہونے کا فتویٰ دے چکے ہیں جو یوں کہے کہ شیطان ملعون کا علم نبی علیہ السلام سے زیادہ ہے پھر بھلا ہماری کسی تصنیف میں یہ مسئلہ کہاں پایا جا سکتا ہے۔ ہاں کسی جزئی حادثہ حقیر کا حضرت کو اس لیے معلوم نہ ہونا کہ آپ نے اس کی جانب توجہ نہیں فرمائی آپ کے اعلم ہونے میں کسی قسم کا نقصان نہیں پیدا کر سکتا جبکہ ثابت ہو چکا کہ آپ ان شریف علوم میں جو آپ کے منصب اعلیٰ کے مناسب ہیں ساری مخلوق سے بڑھے ہوئے ہیں جیسا کہ شیطان کو بہتیرے حقیر حادثوں کی شدت التفات کے سبب اطلاع مل جانے سے اس مردود میں کوئی شرافت اور علمی کمال حاصل نہیں ہو سکتا کیونکہ ان پر فضل و کمال کا مدار نہیں ہے اس سے معلوم ہوا کہ یوں کہنا کہ شیطان کا علم سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے ہرگز صحیح نہیں جیسا کہ کسی ایسے بچہ کو جسے کسی جزئی کی اطلاع ہو گئی ہے یوں کہنا صحیح نہیں کہ فلاں بچہ کا علم اس متبحر محقق مولوی سے زیادہ ہے جس کو جملہ علوم و فنون معلوم ہیں مگر یہ جزئی معلوم نہیں اور ہم ہدہد کا سیدنا سلیمان علیہ السلام کے ساتھ پیش آنے والا قصہ بتا چکے ہیں اور یہ آیت پڑھ چکے ہیں

www.ahnafmedia.com

دفاتر التفاسير مشحونة بنظائرها المتكاثرة
المشتهرة بين الانام وقد اتفق الحكماء
على ان افلاطون وجالينوس وامثالهما
من اعلم الاطباء بكيفيات الادوية و
احوالها مع علمهم ان ديدان النجاسة
اعرف باحوال النجاسة وذوقها وكيفياتها
فلم تضر عدم معرفة افلاطون وجالينوس
هذه الاحوال الردية في اعلميتهما ولم
يرض احد من العقلاء والحمقى بان يقول
ان الديدان اعلم من افلاطون مع انها
اوسع علما من افلاطون باحوال النجاسة
ومبتدعة ديارنا يثبتون للذات الشريفة
النبوية عليها الف الف تحية وسلام
جميع علوم الاسافل الاراذل والافاضل
الاكابر قائلين انه عليه السلام لما كان
افضل الخلق كافة فلابد ان يحتوي على
علومهم جميعها كل جزئي جزئي وكلي كلي فحين
انكرنا اثبات هذا الامر بهذا القياس
الفاسد بغير نص من النصوص المعتبرة
جهارا ونرى ان كل مومن افضل واشرف
من ابليس فيلزم على هذا القياس ان يكون

کہ مجھے وہ اطلاع ہے جو آپ کو نہیں اور کتب
حدیث و تفسیر اس قسم کی مثالوں سے لبریز ہیں نیز
حکماء کا اس پر اتفاق ہے کہ افلاطون وجالینوس
وغیرہ بڑے طبیب ہیں، جن کو دواؤں کی کیفیت و
حالات کا بہت زیادہ علم ہے۔ حالانکہ یہ بھی معلوم
ہے کہ نجاست کے کیڑے نجاست کی حالتوں اور
اور مزے اور کیفیتوں سے زیادہ واقف ہیں تو
افلاطون وجالینوس کا ان ردی حالت سے ناواقف
ہونا ان کے اعلم ہونے کو مضر نہیں اور کوئی عقلمند
بلکہ احمق بھی یہ کہنے پر راضی نہ ہوگا کہ کیڑوں کا علم
افلاطون سے زیادہ ہے حالانکہ ان کا نجاست کے
احوال سے افلاطون کی بہ نسبت زیادہ واقف ہونا
یقینی امر ہے اور ہمارے ملک کے مبتدعین سرور
کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تمام شریف و ادنیٰ
و اعلیٰ و اسفل علوم ثابت کرتے ہیں اور یوں کہتے ہیں
کہ جب آنحضرت ساری مخلوق سے افضل ہیں تو
ضرور سب ہی کے علوم جزئی ہوں یا کلی آپ کو
معلوم ہوں گے اور ہم نے بغیر کسی معتبر نص کے
محض اس فاسد قیاس کی بنا پر اس علم کلی و جزئی
کے ثبوت کا انکار کیا۔ ذرا غور تو فرمائیے کہ ہر مسلمان
کو شیطان پر فضیلت و شرف حاصل ہے پس اس قیاس

www.ahnafmedia.com

كل شخص من احاد الامة حاويا على علوم
ابليس ويلزم على ذلك ان يكون سليمان
على نبينا وعليه السلام عالما بما علمه
الهدهد وان يكون افلاطون وجالينوس
عارفين بجميع معارف الديدان واللوازم
باطلة بأسرها كما هو المشاهد وهذا
خلاصة ما قلناه في البراهين القاطعة
لعروق الاغبياء المارقين القاطعة لاعناق
الدجاجلة المفترين فلم يكن بحثنا فيه الا
عن بعض الجزئيات المستحدثة ومن اجل
ذلك اتينا فيه بلفظ الاشارة حتى تدل
ان المقصود بالنفي والاثبات هنالك
تلك الجزئيات لاغير لكن المفسدين
يحرفون الكلام ولا يخافون محاسبة
الملك العلام وانا جازمون ان من قال
ان فلانا اعلم من النبي عليه السلام فهو
كافر كما صرح به غير واحد من علمائنا
الكرام ومن افترى علينا بغير ما ذكرنا فعليه
بالبرهان خائفا عن مناقشة الملك
الديان والله على ما نقول وكيل ۔

کی بنا پر لازم آئے گا کہ ہر امتی بھی شیطان کے
ہتھکنڈوں سے آگاہ ہو، اور لازم آئے گا کہ حضرت
سلیمان علیہ السلام کو خبر ہو۔ اس واقعہ کی جسے ہُد ہُد
نے جانا اور افلاطون و جالینوس واقف ہوں
کیڑوں کی تمام واقفیتوں سے اور سارے لازم
باطل ہیں چنانچہ مشاہدہ ہو رہا ہے۔ یہ ہمارے
قول کا خلاصہ ہے جو براہین قاطعہ میں بیان کیا
ہے جس نے کند ذہن بد دینوں کی رگیں کاٹ
دیں اور دجال و مفتری گروہ کی گردنیں توڑ دیں
سو اس میں ہماری بحث صرف بعض حادثات جزئی
میں تھی اور اسی لیے اشارہ کا لفظ ہم نے لکھا تھا
تا کہ دلالت کرے کہ نفی و اثبات سے مقصود صرف
یہی جزئیات ہیں لیکن مفسدین کلام میں تحریف کیا
کرتے ہیں اور شاہنشاہی محاسبہ سے ڈرتے نہیں اور
ہمارا پختہ عقیدہ ہے کہ جو شخص اس کا قائل ہو کہ فلاں
کا علم نبی علیہ السلام سے زیادہ ہے وہ کافر ہے۔
چنانچہ اس کی تصریح ایک نہیں ہمارے بہتیرے
علماء کر چکے ہیں اور جو شخص ہمارے بیان کے
خلاف ہم پر بہتان باندھے اس کو لازم ہے کہ
شاہنشاہ روز جزا سے خائف بن کر دلیل بیان
کرے اور اللہ ہمارے قول پر وکیل ہے

www.ahnafmedia.com

السؤال العشرون

اتعتقدون ان علم النبی صلی اللہ علیہ وسلم یساوی علم زید وبکر وبہائم ام تتبرؤن عن امثال ھذا وھل کتب الشیخ اشرف علی التھانوی فی رسالتہ حفظ الایمان ھذا المضمون ام لا وبم تحکمون علی من اعتقد ذٰلک۔

بیسواں سوال

کیا تمہارا یہ عقیدہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا علم زید وبکر اور چوپاؤں کے علم کے برابر ہے یا اس قسم کے خرافات سے تم بری ہو اور مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنے رسالہ حفظ الایمان میں یہ مضمون لکھا ہے یا نہیں۔ اور جو یہ عقیدہ رکھے اس کا حکم کیا ہے؟

الجواب

اقول وھذا ایضا من افتراءات المبتدعین واکاذیبھم قد حرفوا معنی الکلام واظہروا بحقد ھم خلاف مراد الشیخ مد ظلہ فقاتلھم اللہ انی یوفکون قال الشیخ العلامۃ التھانوی فی رسالتہ المسماۃ بحفظ الایمان وھی رسالۃ صغیرۃ اجاب فیھا عن ثلاثۃ سئل عنھا. الاولی منھا فی السجدۃ التعظیمیۃ للقبور والثانیۃ فی الطواف بالقبور والثالثۃ فی اطلاق لفظ عالم الغیب علی سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال الشیخ ما حاصلہ

جواب

میں کہتا ہوں کہ یہ بھی بدعتیوں کا ایک افترا اور جھوٹ ہے کہ کلام کے معنی بدلے اور مولانا کی مراد کے خلاف ظاہر کیا۔ خدا انھیں ہلاک کرے کہاں جاتے ہیں۔ علامہ تھانوی نے اپنے چھوٹے سے رسالہ حفظ الایمان میں تین سوالات کا جواب دیا ہے جو ان سے پوچھے گئے تھے۔ پہلا مسئلہ قبور کو تعظیمی سجدہ کی بابت ہے اور دوسرا قبور کے طواف میں اور تیسرا یہ کہ لفظ عالم الغیب کا اطلاق سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جائز ہے یا نہیں؟

مولانا نے جو کچھ لکھا ہے اس کا حاصل یہ ہے

www.ahnafmedia.com

انه لایجوز هذا الاطلاق وان کان بتاویل لکونه موهما بالشرك کما منع من اطلاق قولهم راعنا فی القرآن ومن قولهم عبدی وامتی فی الحدیث اخرجه مسلم فی صحیحه فان الغیب المطلق فی الاطلاقات الشرعیة ما لم یقم علیه دلیل ولا الی درکه وسیلة وسبیل فعلی هذا قال الله تعالیٰ قل لا یعلم من فی السموت والارض الغیب الا الله ولو کنت اعلم الغیب وغیر ذلك من الآیات ولو جوز ذلك بتاویل یلزم ان یجوز اطلاق الخالق والرازق والمالك والمعبود وغیرها من صفات الله تعالیٰ المختصة بذاته تعالیٰ وتقدس علی المخلوق بذلك التاویل وایضا یلزم علیه ان یصح نفی اطلاق لفظ عالم الغیب عن الله تعالیٰ بالتاویل الآخر فانه تعالیٰ لیس عالم الغیب بالواسطة والعرض فهل یاذن فی نفیه عاقل متدین حاشا وکلا ثم لو صح هذا الاطلاق علی ذاته المقدسة صلی الله علیه وسلم علی قول السائل فنستفسر منه ماذا اراد بهذا الغیب

کہ جائز نہیں گو تاویل ہی سے کیوں نہ ہو کیونکہ شرک کا وہم ہوتا ہے۔ چنانچہ قرآن میں صحابہ کو راعنا کہنے کی ممانعت اور مسلم کی حدیث میں غلام یا باندی کو عبدی اور امتی کہنے کی ممانعت ہے بات یہ ہے کہ اطلاقات شرعیہ میں وہی غیب مراد ہوتا ہے جس پر کوئی دلیل نہ ہو اور اس کے حصول کا کوئی وسیلہ و سبیل نہ ہو۔ اسی بنا پر حق تعالیٰ نے فرمایا ہے، کہ وہ نہیں جانتے وہ جو آسمانوں اور زمین میں ہیں غیب کو مگر اللہ نیز ارشاد ہے، اگر میں غیب جانتا تو بہتیری نیکی جمع کر لیتا، اور اگر کسی تاویل سے اطلاق کو جائز سمجھا جاوے تو لازم آتا ہے کہ خالق رازق معبود مالک وغیرہ ان صفات کا جو ذات باری کے ساتھ خاص ہیں اسی تاویل سے مخلوق پر اطلاق صحیح ہو جاوے نیز لازم آتا ہے کہ دوسری تاویل سے لفظ عالم الغیب کی نفی حق تعالیٰ سے ہو سکے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ بالواسطہ اور بالعرض عالم الغیب نہیں ہے پس کیا اس نفی اطلاق کی کوئی دیندار اجازت دے سکتا ہے؟ حاشا وکلا، پھر یہ کہ حضرت کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا اطلاق اگر بقول سائل صحیح ہو تو ہم اسی سے دریافت کرتے ہیں

www.ahnafmedia.com

هل اراد كل واحد من افراد الغيب او
بعضه اى بعض كان فان اراد بعض الغيوب
فلا اختصاص له بحضرة الرسالة صلى الله
عليه وسلم فان علم بعض الغيوب وان
كان قليلا حاصل لزيد وعمرو بل لكل
صبي ومجنون بل لجميع الحيوانات و
البهائم لان كل واحد منهم يعلم شيئا لا
يعلم الآخر ويخفى عليه فلو جوز السائل
اطلاق عالم الغيب على احد لعلمه بعض
الغيوب يلزم عليه ان يجوز اطلاقه على
سائر المذكورات ولو التزم ذلك لم
يبق من كمالات النبوة لانه يشرك فيه
سائرهم ولو لم يلتزم طولب بالفارق و
لن يجد اليه سبيلا انتهى كلام الشيخ
التهانوي فانظروا يرحمكم الله في كلام
الشيخ لن تجدوا مما كذب المبتدعون من
اثرا فضلا ان يدعى احد من المسلمين
المساواة بين علم رسول الله صلى الله عليه
وسلم وعلم زيد وبكر وبهائم بل الشيخ
يحكم بطريق الالزام على من يدعى جواز
اطلاق علم الغيب على رسول الله صلى

کہ اس غیب سے مراد کیا ہے یعنی غیب کا ہر
فرد یا بعض غیب کوئی کیوں نہ ہو پس اگر بعض
غیب مراد ہے تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم
کی تخصیص نہ رہی کیوں کہ بعض غیب کا علم اگرچہ
تھوڑا سا ہو، زید و عمر بلکہ ہر بچہ اور دیوانہ بلکہ
جملہ حیوانات اور چوپاؤں کو بھی حاصل ہے کیونکہ
ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہے کہ
دوسرے کو نہیں ہے تو اگر سائل کسی پر لفظ عالم
الغیب کا اطلاق بعض غیب کے جاننے کی وجہ سے
جائز رکھتا ہے تو لازم آتا ہے کہ اس اطلاق کو مذکورہ
بالا تمام حیوانات پر جائز سمجھا اور اگر سائل نے اس کو
مان لیا تو یہ اطلاق کمالات نبوت میں سے نہ رہا
کیوں کہ سب شریک ہو گئے اور اگر اس کو نہ مانے
تو وجہ فرق پوچھی جائے گی اور وہ ہرگز بیان نہ ہو
سکے گی۔ مولانا تھانوی کا کلام ختم ہوا، خدا تم پر
رحم فرمائے۔ ذرا مولانا کا کلام ملاحظہ فرماؤ بدعتیوں
کے جھوٹ کا کہیں پتہ بھی نہ پاؤ گے، حاشا کہ کوئی
مسلمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم اور زید و بکر
و بہائم کے علم کو برابر کہے بلکہ مولانا تو بطریق الزام
یوں فرماتے ہیں کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پر بعض غیب جاننے کی وجہ سے عالم الغیب کے

www.ahnafmedia.com

الله علیه وسلم لعلمه بعض الغیوب انه یلزم علیه ان یجوز اطلاقه علی جمیع الناس والبهائم فاین هذا من مساواة العلم التی یفترونها علیه فلعنة الله علی الکاذبین۔ ونتیقن بان معتقد مساواة علم النبی علیه السلام مع زید وبکر وبهائم ومجانین کافر قطعًا وحاشا الشیخ دام مجده ان یتفوه بهٰذا وانه لمن عجب العجائب۔

اطلاق کو جائز سمجھتا ہے اس پر لازم آتا ہے کہ جمیع انسان و بہائم پر بھی اس اطلاق کو جائز سمجھے پس کہاں یہ اور کہاں وہ علمی مساوات جس کا بدعتین نے مولانا پر افترا باندھا جھوٹوں پر خدا کی پھٹکار، ہمارے نزدیک تیقن ہے کہ جو شخص نبی علیہ السلام کے علم کو زید و بکر و بہائم و مجانین کے علم کے برابر سمجھے یا کہے وہ قطعًا کافر ہے اور حاشا کہ مولانا دام مجدہٗ ایسی واہیات منہ سے نکالیں یہ تو بڑی ہی عجیب بات ہے۔

السوال الواحد والعشرون

اکیسواں سوال

اتقولون ان ذکر ولادته صلی الله علیه وسلم مستقبح شرعًا من البدعات السیئة المحرمة ام غیر ذٰلك۔

کیا تم اس کے قائل ہو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکرِ ولادت شرعًا قبیح سیئہ حرام ہے یا اور کچھ؟

الجواب

جواب

حاشا ان یقول احد من المسلمین فضلا ان نقول نحن ان ذکر ولادته الشریفة علیه الصلوٰة والسلام بل و ذکر غبار نعاله وبول حمارة صلی الله

حاشا کہ ہم تو کیا کوئی بھی مسلمان ایسا نہیں ہے کہ آنحضرت کی ولادت شریفہ کا ذکر بلکہ آپ کی جوتیوں کے غبار اور آپ کی سواری کے گدھے کے پیشاب کا تذکرہ بھی قبیح و بدعت سیئہ یا حرام

عليه وسلم مستقبح من البدعات السيئة
المحرمة فالاحوال التي لها ادنى تعلق
برسول الله صلى الله عليه وسلم ذكرها
من احب المندوبات واعلى المستحبات
عندنا سواء كان ذكر ولادته الشريفة او
ذكر بوله وبرازه وقيامه وقعوده ونومه
ونبهته كما هو مصرح في رسالتنا المسماة
بالبراهين القاطعة في مواضع شتى منها
وفي فتاوى مشائخنا رحمهم الله تعالى
كما في فتوى مولانا احمد على المحدث
السهارنفوري تلميذ الشاه محمد اسحق
الدهلوي ثم المهاجر المكي ننقله مترجما
لتكون نموذجا عن الجميع سئل هو رحمه
الله تعالى عن مجلس الميلاد باي طريق
يجوز وباي طريق لا يجوز فاجاب بان
ذكر الولادة الشريفة لسيدنا رسول الله
صلى الله عليه وسلم بروايات صحيحة في
اوقات خالية عن وظائف العبادات
الواجبات وبكيفيات لم تكن مخالفة عن
طريقة الصحابة واهل القرون الثلاثة
المشهود لها بالخير وبالاعتقادات التي

کہے وہ جملہ حالات جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے ذرا سا بھی علاقہ ہے ان کا ذکر ہمارے
نزدیک نہایت پسندیدہ اور اعلیٰ درجہ کا مستحب
ہے خواہ ذکر ولادت شریفہ ہو یا آپ کے بول براز
نشست و برخاست اور بیداری و خواب کا
تذکرہ ہو جیسا کہ ہمارے رسالہ براہین قاطعہ
میں متعدد جگہ بصراحت مذکور اور ہمارے مشائخ
کے فتویٰ میں مسطور ہے چنانچہ شاہ محمد اسحٰق
صاحبؒ دہلوی مہاجر مکی کے شاگرد مولانا احمد علی
محدث سہارنپوریؒ کا فتویٰ عربی میں ترجمہ کر
کے ہم نقل کرتے ہیں تاکہ سب کی تحریرات کا نمونہ
بن جائے۔ مولانا سے کسی نے سوال کیا تھا کہ
مجلس میلاد شریف کس طریقہ سے جائز ہے اور
کس طریقے سے ناجائز۔ تو مولانا نے اس کا یہ
جواب لکھا کہ سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت
شریف کا ذکر صحیح روایات سے ان اوقات میں
جو عبادات واجبہ سے خالی ہوں۔ ان کیفیات
سے جو صحابۂ کرام اور ان اہل قرون ثلثہ کے
طریقے کے خلاف نہ ہوں جن کے خیر ہونے کی
شہادت حضرتؐ نے دی ہے ان عقیدوں
سے جو شرک و بدعت کے موہم نہ ہوں ان آداب

www.ahnafmedia.com

موهمة بالشرك والبدعة وبالآداب
التي لم تكن مخالفة عن سيرة الصحابة
التي هي مصداق قوله عليه السلام ما انا
عليه واصحابي وفي مجالس خالية عن
المنكرات الشرعية موجب للخير والبركة
بشرط ان يكون مقرونا بصدق النية
والاخلاص واعتقاد كونه داخلا في جملة
الاذكار الحسنة المندوبة غير مقيد بوقت
من الاوقات فاذا كان كذلك لا نعلم
احدا من المسلمين ان يحكم عليه بكونه
غير مشروع او بدعة الى آخر الفتوى فعلم
من هذا انا لا ننكر ذكر ولادته الشريفة
بل ننكر على الامور المنكرة التي انضمت
معها كما شاهدتموها في المجالس المولودية
التي في الهند من ذكر الروايات الواهيات
الموضوعة واختلاط الرجال والنساء و
الاسراف في ايقاد الشموع والتزيينات و
اعتقاد كونه واجبا بالطعن والسب و
التكفير على من لم يحضر معهم مجلسهم و
غيرها من المنكرات الشرعية التي لا يكاد
يوجد خاليا منها فلو خلا من المنكرات

کے ساتھ جو صحابہ کی اس سیرت کے مخالف نہ
ہوں، جو حضرت کے ارشاد ما انا علیہ واصحابی
کی مصداق ہے ان مجالس میں جو منکرات شرعیہ
سے خالی ہوں سبب خیر و برکت ہے بشرطیکہ
صدقِ نیت اور اخلاص اور اس عقیدہ سے
کیا جاوے کہ یہ بھی منجملہ دیگر اذکارِ حسنہ کے ذکر
حسن ہے کسی وقت کے ساتھ مخصوص نہیں پس
جب ایسا ہوگا تو ہمارے علم میں کوئی مسلمان بھی
اس کے ناجائز یا بدعت ہونے کا حکم نہ دیگا الخ
اس سے معلوم ہو گیا کہ ہم ولادتِ شریفہ کے
منکر نہیں بلکہ ان ناجائز امور کے منکر ہیں جو اس
کے ساتھ مل گئے ہیں جیسا کہ ہندوستان کے
مولود کی مجلسوں میں آپ نے خود دیکھا ہے کہ
واہیات موضوع روایات بیان ہوتی ہیں
مردوں عورتوں کا اختلاط ہوتا ہے۔ چراغوں کے
روشن کرنے اور دوسری آرائشوں میں فضول خرچی
ہوتی ہے اور اس مجلس کو واجب سمجھ کر جو شامل نہ
ہوں ان پر طعن و تکفیر ہوتی ہے اس کے علاوہ
اور منکراتِ شرعیہ ہیں جن سے شاید ہی کوئی مجلس
میلاد خالی ہو پس اگر مجلس مولود منکرات سے خالی
ہو تو حاشا کہ ہم یوں کہیں کہ ذکرِ ولادتِ شریفہ

www.ahnafmedia.com

حاشا ان نقول ان ذکر الولادة الشریفة منکر و بدعة وکیف یظن بمسلم ھذا القول الشنیع فھذا القول علینا ایضا من افتراءات الملاحدة الدجالین الکذابین خذلھم اللہ تعالیٰ ولعنھم براً وبحراً سھلاً وجبلاً

ناجائز اور بدعت ہے اور ایسے قول شنیع کا کسی مسلمان کی طرف کیوں کر گمان ہو سکتا ہے پس ہم پر یہ بہتان جھوٹے ملحد دجالوں کا افترا ہے۔ خدا ان کو رسوا کرے اور لعن کرے خشکی و تری، نرم و سخت زمین میں۔

السوال الثانی والعشرون

بائیسواں سوال

ھل ذکرتم فی رسالۃ ما ان ذکر ولادتہ صلی اللہ علیہ وسلم کجنم اشٹمی کنھیا ام لا؟

کیا تم نے کسی رسالہ میں یہ ذکر کیا ہے کہ حضرت کی ولادت کا ذکر کنھیا کے جنم اشٹمی کی طرح ہے یا نہیں؟

الجواب

جواب

ھذا ایضا من افتراءات الدجالۃ المبتدعین علینا وعلی اکابرنا وقد بینا سابقاً ان ذکرہ علیہ السلام من احسن المندوبات وافضل المستحبات فکیف یظن بمسلم ان یقول معاذ اللہ ان ذکر الولادة الشریفة مشابہ بفعل الکفار وانما اخترعوا ھذہ الفریة عن

یہ بھی مبتدعین دجالوں کا بہتان ہے جو ہم پر اور ہمارے بڑوں پر باندھا ہے۔ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ حضرت کا ذکر ولادت مستحب اور افضل ترین مستحب ہے پھر کسی مسلمان کی طرف کیونکر گمان ہو سکتا ہے کہ معاذ اللہ یوں کہے کہ ذکر ولادت شریفہ فعل کفار کے مشابہ ہے بس اس بہتان کی بندش مولانا گنگوہی قدس سرہ کی اس عبارت سے

عبارة مولانا الگنگوهی قدس الله سره
العزیز التی نقلناها فی البراهین علی صحیفة
۱۴۱ ، وحاشا الشیخ ان یتکلم ومراده
بعید بمراحل عما نسبوا الیه کما سیظهر
عن ما نذکره وهی تنادی باعلی ندائه ان
من نسب الیه ما ذکروه کذاب مفتر و
حاصل ما ذکره الشیخ رحمه الله تعالیٰ
فی مبحث القیام عند ذکر الولادة الشریفة
ان من اعتقد قدوم روحه الشریفة من
عالم الارواح الی عالم الشهادة وتیقن
بنفس الولادة المنیفة فی المجلس المولودیة
فعامل ما کان واجبا فی الساعة الولادة
الماضیة الحقیقیة فهو مخطئ متشبه
بالمجوس فی اعتقادهم تولد معبودهم
المعروف (بکنهیا) کل سنة ومعاملتهم
فی ذلک الیوم ما عومل به وقت ولادة
الحقیقیة او متشبه بروافض الهند فی
معاملتهم بسیدنا الحسین واتباعه من شهداء
کربلا رضی الله عنهم اجمعین حیث یاتون
بحکایة جمیع ما فعل معهم فی کربلاء یوم
عاشورة قولا وفعلا فیبنون النعش و

کی گئی ہے جس کو ہم نے براہین کے صفحہ ۱۴۱
پر نقل کیا ہے اور حاشا کہ مولانا ایسی واہیات
بات فرماویں. آپ کی مراد اس سے کوسوں
دور ہے جو آپ کی طرف منسوب ہوا چنانچہ
ہمارے بیان سے عنقریب معلوم ہو جائے گا
اور حقیقت حال پکار اٹھے گی کہ جس نے اس
مضمون کو آپ کی طرف نسبت کیا وہ جھوٹا مفتری
ہے۔ مولانا نے ذکر ولادت شریفہ کے وقت
قیام کی بحث میں جو کچھ بیان کیا ہے، اس کا
حاصل یہ ہے کہ جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ حضرت
کی روح پر فتوح عالم ارواح سے عالم دنیا کی طرف
آتی ہے اور مجلس مولود میں نفس ولادت کے
وقوع کا یقین رکھ کر وہ برتاؤ کرے جو واقعی ولادت
کی گزشتہ ساعت میں کرنا ضروری تھا، تو یہ
شخص غلطی پر یا تو مجوس کی مشابہت کرتا ہے
اس عقیدہ میں کہ وہ بھی اپنے معبود یعنی کنھیا کی
ہر سال ولادت مانتے اور اس دن وہی برتاؤ
کرتے ہیں جو کنھیا کی حقیقت ولادت کے
وقت کیا جاتا اور یا روافض اہل ہند کی مشابہت
کرتا ہے۔ امام حسین رضی اور ان کے تابعین شہداء
کربلا رضی اللہ عنہم کے ساتھ برتاؤ میں کیونکہ روافض

www.ahnafmedia.com

الكفن والقبور ويدفنون فيها ويظهرون
اعلام الحرب والقتال ويصبغون الثياب
بالدماء وينوحون عليها وامثال ذلك من
الخرافات كما لا يخفى على من شاهد
احوالهم فى هذه الديار ونص عبارته
المعربة هكذا واما توجيه (اى القيام)
بقدوم روحه الشريفة صلى الله عليه وسلم
من عالم الارواح الى عالم الشهادة
فيقومون تعظيما له فهذا ايضا من حماقتهم
لان هذا الوجه يقتضى القيام عند
تحقق نفس الولادة الشريفة ومتى
تكرر الولادة فى هذه الايام فهذه
الاعادة للولادة الشريفة مماثلة بفعل
مجوس الهند حيث ياتون بعين حكاية
ولادة معبودهم (كنهيا) او مماثلة
للروافض الذين ينقلون شهادة اهل
البيت رضى الله عنهم كل سنة (اى فعلا
وعملا) فمعاذ الله ما فعلهم هذا حكاية
للولادة المنيفة الحقيقية وهذه الحركة
بلا شك وشبهة حرية باللوم والحرية
والفسق بل فعلهم هذا يزيد على

بھی سارے دن ان باتوں کی نقل بناتے ہیں جو تابوت
و نقلِ عاشورا کے دن میدان کربلا میں امام حسینؓ
کے ساتھ کیا گیا چنانچہ نعش بناتے کفناتے اور
قبر کھود کر دفناتے ہیں جنگ و قتال کے جھنڈے
چڑھاتے، کپڑوں کو خون میں رنگتے اور ان پر
نوحے کرتے ہیں اسی طرح دیگر خرافات ہوتی ہیں
جیسا کہ ہر وہ شخص آگاہ ہے جس نے ہمارے ملک
میں ان کی حالت دیکھی ہے مولانا کی اردو عبارت
کی اصل عربی یہ ہے :- قیام کی یہ وجہ بیان
کرنا کہ روح شریف عالم ارواح سے عالم شہادت
کی جانب تشریف لاتی ہے۔ پس حاضرین مجلس اس
کی تعظیم کو کھڑے ہو جاتے ہیں پس یہ بھی بیوقوفی
ہے کیونکہ یہ وجہ نفس ولادت شریفہ کے وقت
کھڑے ہو جانے کو چاہتی ہے اور ظاہر ہے کہ
ولادت شریفہ بار بار ہوتی نہیں پس ولادت شریفہ
کا اعادہ یا ہندؤں کے فعل کے مثل ہے کہ وہ
اپنے معبود کنھیا کی اصل ولادت کی ہو بہو نقل اتارتے
ہیں یا رافضیوں کے مشابہ ہے کہ ہر سال شہادت
اہل بیت کی قولاً و فعلاً تصویر کھینچتے ہیں پس
معاذ اللہ بدعتیوں کا یہ فعل واقعی ولادت شریفہ کی
نقل بن گیا اور یہ حرکت بے شک و شبہ ملامت کے قابل

فعل اولٰئك فانهم يفعلونه فى كل
عام مرة واحدة وهؤلاء يفعلون
هذه المزخرفات الفرضية متى شاؤا
وليس لهذا نظير فى الشرع بان
يفرض امر ويعامل معه معاملة الحقيقة
بل هو محرم شرعًا أه فانظروا يا اولى
الالباب ان حضرة الشيخ قدس الله
سره العزيز انما انكر على جهلاء الهند
المعتقدين منهم هذه العقيدة
الكاسدة الذين يقومون لمثل هذه
الخيالات الفاسدة فليس فيه تشبيه
لمجلس ذكر الولادة الشريفة بفعل
المجوس والروافض حاشا اكابرنا
ان يتفوهوا بمثل ذٰلك ولٰكن
الظلمين على اهل الحق يفترون و
بايات الله يجحدون ۔

اور حرمت وفسق ہے بلکہ ان کا یہ فعل ان کے فعل
سے بھی بڑھ گیا کہ وہ تو سال بھر میں ایک ہی بار نقل
اتارتے ہیں اور یہ لوگ اس فرضی مزخرفات کو جب
چاہتے ہیں کر گزرتے ہیں اور شریعت میں اس کی
کوئی نظیر موجود نہیں کہ کسی امر کو فرض کرکے اس کے
ساتھ حقیقت کا سا برتاؤ کیا جائے بلکہ ایسا فعل
شرعًا حرام ہے الخ ـــــ پس اے صاحبانِ عقل
غور فرمائیے شیخ قدس سرہ نے تو ہندی جاہلوں
کے اس جھوٹے عقیدہ پر انکار فرمایا ہے کہ جو
ایسے واہیات فاسد خیالات کی بنا پر قیام کرتے
ہیں پس میں کہیں بھی مجلس ذکر ولادت شریفہ کو ہنود
یا رافضیوں کے فعل سے تشبیہ نہیں دی گئی۔
حاشا کہ ہمارے بزرگ ایسی بات کہیں،
ولیکن ظالم لوگ اہلِ حق پر افتراء کرتے ہیں،
اور اللہ کی نشانیوں کا انکار کرتے ہیں۔

السؤال الثالث والعشرون

تیئیسواں سوال

هل قال الشيخ الاجل علامة الزمان
المولوي رشيد احمد الكنكوهي بفعلية

کیا علامہ زماں مولوی رشید احمد گنگوہی نے
کہا ہے کہ حق تعالیٰ نعوذ باللہ جھوٹ بولتا ہے

www.ahnafmedia.com

كذب الباري تعالىٰ وعدم تضليل قائل ذٰلك ام هٰذا من الافتراءات عليه و على التقدير الثاني كيف الجواب عما يقوله البريلوي انه يضع عنده تمثال فتوے الشيخ المرحوم بفوتوگراف المشتمل على ذٰلك

اور ایسا کہنے والا گمراہ نہیں ہے، یا یہ اُن پر بہتان ہے۔ اگر بہتان ہے تو بریلوی کی اس بات کا کیا جواب ہے۔ وہ کہتا ہے کہ میرے پاس مولانا مرحوم کے فتوے کا فوٹو ہے جس میں یہ لکھا ہوا ہے۔

الجواب

الذى نسبوا الى الشيخ الاجل الاوحد الاجل علامة زمانه فريد عصره و اوانه مولٰنا رشيد احمد گنگوهى من انه كان قائلا بفعلية الكذب من البارى تعالىٰ شانه وعدم تضليل من تفوه بذٰلك فمكذوب عليه رحمه الله تعالىٰ وهو من الاكاذيب التى افتراها الابالسة الدجالون الكذابون فقاتلهم الله انى يؤفكون وجنابه برئ من تلك الزندقة والالحاد ويكذبهم فتوى الشيخ قدس سره التى طبعت وشاعت فى الجلد الاول من فتاواه الموسومة بالفتاوى الرشيدية على صفحة ۱۱۹ منها وهى عربية مصححة مختومة

جواب

علامۂ زماں یکتائے دوراں شیخ اجل مولٰنا رشید احمد صاحب گنگوہی کی طرف مفترین نے جو یہ منسوب کیا ہے کہ آپ نعوذ باللہ حق تعالیٰ کے جھوٹ بولنے اور ایسا کہنے والے کو گمراہ نہ کہنے کے قائل تھے۔ یہ بالکل آپ پر جھوٹ بولا گیا اور منجملہ انہیں جھوٹے بہتانوں کے ہے جن کی بندش جھوٹے دجالوں نے کی ہے پس خدا ان کو ہلاک کرے، کہاں جاتے ہیں جناب مولٰنا اس زندقہ و الحاد سے بری ہیں اور ان کی تکذیب خود مولٰنا کا فتویٰ کر رہا ہے جو جلد اول فتاویٰ رشیدیہ کے صفحہ ۱۱۹ پر طبع ہو کر شائع ہو چکا ہے۔ تحریر اس کی عربی میں ہے۔ جس پر تصحیح و مواہیر علماء مکہ مکرمہ ثبت ہیں۔

www.ahnafmedia.com

بختام علماء مكة المكرمة

وصورة سواله هكذا :-

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمده ونصلي على رسوله الكريم

ما قولكم دام فضلكم في ان الله تعالى
هل يتصف بصفة الكذب ام لا و
من يعتقد انه يكذب كيف حكمه
افتونا ماجورين۔

الجواب

ان الله تعالى منزه من ان يتصف
بصفة الكذب وليست في كلامه
شائبة الكذب ابدا كما قال الله تعالى
ومن اصدق من الله قيلا و من
يعتقد ويتفوه بان الله تعالى يكذب
فهو كافر ملعون قطعا ومخالف
للكتاب والسنة واجماع الامة نعم
اعتقاد اهل الايمان ان ما قال الله
تعالى في القرآن في فرعون وهامان و
ابي لهب انهم جهنميون فهو حكم
قطعي لا يفعل خلافه ابدا لكنه تعالى
قادر على ان يدخل الجنة وليس بعاجز

سوال کی صورت یہ ہے:۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

آپ کیا فرماتے ہیں اس مسئلہ میں کہ اللہ تعالیٰ
صفت کذب کے ساتھ متصف ہو سکتا ہے
یا نہیں اور جو یہ عقیدہ رکھے کہ خدا جھوٹ بولتا
ہے اس کا کیا حکم ہے۔ فتویٰ دو، اجر ملے گا۔

جواب

بے شک اللہ تعالیٰ اس سے منزہ ہے کہ کذب
کے ساتھ متصف ہو اس کے کلام میں ہرگز
کذب کا شائبہ بھی نہیں جیساکہ وہ خود فرماتا ہے
اور اللہ سے زیادہ سچا کون۔ اور جو شخص یہ عقیدہ
رکھے یا زبان سے نکالے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بولتا
ہے وہ کافر قطعی ملعون اور کتاب سنت و
اجماع امت کا مخالف ہے ہاں اہل ایمان کا
یہ عقیدہ ضرور ہے کہ حق تعالیٰ نے قرآن میں
فرعون و ہامان و ابولہب کے متعلق جو یہ فرمایا
ہے کہ وہ دوزخی ہیں تو یہ حکم قطعی ہے اس کے
خلاف کبھی نہ کریگا۔ لیکن اللہ ان کو جنت میں
داخل کرنے پر قادر ضرور ہے، عاجز نہیں ہاں

عن ذلك ولا يفعل هذا مع اختياره
قال الله تعالى ولو شئنا لاٰتينا كل
نفس هداها ولكن حق القول مني
لاملئن جهنم من الجنة والناس
اجمعين فتبين من هذه الاية
انه تعالى لو شاء لجعلهم كلهم مومنين
ولكنه لا يخالف ما قال وكل ذلك
بالاختيار لا بالاضطرار وهو فاعل
مختار فعال لما يريد. هذه عقيدة
جميع علماء الامة كما قال البيضاوي
تحت تفسير قوله تعالى ان تغفر لهم الخ
وعدم غفران الشرك مقتضى الوعيد
فلا امتناع فيه لذاته والله اعلم بالصواب
كتبه الاحقر رشيد احمد گنگوهی عفی عنه

خلاصة تصحيح علماء مكة المكرمة
زاد الله شرفها الحمد لمن هو به .
حقيق ومنه استمد العون والتوفيق
ما اجاب به العلامة رشيد احمد المذكور
هو الحق الذي لا محيص منه وصلى
الله على خاتم النبيين وعلى اله وصحبه
وسلم امر برقمه خادم الشريعة راجي

البتہ اپنے اختیار سے ایسا کرے گا نہیں وہ فرماتا
ہے اور اگر ہم چاہتے تو ہر نفس کو ہدایت دے
دیتے لیکن میرا قول ثابت ہو چکا کہ ضرور دوزخ
بھروں گا جن وانس دونوں سے۔ پس اس آیت
سے ظاہر ہو گیا کہ اگر اللہ چاہتا تو سب کو مومن
بنا دیتا لیکن وہ اپنے قول کے خلاف نہیں کرتا
اور یہ سب باختیار ہے مجبوری نہیں کیونکہ
وہ فاعل مختار ہے جو چاہے کرے۔ یہ ہی
عقیدہ تمام علماء امت کا ہے۔ جیسا کہ
بیضاوی نے قول باری تعالیٰ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ
کی تفسیر کے تحت میں کہا ہے کہ مشرک کا نہ
بخشنا وعید کا مقتضیٰ ہے۔ پس اس میں لذاتہٖ
امتناع نہیں ہے۔ واللہ اعلم بالصواب
کتبہ احقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

مکہ مکرمہ زاد اللہ شرفہا کے علماء کی تصحیح
کا خلاصہ یہ ہے۔ حمد اسی کو زیبا ہے جو اس کا
مستحق ہے اور اسی کی اعانت و توفیق درکار
ہے۔ علامہ رشید احمد کا جواب مذکور حق
ہے جس سے مفر نہیں ہو سکتا۔ وصلی اللہ علی
خاتم النبیین وعلی آلہ وصحبہ وسلم۔ لکھنے کا امر فرمایا
خادم شریعت امیدوار لطف خفی

www.ahnafmedia.com

اللطف خفی محمد صالح ابن المرحوم
صدیق کمال الحنفی مفتی مکة المکرمة
حالا کان الله لهما
محمد صالح بن المرحوم صدیق کمال
رقمه المرتجی من ربه کمال النیل محمد سعید
بن محمد بصیل بمکة المحمیة غفر الله له و
لوالدیه ولمشائخه وجمیع المسلمین
محمد سعید بن محمد بصیل

محمد صالح خلف صدیق کمال مرحوم حنفی مفتی
مکہ مکرمہ کان اللہ لہما نے۔ لکھا امیدوار
کمال نیل محمد سعید بن بُصَیل نے، حق
تعالیٰ ان کو اور ان کے مشائخ کو اور جملہ
مسلمانوں کو بخش دے۔

الراجی العفو من واهب العطیة
محمد عابد بن المرحوم الشیخ حُسین
مفتی المالکیة ببلد الله المحمیة۔

امیدوار عفو از واہب العطیہ محمد عابد
بن شیخ حسین مرحوم مفتی مالکیہ۔

مصلیا ومسلما هذا وما اجاب
العلامة رشید احمد فیه الکفایة و
علیه المعول بل هو الحق الذی لا
محیص عنه رقمه الحقیر خلف بن
ابراهیم خادم افتاء الحنابلة بمکة المشرفة

درود و سلام کے بعد جو کچھ علامہ رشید احمد
نے جواب دیا ہے، کافی ہے اور اس پر اعتماد
ہے بلکہ یہی حق ہے جس سے مفر نہیں، لکھا
حقیر خلف بن ابراہیم حنبلی خادم افتاء
مکہ مشرفہ نے

والجواب عما یقول البریلوی انه
یوجد عنده تمثال فتوى الشیخ المرحوم
بفوتوگراف المشتمل علی ما ذکر هو انه
من مختلقاته اختلقها ووضعها عنده
افتراء علی الشیخ قدس سره ومثل هذه
الاکاذیب والاختلاقات هین علیه
فانه استاذ الاساتذة فیها وکلهم عیال

اور یہ جو بریلوی کہتا ہے کہ اس کے پاس مولانا
کے فتویٰ کا فوٹو ہے جس میں ایسا لکھا ہے اس
کا جواب یہ ہے کہ مولانا قدس سرہ پر بہتان
باندھنے کو یہ جعل ہے جس کو گھڑ کر اپنے پاس رکھ
لیا ہے اور ایسے جھوٹ اور جعل اسے آسان
ہیں کیونکہ وہ اس میں استادوں کا استاد
ہے اور زمانہ کے لوگ اس کے چیلے۔ کیونکہ

www.ahnafmedia.com

عليه فى زمانه فانه محرف ملبس دجال مكار ربما يصور الامهار وليس بادنى من المسيح القاديانى فانه يدعى الرسالة ظاهرا وعلنا وهذا يستتر بالمجددية ويكفر علماء الامة كما كفر الوهابية اتباع محمد بن عبد الوهاب الامة خذله الله تعالى كما خذلهم.

تحریف و تلبیس و دجل و مکر کی اس کو عادت ہے۔ اکثر مُہریں بنا لیتا ہے۔ مسیح قادیانی سے کچھ کم نہیں، اس لیے کہ وہ رسالت کا کھلم کھلا مدعی تھا اور یہ مجددیت کو چھپائے ہوئے ہے علمائے امت کو کافر کہتا رہتا ہے۔ جس طرح محمد بن عبد الوہاب کے وہابی چیلے امت کی تکفیر کیا کرتے تھے خدا اس کو بھی انہیں کی طرح رسوا کرے

السؤال الرابع والعشرون

هل تعتقدون امكان وقوع الكذب فى كلام من كلام المولى عز وجل سبحانه ام كيف الامر

چوبیسواں سوال

کیا تمہارا یہ عقیدہ ہے کہ حق تعالیٰ کے کسی کلام میں وقوع کذب ممکن ہے؟ یا کیا بات ہے۔

الجواب

نحن ومشائخنا رحمهم الله تعالى نذعن ونتيقن بان كل كلام صدر عن البارى عز وجل او سيصدر عنه فهو مقطوع الصدق مجزوم بمطابقته للواقع وليس فى كلام من كلامه تعالى شائبة كذب ومظنة خلاف اصلا بلا شبهة ومن اعتقد خلاف ذلك او توهم بالكذب فى

جواب

ہم اور ہمارے مشائخ اس کا یقین رکھتے ہیں کہ جو کلام بھی حق تعالیٰ سے صادر ہوا یا آیندہ ہوگا وہ یقیناً سچا اور بلاشبہ واقع کے مطابق ہے اس کے کسی کلام میں کذب کا شائبہ اور خلاف کا واہمہ بھی بالکل نہیں اور جو اس کے خلاف عقیدہ رکھے یا اس کے کسی کلام میں کذب کا وہم کرے وہ وہ کافر، ملحد، زندیق ہے۔ اس میں ایمان

www.ahnafmedia.com

شیٔ من کلامه فهو کافر ملحد زندیق لیس له شائبة من الایمان.

کا شائبہ بھی نہیں۔

السؤال الخامس والعشرون

هل نسبتم فی تالیفکم الی بعض الاشاعرة القول بامکان الکذب وعلی تقدیرها فما المراد بذلك وهل عندکم نص علی هذا المذهب من المعتمدین بینوا الامر لنا علی وجهه.

پچیسواں سوال

کیا تم نے اپنی کسی تصنیف میں اشاعرہ کی طرف امکان کذب منسوب کیا ہے اور اگر کیا ہے تو اس سے مراد کیا ہے اور اس مذہب پر تمہارے پاس معتبر علماء کی کیا کوئی سند ہے۔ واقعی امر ہمیں بتلاؤ۔

الجواب

الاصل فیه انه وقع النزاع بیننا وبین المنطقیین من اهل الهند والمبتدعة منهم فی مقدوریة خلاف ما وعد به الباری سبحانه وتعالی او اخبر به او اراده وامثالها فقالوا ان خلاف هذه الاشیاء خارج عن القدرة القدیمة مستحیل عقلا لا یمکن ان یکون مقدورا له تعالی وواجب علیه ما یطابق الوعد والخبر والارادة والعلم وقلنا

جواب

اصل بات یہ ہے کہ ہمارے اور ہندی منطقیوں و بدعتیوں کے درمیان اس مسئلہ میں نزاع ہوا کہ حق تعالیٰ نے جو وعدہ فرمایا یا خبر دی، یا ارادہ کیا، اس کے خلاف پر اس کو قدرت ہے یا نہیں۔ سو وہ تو یوں کہتے ہیں کہ ان باتوں کا خلاف اس کی قدرت قدیمہ سے خارج اور عقلاً محال ہے۔ ان کا مقدور خدا ہونا ممکن ہی نہیں اور حق تعالیٰ پر واجب ہے کہ وعدہ اور خبر اور ارادہ اور علم کے مطابق کرے

www.ahnafmedia.com

اقرت بربوبيته الضمائر و الافواه
الجليل الذي سجدت لهيبته
الاذقان والجباه القادر الذي
جرت خاضعة لقدرته الرياح و
الامواه المقتدر الذي اطاع امره
الفلك الاعلى وما علاه الاحد الذي
نطقت حكمته بوحدانيته فيما
ابدعه وسواه واشهد ان لا اله
الا الله وحده لا شريك له شهادة
يرغم بها الجاحد المنافق ويعظم
بها الرب القدوس الخالق واشهد
ان سيدنا ونبينا ومولانا وحبيبنا
وقرة عيوننا ابا القاسم محمدا
عبده و رسوله المبعوث باعدل
الطريق وحبيبه و امينه المكاشف
بغيوب الحقائق صلى الله عليه و
على اله وصحبه وسلم ما لاح و
ميض بارق وبعد فقد وقفت في
هذه الاوانة على رسالة تتضمن
ستة وعشرين سوالا نسق اجوبتها
العالم الفاضل الشيخ خليل احمد

کے رب ہونے کا اقرار دل اور منہ سے کرتے
ہیں با عظمت ہے کہ اس کی ہیبت سے ٹھوڑی
اور ماتھے جھکے ہوئے ہیں با قدرت ہے کہ
اس کی طاقت سے ہوائیں اور پانی مسخر ہیں
زور آور ہے کہ فلک اعلیٰ اور اس سے بالا
بھی اس کے حکم کے مطیع ہیں یگانہ ہے کہ جو
کچھ ایجاد فرمایا ہے اس کی حکمت اس کی
وحدانیت بتا رہی ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں
کہ معبود نہیں بجز اللہ یگانہ لاشریک کے جس
کو منافق نہیں مانتا اور جس سے پاک پروردگار
پیدا کرنے والے کی عظمت ظاہر ہو اور گواہی
دیتا ہوں کہ سیدنا و مولانا ہمارے محبوب
اور آنکھوں کی ٹھنڈک ابو القاسم محمد اس کے
بندہ اور رسول ہیں جو سب سے عمدہ اور پیارا طریقہ
دے کر بھیجے گئے اور امین ہیں کہ مخفی حقیقتیں
ظاہر فرماتے ہیں اللہ ان پر اور ان کی اولاد
و اصحاب پر رحمت نازل فرمائے جب تک
ان کی چمک ظاہر ہے۔ اما بعد دریں ولا میں
اس رسالہ سے آگاہ ہوا، جو ان چھبیس سوالات
کو شامل ہے جن کے جوابات عالم فاضل شیخ
خلیل احمد صاحب نے دیئے ہیں۔ اللہم

www.ahnafmedia.com

تمثالا من عندهم لفعلية الكذب بلا
مخافة عن الملك العلام ولما اطلع
اهل الهند على مكائدهم استنصروا
بعلماء الحرمين الكرام لعلمهم بانهم
غافلون عن خباثاتهم وعن حقيقة
اقوال علمائنا وما مثلهم فى ذالك
الاكمثل المعتزلة مع اهل السنة و
الجماعة فانهم اخرجوا اثابة العاصى
وعقاب المطيع عن القدرة القديمة و
اوجبوا العدل على ذاته تعالى فسموا
انفسهم اصحاب العدل والتنزيه و
نسبوا علماء اهل السنة والجماعة الى
الجور والاعتساف والتشويه فكما
ان قدماء اهل السنة والجماعة لم
يبالوا بجهالاتهم ولم يجوزوا العجز
بالنسبة اليه سبحانه وتعالى فى الظلم
المذكور وعمموا القدرة القديمة مع
ازالة النقائص عن ذاته الكاملة
الشريفة واتمام التنزيه والتقديس
لجنابه العالى قائلين ان ظنكم المنقصة
فى جواز مقدورية العقاب للطائع و

دی اور بہتان کی انتہا یہاں تک پہونچی کہ اپنی
طرف سے فعلیت کذب کا فوٹو وضع کر لیا اور
خدائے ملک علام کا کچھ خوف نہ کیا اور جب
اہل ہند ان کی مکاریوں پر مطلع ہوئے تو انھوں
نے علماء حرمین سے مدد چاہی کیونکہ جانتے تھے
کہ وہ حضرات ان کی خباثت اور ہمارے علماء
کے اقوال کی حقیقت سے بے خبر ہیں اس معاملہ
میں ہماری ان کی مثال معتزلہ اور اہل سنت کی
سی ہے کہ معتزلہ نے عاصی کو بجائے سزا کے
ثواب اور مطیع کو سزا دینا قدرت قدیمہ سے خارج
او صفات باری پر عدل واجب بتا کر اپنا نام اصحاب
عدل وتنزیہ رکھا اور علمائے اہل السنت والجماعت
کی جور اور تعصب کی طرف نسبت کی۔ اور علماء
اہل السنت والجماعت نے ان کی جہالتوں کی پروا
نہیں کی اور ظلم مذکور میں حق تعالی شانہ کی جانب
عجز کا منسوب کرنا جائز نہیں سمجھا بلکہ قدرت قدیمہ
کو عام کر کہ ذات کاملہ سے نقائص کا ازالہ اور
جناب باری کے کمال تقدس وتنزیہ کو یوں کہ کر
ثابت کیا کہ نیکو کار کے لیے عذاب اور بدکار
کے لیے ثواب کو تحت قدرت باری تعالی
ماننے سے نقص کا گمان کرنا محض فلسفہ شنیعہ

www.ahnafmedia.com

الثواب للعاصی انما هو وخامة الفلسفة الشنیعة کذلك قلنا لهم ان ظنکم النقص بمقدورہ خلاف الوعد و الاخبار والصدق وامثال ذلك مع کونه ممتنع الصدور عنه تعالیٰ شرعًا فقط او عقلا وشرعا انما هو من بلاء الفلسفة والمنطق وجهلکم الوخیم فهم فعلوا ما فعلوا لاجل التنزیه لکنهم لم یقدروا علی کمال القدرة وتعمیمها و اما اسلافنا اهل السنة والجماعة فجمعوا بین الامرین من تعمیم القدرة وتتمیم التنزیه للواجب سبحانه وتعالیٰ وهذا الذی ذکرناہ فی البراهین مختصرا وهاکم بعض النصوص علیه من الکتب المعتبرة فی المذهب

(۱) قال فی شرح المواقف اوجب جمیع المعتزلة والخوارج عقاب صاحب الکبیرة اذا مات بلا توبة ولم یجوزوا ان یعفوا الله عنه بوجهین الاول انه تعالیٰ اوعد بالعقاب علی الکبائر واخبر به ای بالعقاب علیها فلو لم یعاقب علی الکبیرة وعفا

کی حماقت ہے۔ اسی طرح ہم نے بھی ان کو جواب دیا کہ وعدہ وخبر وصدق وعدہ کے خلاف کو صرف تحت قدرت ماننے سے حالانکہ صرف شرعًا وعقلًا دونوں طرح وقوع ممتنع ہے، نقص کا گمان کرنا تمہاری جہالت کا ثمرہ اور منطق وفلسفہ کی بلا ہے۔ پس بدعتیوں نے تنزیہ کے لیے جو کچھ کیا حق تعالیٰ کی عام و کامل قدرت کا اس میں لحاظ نہ رکھا اور ہمارے سلف اہل السنت والجماعت نے دونوں امر ملحوظ رکھے حق تعالیٰ شانہ کی قدرت عام رہی اور تنزیہ تام۔ یہ ہے وہ مختصر مضمون جس کو ہم نے براہین میں بیان کیا ہے۔ اب اصل مذہب کے متعلق معتبر کتابوں کی بعض تصریحات میں سن لیجیے:

(۱) شرح مواقف میں مذکور ہے کہ تمام معتزلہ اور خوارج نے مرتکب کبیرہ کے عذاب کو جبکہ بلا توبہ مر جائے واجب کہا ہے اور جائز نہیں سمجھا کہ اللہ اسے معاف کرے اس کی دو وجہ بیان کی ہیں: اوّل یہ کہ حق تعالیٰ نے کبیرہ گناہوں پر عذاب کی خبر دی اور وعید فرمائی ہے۔ پس اگر عذاب نہ دے اور معاف کر دے

www.ahnafmedia.com

لزم الخلف فی وعیدہ والکذب فی خبرہ
وانہ محال والجواب غایتہ وقوع
العقاب فاین وجوب العقاب الذی
کلامنا فیہ اذ لاشبہۃ فی ان عدم
الوجوب مع الوقوع لایستلزم خلفا و
لوکذبا لایقال انہ یستلزم جوازہما
وہو ایضا محال لانا نقول استحالتہ
ممنوعۃ کیف وہما من الممکنات التی
تشملہما قدرتہ تعالیٰ ۱ھ

(۲) وفی شرح المقاصد للعلامۃ التفتازانی
رحمہ اللہ تعالیٰ فی خاتمۃ بحث القدرۃ
المنکرون لشمول قدرتہ طوائف منہم
النظام واتباعہ القائلون بانہ لایقدر
علی الجہل والکذب والظلم وسائر
القبائح اذ لوکان خلقہا مقدورا لہ
لجاز صدورہ عنہ واللازم باطل لافضائہ
الی السفہ ان کان عالما بقبح ذلک و
باستغنائہ عنہ والی الجہل ان لم یکن
عالما. والجواب لانسلم قبح الشیٔ بالنسبۃ
الیہ کیف وہو تصرف فی ملکہ ولو سلم
فالقدرۃ لاتنافی امتناع صدورہ نظرا

تو وعید کے خلاف اور خبر میں کذب لازم آتا
ہے اور یہ محال ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ
خبر وعید سے زیادہ سے زیادہ عذاب کا وقوع
لازم آتا ہے نہ کہ وجوب جس میں گفتگو ہے کیونکہ
بغیر وجوب کے وقوع عذاب میں نہ خلف
ہے نہ کذب۔ کوئی یوں نہ کہے کہ اچھا خلف
اور کذب کا جواز لازم آئے گا اور یہ بھی محال
ہے کیونکہ ہم اس کا محال ہونا نہیں مانتے اور محال
کیونکر ہو سکتا ہے جبکہ خلف اور کذب ان ممکنات
میں داخل ہیں جن کو قدرت باری تعالیٰ شامل ہے

(۲) اور شرح مقاصد میں علامہ تفتازانی
رحمہ اللہ تعالیٰ نے قدرت کی بحث کے آخر میں لکھا
ہے کہ قدرت کے منکر چند گروہ ہیں۔ ایک نظام
اور اس کے تابعین جو کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جہل
اور کذب و ظلم و نیز کسی فعل قبیح پر قادر نہیں کیونکہ
ان افعال کا پیدا کرنا اگر اس کی قدرت میں داخل
ہو تو ان کا حق تعالیٰ سے صدور بھی جائز ہوگا اور
صدور ناجائز ہے کیونکہ اگر باوجود علم قبیح کے
بے پروائی کے سبب صدور ہوگا تو سفہ لازم آئیگا
اور علم نہ ہوگا تو جہل لازم آئے گا۔ جواب یہ ہے کہ
حق تعالیٰ کی جانب نسبت کرکے کسی شی کا قبح

www.ahnafmedia.com

الی وجود الصارف وعدم الداعی وان
کان ممکنا اھ ملخصہ :
(۳) قال فی المسایرۃ وشرحہ المسامرۃ
للعلامۃ المحقق کمال بن الہمام الحنفی
وتلمیذہ ابن ابی الشریف المقدسی الشافعی
رحمہما اللہ تعالیٰ ما نصہ ثم قال ای
صاحب العمدۃ ولا یوصف اللہ تعالیٰ
بالقدرۃ علی الظلم والسفہ والکذب
لان المحال لا یدخل تحت القدرۃ ای
یصح متعلقا لہا وعند المعتزلۃ یقدر
تعالیٰ علی کل ذلک ولا یفعل انتہی
کلام صاحب العمدۃ وکانہ انقلب
علیہ ما نقلہ عن المعتزلۃ اذ لا شک
ان سلب القدرۃ عما ذکر ھو مذھب
المعتزلۃ واما ثبوتہا ای القدرۃ علی ما
ذکر ثم الامتناع عن متعلقہا اختیارا
فھو بمذھب الاشاعرۃ الیق منہ
بمذھب المعتزلۃ ولا یخفی ان ھذا
الالیق ادخل فی التنزیہ ایضا اذ لا
شک فی ان الامتناع عنہا ای عن المذکورات
من الظلم والسفہ والکذب من باب

ہم تسلیم نہیں کرتے ہیں اس لیے کہ اپنے ملک میں
تصرف کرنا قبیح نہیں ہو سکتا اور اگر مان بھی لیں کہ
قبیح کی نسبت صحیح ہے تو قدرت حق امتناع صدور
کے منافی نہیں کیونکہ ہو سکتا ہے کہ فی نفسہ تحت
قدرت ہو مگر مانع کے موجود یا باعث صدور
مفقود ہونے کے سبب اس کا وقوع ممتنع ہو۔
(۳) مسایرہ اور اس کی شرح مسامرہ میں علامہ
کمال بن ہمام حنفی اور ان کے شاگرد ابن ابی الشریف
مقدسی شافعی رحمہما اللہ یہ تصریح فرماتے ہیں
پھر صاحب العمدۃ نے کہا حق تعالیٰ کو یوں نہیں
کہہ سکتے کہ وہ ظلم و سفہ اور کذب پر قادر ہے
(کیونکہ ہو سکتا ہے جبکہ خلف و کذب ان ممکنات
میں داخل ہیں جن کو قدرت باری تعالیٰ شامل ہے)
کیونکہ محال قدرت کے تحت میں داخل نہیں ہوتا
یعنی قدرت کا تعلق اس کے ساتھ صحیح نہیں، اور
معتزلہ کے نزدیک افعال مذکورہ پر حق تعالیٰ قادر
تو ہے مگر کریگا نہیں صاحب العمدۃ کا کلام ختم
ہو گیا (اب کمال الدین فرماتے ہیں) کہ صاحب العمدۃ
نے جو معتزلہ سے نقل کیا وہ الٹ پلٹ ہو گیا
کیونکہ اس میں شک نہیں کہ افعال مذکورہ سے قدرت
کا سلب کرنا عین مذہب معتزلہ ہے اور افعال

www.ahnafmedia.com

التنزيهات عما لا يليق بجناب قدسه تعالى ما لم يُسْعَر بالبناء للمفعول اى يختبر العقل فى ان اى الفصلين ابلغ فى التنزيه عن الفحشاء اهو القدرة عليه اى على ما ذكر من الامور الثلثة مع الامتناع اى امتناعه تعالى عنه مختارا لذلك الامتناع او الامتناع اى امتناعه عنه لعدم القدرة عليه فيجب القول بادخل القولين فى التنزيه وهو القول الذى بمذهب الاشاعرة اه

(۳) وفى حواشى الكلنبوى على شرح العقائد العضدية للمحقق الدوانى رحمهما الله تعالى ما نصه وبالجملة كون الكذب فى الكلام اللفظى قبيحا بمعنى صفة نقص ممنوع عند الاشاعرة ولذا قال الشريف المحقق انه من جملة الممكنات وحصول العلم القطعى بعدم وقوعه فى كلامه تعالى باجماع العلماء والانبياء عليهم السلام لا ينافى امكانه فى ذاته كسائر العلوم العادية القطعية وهو لا ينافى ما ذكره الامام الرازى الخ

مذکورہ پر قدرت تو ہو مگر باختیار خود ان کا وقوع نہ کیا جائے۔ یہ قول مذہب اشاعرہ کے زیادہ مناسب ہے بہ نسبت معتزلہ کے اور ظاہر ہے کہ اسی قول مناسب کو تنزیہ باری تعالیٰ میں زیادہ دخل بھی ہے بیشک ظلم و سفہ و کذب سے باز رہنا باب تنزیہات سے ہے۔ ان قبائح سے جو اس مقدس ذات کے شایان نہیں پس عقل کا امتحان لیا جاتا ہے کہ دونوں صورتوں میں کس صورت کو حق تعالیٰ کے تنزیہ عن الفحشاء میں زیادہ دخل ہے۔ آیا اس صورت میں کہ ہر سہ افعال مذکورہ پر قدرت تو پائی جائے مگر باختیار و ارادہ ممتنع الوقوع کہا جائے زیادہ تنزیہ ہے یا اس طرح ممتنع الوقوع ماننے میں زیادہ تنزیہ ہے کہ حق تعالیٰ کو ان افعال پر قدرت ہی نہیں پس جس صورت کو تنزیہ میں زیادہ دخل ہو اس کا قائل ہونا چاہیے اور وہ وہی ہے جو اشاعرہ کا مذہب ہے یعنی امکان بالذات و امتناع بالاختیار۔

(۳) محقق دوانی کی شرح عقائد عضدیہ کے حاشیہ کلنبوی میں اس طرح منصوص ہے خلاصہ یہ ہے کہ کلام لفظی میں کذب کا بایں معنی قبیح ہونا کہ نقص و عیب ہے اشاعرہ کے نزدیک مسلم نہیں اور اسی لیے شریف محقق نے کہا ہے کہ کذب منجملہ ممکنات کے ہے اور

(۵) وفی تحریر الاصول لصاحب فتح القدیر الامام ابن الہمام وشرحہ لابن امیر الحاج رحمہما اللہ تعالیٰ مانصہ وحینئذ ای وحین کان مستحیلا علیہ ما ادرک فیہ نقص ظہر القطع باستحالۃ اتصافہ ای اللہ تعالیٰ بالکذب ونحوہ تعالیٰ عن ذلک وایضا لولم یمتنع اتصاف فعلہ بالقبیح یرتفع الامان عن صدق وعدہ وصدق خبر غیرہ ای الوعد منہ تعالیٰ وصدق النبوۃ ای لم یجزم بصدقہ اصلا وعند الاشاعرۃ کسائر الخلق القطع بعدم اتصافہ تعالیٰ بشیٔ من القبائح دون الاستحالۃ العقلیۃ کسائر العلوم التی یقطع فیہا بان الواقع احد النقیضین مع عدم استحالۃ الآخر لوقدر انہ الواقع کالقطع بمکۃ و بغداد ای بوجودہما فانہ لا یحیل عدمہما عقلا وحینئذ ای وحین کان الامر علیٰ ہذا لا یلزم ارتفاع الامان لانہ لا یلزم من جواز الشیٔ عقلا عدم

جبکہ کلام نفسی کے مفہوم کا علم قطعی حاصل ہے اس طرح کہ کلام الٰہی میں وقوع کذب نہیں ہے اور اس پر علماء انبیاء علیہم السلام کا اجماع ہے تو کذب کے ممکن بالذات ہونے کے منافی نہیں جس طرح جملہ علوم عادیہ قطعیہ باوجود امکان کذب بالذات حاصل ہوا کرتے ہیں اور یہ امام رازی کے قول کا مخالف نہیں۔

(۵) صاحب فتح القدیر امام ابن ہمام کی تحریر الاصول اور ابن امیر الحاج کی شرح تحریر میں اس طرح منصوص ہے اور اب یعنی جبکہ یہ اضلال حق تعالیٰ پر محال ہوئے جن میں نقص پایا جاتا ہے ظاہر ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ کا کذب و غیرہ کے ساتھ متصف ہونا یقینا محال ہے نیز اگر فعل باری کا قبیح کے ساتھ اتصاف محال نہ ہو تو وعدہ اور خبر کی سچائی پر اعتماد نہ رہے گا اور نبوت کی سچائی یقینی نہ رہے گی اور اشاعرہ کے نزدیک حق تعالیٰ کا کسی قبیح کے ساتھ یقینا متصف نہ ہونا ساری مخلوقات کی طرح (بالاختیار) ہے عقلاً محال نہیں چنانچہ تمام علوم جن میں یقین ہے کہ ایک نقیض کا وقوع ہے وہاں دوسری نقیض محال ذاتی نہیں کہ وقوع متعذر نہ ہو سکے مثلاً مکہ اور بغداد کا موجود ہونا یقینی ہے مگر عقلاً محال نہیں ہے کہ موجود نہ ہوں اور اب یعنی جب یہ صورت ہوئی تو امکان

www.ahnafmedia.com

الجزم بعدمه والخلاف الجاري في الاستحالة والامكان العقلي جار في كل نقيضة اقدرته تعالى عليها مسلوبة ام هي اي النقيضة بها اي بقدرته مشمولة والقطع بانه لا يفعل اي والحال القطع بعدم فعل تلك النقيضة الخ ومثل ما ذكرناه عن مذهب الاشاعرة ذكره القاضي العضد في شرح مختصر الاصول و اصحاب الحواشي عليه ومثله في شرح المقاصد وحواشي المواقف للچلپي وغيره وكذلك صرح به العلامة القوشجي في شرح التجريد والقونوي وغيرهم اعرضنا عن ذكر نصوصهم مخافة الاطناب والسامة والله المتولي للرشاد والهداية -

کذب کے سبب لغواد کا احتمال لازم نہ آئیگا اس لیے کہ عقلاً کسی شے کا جواز مان لینے سے اس کے عدم پر یقین نہ رہنا لازم نہیں آتا اور یہی استحالہ وقوعی و امکان عقلی کا خلاف (معتزلہ اور اہل سنت میں) ہر نقیض میں جاری ہے کہ حق تعالیٰ کو ان پر قدرت ہی نہیں (جیسا کہ معتزلہ کا مذہب ہے) یا نقیض کو قدرت حق تعالیٰ شامل ضرور ہے مگر ساتھ ہی اس کے یقینی ہے کہ کر نہیں سکتا (جیسا کہ اہل السنۃ کا قول ہے) یعنی اس نقیض کے عدم فعل کا یقین ہے اور اشاعرہ کا مذہب جو ہم نے بیان کیا ہے ایسا ہی قاضی عضد نے شرح مختصر الاصول میں اور اصحاب حواشی نے حاشیہ پر اور ایسا ہی مضمون شرح مقاصد اور چلپی کے حواشی مواقف وغیرہ میں مذکور ہے اور ایسی ہی تصریح علامہ قوشجی نے شرح تجرید میں اور قونوی وغیرہ نے کی ہے جن کی نصوص بیان کرنے سے تطویل کے اندیشہ سے ہم نے اعراض کیا اور حق تعالیٰ ہی ہدایت کا متولی ہے۔

السوال السادس والعشرون

چھبیسواں سوال

ما قولكم في القادياني الذي يدعي المسيحية

کیا کہتے ہو قادیانی کے بارے میں جو مسیح و نبی ہونے

www.ahnafmedia.com

www.ahnafmedia.com

والنبوة فان انا سا ينسبون اليكم حبه ومدحه فالمرجو من مكارم اخلاقكم ان تبينوا لنا هذه الامور بيانا شافيا ليتضح صدق القائلين وكذبهم ولا يبقى الريب الذي حدث في قلوبنا من تشويشات الناس۔

کا مدعی ہے کیوں کر لوگ تمہاری طرف نسبت کرتے ہیں کہ اس سے محبت رکھتے اور اس کی تعریف کرتے ہو، تمہارے مکارم اخلاق سے امید ہے کہ ان مسائل کا شافی بیان لکھو گے تا کہ قائل کا صدق و کذب واضح ہو جائے اور جو شک لوگوں کے شورش کرنے سے ہمارے قلوب میں تمہاری طرف سے پڑ گیا ہے وہ باقی نہ رہے

الجواب

جواب

جملة قولنا وقول مشائخنا في القاديانی الذي يدعي النبوة والمسيحية انا كنا في بدء امره ما لم يظهر لنا منه سوء اعتقاد بل بلغنا انه يؤيد الاسلام ويبطل جميع الاديان التي سواه بالبراهين و الدلائل نحسن الظن به على ما هو اللائق للمسلم بالمسلم ونأول بعض اقواله ونحمله على محمل حسن ثم انه لما ادعى النبوة والمسيحية وانكر رفع الله تعالى المسيح الى السماء وظهر لنا من خبث اعتقاده وزندقته

ہم اور ہمارے مشائخ سب کا مدعی نبوت و مسیحیت قادیانی کے بارے میں یہ قول ہے کہ شروع شروع میں جب تک اس کی بدعقیدگی ہمیں ظاہر نہ ہوئی بلکہ یہ خبر پہنچی کہ وہ اسلام کی تائید کرتا ہے اور تمام مذاہب کو بدلائل باطل کرتا ہے تو جیسا کہ مسلمان کو مسلمان کے ساتھ زیبا ہے، ہم اس کے ساتھ حسن ظن رکھتے اور اس کے بعض ناشائستہ اقوال کو تاویل کر کے محمل حسن پر حمل کرتے رہے۔ اس کے بعد جب اس نے نبوت و مسیحیت کا دعویٰ کیا اور عیسیٰ مسیح کے آسمان پر اٹھائے جانے کا منکر ہوا اور اس کا خبیث عقیدہ اور زندیق ہونا ہم پر ظاہر ہوا تو ہمارے

انتى مشائخنا رضوان الله تعالى عليهم
بكفره وفتوى شيخنا ومولانا رشيد احمد
الگنگوهي رحمه الله في كفر القاديانى
قد طبعت وشاعت يوجد كثير
منها في ايدى الناس لم يبق فيها
خفاء الا انه لما كان مقصود
المبتدعين تهييج سفهاء الهند و
جهالهم علينا وتنفير علماء الحرمين
واهل فتياهما وقضاتهما واشرافهما
منا لانهم علموا ان العرب لا
يحسنون الهندية بل لا يبلغ
لديهم الكتب والرسائل الهندية
افتروا علينا هذه الاكاذيب فالله
المستعان وعليه التوكل وبه
الاعتصام هذا والذى ذكرنا في
الجواب هو ما نعتقده وندين الله
تعالى به فان كان في رايكم حقا
وصوابا فاكتبوا عليه تصحيحكم
وزينوه بختمكم وان كان غلطا
وباطلا فدلونا على ما هو الحق
عندكم فانا ان شاء الله لا نتجاوز

مشائخ نے اس کے کافر ہونے کا فتویٰ دیا۔
قادیانی کے کافر ہونے کی بابت ہمارے حضرت
مولانا رشید احمد گنگوہی کا فتویٰ تو طبع ہو کر
شائع بھی ہو چکا ہے۔ بکثرت لوگوں کے پاس
موجود ہے کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں مگر چونکہ
بدعتیوں کا مقصود یہ تھا کہ ہندوستان کے
جُہلاء کو ہم پر برافروختہ کریں اور حرمین شریفین
کے علماء و مفتی و اشراف و قاضی وزراء کو
ہم پر متنفر بنائیں کیوں کہ وہ جانتے ہیں کہ اہل
عرب ہندی زبان اچھی طرح نہیں جانتے بلکہ
ان تک ہندی رسائل و کتابیں پہونچتی بھی نہیں
اس لیے ہم پر جھوٹے افتراء باندھے سو خدا ہی
سے مدد درکار ہے اور اسی پر اعتماد ہے اور
اسی کا تمسک جو کچھ ہم نے عرض کیا یہ ہمارے
عقیدے ہیں اور یہی دین و ایمان ہے سو اگر
آپ حضرات کی رائے میں صحیح و درست ہوں
تو اس پر تصحیح لکھ کر مُہر سے مزین کر دیجئے
اور اگر غلط و باطل ہوں تو جو کچھ آپ کے
نزدیک حق ہو وہ ہمیں بتائیے ہم انشاء اللہ
حق سے تجاوز نہ کریں گے اور اگر ہمیں آپ
کے ارشاد میں کوئی شبہ لاحق ہوگا۔ تو

www.ahnafmedia.com

عن الحق وان عن لنا فی قولکم شبهة نراجعکم فیها حتے یظهر الحق ولم یبق فیه خفاء واٰخر دعوٰنا ان الحمد لله رب العلمین وصلی الله علیٰ سیّدنا محمّد سیّد الاوّلین و الاٰخرین وعلیٰ اٰله وصحبه و ازواجه و ذریاته اجمعینؕ قاله بفمه ورقمه بقلمه خادم طلبة علوم الاسلام کثیر الذنوب والاٰثام الاحقر خلیل احمد وفقه الله التزود لغد ؛

یوم الاثنین ثامن عشر من شهر شوال سنه ۱۳۲۵ھ

دوبارہ پوچھ لیں گے یہاں تک کہ حق ظاہر ہو جاتے اور خفا نہ رہے اور ہماری آخری پکار یہ ہے کہ سب تعریف اللہ کو زیبا ہے جو پالنے والا ہے تمام جہان کا اور اللہ کا درود و سلام نازل ہو اولین و آخرین کے سردار محمد پر اور ان کی اولاد و صحابہ و ازواج و ذریات سب پر۔ زبان سے کہا اور قلم سے لکھا، خادم الطلبہ کثیر الذنوب والآثام حقیر خلیل احمد نے خدا ان کو توشۂ آخرت کی توفیق عطا فرماتے

۱۸ شوال سنہ ۱۳۲۵ھ

تمّت

تمام شد

○

چونکہ یہ رسالہ عربیہ تصادیق علماء ہندوستان سے مکمل کرانے کے بعد حجاز و مصر و شام کے بلاد اسلامیہ میں بھیجا گیا تھا، اس لیے اول علماء ہند کی تحریرات درج کی جاتی ہیں:-

تصدیق الشیخ قدوۃ العارفین زبدۃ المحدثین حضرت مولانا الحاج المولوی محمود حسن صاحب محدث دیوبندی دام فیضہم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله عالم الغيب والشهادة والصلوة والسلام على من قال ان احسن الظن من العبادة وعلى آله واصحابه هم سادة للائمة وقادة وبعد فقد تشرفت بمطالعة المقالة التي وصفها المولى العلام مقدام علماء الانام مولنا المولوي خليل احمد لا زال فيوضه منبجسة على السهول والآكام فلله دره ولا مثل عشرة فذاق بالحق الصريح وازال عن اهل الحق الظن القبيح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہر قسم کی تعریف زیبا ہے اللہ کو جو غائب و حاضر کا جاننے والا ہے اور درود و سلام اس ذات پر جس نے فرمایا ہے کہ اچھا گمان رکھنا بھی عبادت ہے اور ان کی اولاد و اصحاب پر جو امت کے سردار و پیشوا ہیں اس کے بعد عرض ہے کہ میں اس رسالہ کے ملاحظہ سے مشرف ہوا جس کو مولانا العلام و پیشوائے علماء انام مولانا مولوی خلیل احمد صاحب نے لکھا ہے، ان کے فیوض ہمیشہ جاری رہیں ہر نشیب و فراز پر، سو اللہ ہی کیلئے ہے ان کی خوبی، واقعی حق صریح بیان کیا اور اہل حق سے بدگمانی زائل فرمائی اور یہی ہمارا اور ہمارے

www.ahnafmedia.com

وهو معتقدنا ومعتقد مشائخنا جميعا لا ريب فيه فاثابه الله تعالى جزاء عنائه في ابطال وساوس الحاسد في افترائه۔ فقط

محمود عفى عنه المدرس الاول في مدرسة ديوبند

جملہ مشائخ کا عقیدہ ہے اس میں کچھ شک نہیں پس حق تعالیٰ مصنف کو اس محنت کی جزا عطا فرمائے جو حاسد کی افتراء پردازی کے وسوسوں کے باطل کرنے میں انھوں نے کی ہے۔

تحریر شریف سید العلماء صفوۃ الصلحاء حضرت مولانا الحاج میر احمد حسن صاحب امروہی قدس اللہ سرہ

لله در المجيب اللبيب حيث اتى بتحقيقات منيفة وتدقيقات بديعة في كل مسئلة وباب وميز القشر عن اللباب وكشف قناع الريب والبطلان عن وجوه خرائد الحق والصواب كيف لا والمجيب المحق المحقق هو مورد انعامه وافضاله ومقدام المحققين في اقرانه وامثاله فالحق انه ادامه الله تعالى وابقاه اصاب في ما افاد وفي كل ما اجاب اجاد لا ياتيه الباطل من بين يديه ولا من خلفه وهو حق صريح لا ريب فيه فهذا هو

خدا کے لیے ہے عاقل مجیب کی خوبی کہ مستحکم تحقیقات عجیب باریکیاں ہر مسئلہ و ہر باب میں بیان کی، اور چھلکے کو مغز سے جدا کیا اور شک و بطلان کے گھونگٹ حق اور صواب کے چہروں سے کھول دیے۔ کیونکر نہ ہو مجیب محقق وہ شخص ہے جو حق تعالیٰ کے انعام و افضال کا مورد اور محققین زمانہ میں پیشوا ہے۔ پس حق یہ ہے کہ خدا ان کو دائم و باقی رکھے کہ جو کچھ کہا صواب کہا اور جو جواب دیا ایسا عمدہ دیا کہ باطل نہ اس کے آگے سے آسکتا ہے نہ اس کے پیچھے سے، اور یہی حق صریح ہے جس میں شک نہیں۔ پس یہی حق ہے اور حق کے بعد بجز گمراہی کے کیا رہا اور یہ سب

الحق وماذا بعد الحق الا الضلال
وكل ذالك هو معتقدنا و معتقد
مشائخنا وسادتنا اماتنا الله
عليه وحشرنا مع عباده المخلصين
المتقين وبوانا في جوار المقربين
من النبيين والصديقين والشهداء
والصالحين آمين ثم آمين فمن تقول
علينا او على مشائخنا العظام بعض
الاقاويل فكلها فرية بلامرية و
الله يهدينا واياهم الى صراط مستقيم
وهو تعالى وتقدس بكل شئ خبير
وعليم وآخر دعوانا ان الحمد لله
رب العلمين والصلوٰة والسلام
على خير خلقه وصفوة انبيائه
سيدنا ومولنا محمد وآله وصحبه
اجمعين وانا العبد الضعيف النحيف
خادم الطلبة احقر الزمن احمد حسن
الحسيني نسبا والامروهي مولدا و
موطنا والچشتي الصابري والنقشبندي
المجددي طريقة ومشربا والحنفي
الماتريدي مسلكا ومذهبا۔

ہمارا اور ہمارے مشائخ اور پیشوایان کا
عقیدہ ہے، حق تعالیٰ ہم کو اسی پر موت
دے اور اپنے مخلص پرہیزگار بندوں کے
ساتھ محشور فرمائے اور انبیاء و صدیقین
و شہداء و صالحین مقرب بندوں کے ہمسایہ
میں جگہ عطا فرمائے آمین، آمین۔ پس جس
نے ہم پر یا ہمارے باعظمت مشائخ پر کوئی
قول جھوٹ باندھا تو وہ بلاشبہ افتراء ہے
اور اللہ ہم کو اور ان کو راہ مستقیم دکھائے
اور وہ ہی حق تعالیٰ ہر شئے سے باخبر اور
واقف ہے اور آخر پکار یہ ہے کہ سب
تعریف اللہ کو جو رب العالمین ہے اور
درود و سلام ہو بہترین خلق خلاصہ
انبیاء سیدنا و مولنا محمدؐ، اور
ان کے آل و اصحاب پر اور سب پر۔
میں ہوں بندہ ضعیف خادم الطلبہ
احقر الزمن، احمد حسن حسینی نسبا امروہی
مولدا و موطنا چشتی صابری نقشبندی
مجددی طریقۃً و مشربا، حنفی ماتریدی
مسلکا و مذہبا

طبع الخاتم

www.ahnafmedia.com

تحریر شریف عمدة الفقہاء واسوة الاصفیاء حضرت مولانا الحاج المولوی عزیز الرحمن صاحب مفتی دامت برکاتہم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الحمد لله حق حمده والصلوٰة و
السلام الاتمان الاكملان على من
لا نبي من بعده اما بعد فيقول العبد
المفتقر الى رحمة الرحيم المنان
عزيز الرحمن عفا الله عنه المفتي
والمدرس في المدرسة العالية
الواقعة في ديوبند ان ما نمقه
العلامة المقدام البحر القمقام
المحدث الفقيه المتكلم النبيه
الرحلة الهمام قدوة الانام جامع
الشريعة والطريقة واقف رموز
الحقيقة من قام لنصرة الحق
المبين وقمع اساس الشرك و
الاحداث في الدين المؤيد من الله
الاحد الصمد مولانا الحاج الحافظ
خليل احمد المدرس الاول في
مدرسة مظاهر العلوم الواقعة في
السهارنفور حفظها الله من الشرور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جملہ تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اور درود و
سلام تمام وکامل اس ذات پر جن کے بعد
کوئی نبی نہیں وکہتا ہے رحیم ومنان کی
رحمت کا محتاج بندہ عزیز الرحمن عفا اللہ عنہ
مفتی مدرس مدرسہ عالیہ واقع دیوبند
جو کچھ تحریر فرمایا، علامۂ پیشوا، دریائے
ذخار محدث فقیہ متکلم، عاقل، مرجع
امام مقتدائے خلق جامع شریعت وطریقت
واقف اسرار حقیقت کہ کھڑے ہوئے
حق ظاہر کی مدد کے لیے اور اکھاڑ پھینکی
شرک وبدعت کی بنیاد، مؤید من اللہ
الاحد الصمد مولانا الحاج حافظ خلیل احمد
مدرس اول مدرسہ مظاہر العلوم واقع
سہارنپور نے (خدا اس کو شرور سے
محفوظ رکھے)، مسائل کی تحقیق میں وہ
سب حق ہے میرے نزدیک اور میرا
اور میرے مشائخ کا عقیدہ ہے۔ پس
اللہ ان کو عمدہ جزا دے قیامت کے

www.ahnafmedia.com

في تحقيق المسائل هو الحق عندي
ومعتقدي ومشائخي فجزاه الله
احسن الجزاء يوم القيام ورحم الله
من احسن الظن بالسادات العظام
والله تعالى ولي التوفيق وبالحمد
اولا واخرا حقيق وهو حسبي و
نعم الوكيل.

ہاں اور اللہ رحم فرماوے اس شخص پر
جو سرداران بزرگ کی جانب اچھا گمان
رکھے اور اللہ ہی توفیق دینے والا ہے
اور اول وآخر حمد کا مستحق ہے اور
وہ مجھ کو کافی ہے اور اچھا کارساز
ہے۔

كتبه العبد عزيز الرحمن عفي عنه ديوبندي

اس کو لکھا بندہ عزیز الرحمن عفی عنہ
دیوبندی نے (مہر)

کلمات تبرکات طبیب الملت حکیم الامت حضرت مولانا الحاج الحافظ اشرف علی صاحب ادام اللہ فیوضہم

نعرّفه ونعتقده واكل امر
المفترين الى الله وانا اشرف علي
التهانوي الحنفي الجشتي ختم الله
تعالى له بالخير.

میں اس کا مقر اور معتقد ہوں اور افترا کرنے
والوں کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے حوالے کرتا ہوں
میں ہوں اشرف علی تھانوی حنفی چشتی، اللہ خاتمہ
بخیر فرمائے۔

تصدیق لطیف شیخ الاتقیاء سند الابرار حضرت مولانا الحاج الحافظ الشاہ عبد الرحیم صاحب دامت برکاتہم

الذي كتب في هذه الرسالة حق
صحيح وثابت في الكتب بنص صريح
وهو معتقدي ومعتقد مشائخي
رضوان الله تعالى عليهم اجمعين
احيانا الله بها وامانتا عليها و

جو کچھ اس رسالہ میں لکھا ہے حق صحیح اور موجود
ہے کتابوں میں نص صریح کے ساتھ، اور
یہی میرا اور میرے مشائخ کا عقیدہ ہے
اللہ تعالیٰ کی ان سب پر رضا ہو۔ اسی پر
اللہ ہم کو جلاوے اور اسی پر موت دے

انا العبد الضعيف عبد الرحیم عفی عنہ الرائفوری الخادم لحضرۃ مولانا الشیخ رشید احمد گنگوھی قدس اللہ سرہ العزیز۔	میں ہوں بندۂ ضعیف عبد الرحیم عفی عنہ رائپوری خادم حضرت مولانا الشیخ رشید احمد گنگوہی قدس اللہ سرہ العزیز

تسطیر منیر رئیس الحکماء امام الفضلاء حضرت مولانا الحاج الحکیم محمد حسن صاحب زیدت مجدہم

الحمد للہ المتوحد فی جلال ذاتہ المتنزہ عن شوائب النقص و سماتہ والصلوۃ والسلام علی سیدنا محمد نبیہ و رسولہ وعلی آلہ وصحبہ اجمعین وبعد فھذا القول الذی نطق بہ الشیخ الاجل الامجد و الفرد الاکمل الاوحد مولانا الحاج الحافظ خلیل احمد دام ظلہ الظلیل علی رؤس المسترشدین و ابقاہ اللہ تعالیٰ لاحیاء الشریعۃ و الطریقۃ والدین ھو الحق عندنا و معتقدنا و معتقد مشائخنا رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین الی یوم الدین	سب تعریفیں اللہ کے لیے جو یکتا ہے اپنی ذات کے جلال میں، پاک ہے نقص کے شائبوں اور علامتوں سے اور درود و سلام سیدنا محمد پر جو اس کے نبی و رسول ہیں اور ان کی سب اولاد و اصحاب پر اما بعد پس یہ تقریر جو شیخ اجل امجد اور فرد اکمل و اوحد مولانا حاجی حافظ خلیل احمد دام ظلہ علی رؤس المسترشدین نے فرمائی ہے، خدا ان کو شریعت و طریقت اور دین کے زندہ کرنے کے لیے قائم رکھے، حق ہے ہمارے نزدیک اور عقیدہ ہے ہمارا اور ہمارے مشائخ رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ الی یوم الدین کا۔
وانا العبد الضعیف الضیف محمد حسن عفا اللہ عنہ الدیوبندی۔	میں ہوں بندۂ ضعیف نحیف محمد حسن عفی عنہ دیوبندی۔

www.ahnafmedia.com

تحریر شریف جامع الکمال صادق المقال جناب مولانا الحاج المولوی قدرت اللہ صاحب بورک احوالہ

ھذا ھو الحق والصواب	یہی ہے حق اور صواب
قدرت اللہ غفرلہ ولوالدیہ مدرس	قدرت اللہ غفرلہ ولوالدیہ مدرس
مدرسہ مراد آباد	مدرسہ مراد آباد۔

تحریر منیف صاحب الرائے الصائب والفہم الثاقب حضرت مولانا الحاج المولوی حبیب الرحمن صاحب دامت فیوضہم

الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ وبعد فما کتبہ الشیخ الامام الحبر الہمام فی جواب السوالات المذکورۃ ھو الحق والصواب والمطابق لما نطق بہ السنۃ والکتاب وھو الذی ندین اللہ تعالیٰ وبہ وھو معتقدنا ومعتقد جمیع مشائخنا رحمہم اللہ تعالیٰ فرحم اللہ من نظرھا بعین الانصاف واذعن للحق وانقاد للصدق	سب تعریفیں اللہ یکتا کے لیے اور درود و سلام ان پر جن کے بعد کوئی نبی نہیں۔ جو کچھ لکھا ہے شیخ امام دانا سردار نے سوالات مذکورہ کے جواب میں، وہی حق اور صواب ہے اور اس کے مطابق ہے جو سنت وکتاب کہہ رہی ہیں اور ہم اس کو دین قرار دیتے ہیں اللہ کے لیے۔ اور یہی عقیدہ ہے ہمارا اور ہمارے تمام مشائخ رحمہم اللہ تعالیٰ کا۔ پس اللہ رحم فرماوے اس پر جو بچشم انصاف دیکھے اور حق کا یقین لائے اور صدق کا مطیع ہو۔
وانا العبد الضعیف حبیب الرحمن الدیوبندی	حبیب الرحمن دیوبندی

www.ahnafmedia.com

تحریر لطیف بقیۃ السلف قدوۃ الخلف حضرت مولانا الحاج المولوی محمد احمد صاحب ادام اللہ برکاتہا

ما کتبہ العلامۃ وحید العصر هو الحق والصواب

جو کچھ لکھا علامہ یکتائے زمانہ نے وہی حق اور صواب ہے۔

احمد بن مولانا محمد قاسم النانوتوی ثم الدیوبندی ناظم المدرسۃ العالیۃ الدیوبندیۃ

احمد بن مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی ثم الدیوبندی مہتمم مدرسہ عالیہ دیوبند۔

تحریر شریف حامی الفروع والاصول جامع المعقول والمنقول حضرت مولانا الحاج المولوی غلام رسول صاحب مد ظلہ

الحمد للہ الذی قصرت عن وصف کمالہ السنۃ بلغاء الانام وضعفت عن الوصول الی ساحۃ جلالہ اجنحۃ العقول والافہام والصلوۃ والسلام علی افضل الرسل سیدنا محمدن الہادی الی دار السلام وعلی آلہ واصحابہ البررۃ الکرام، اما بعد فالقول الذی نطق بہ فی جواب السوالات المذکورۃ اکمل کملاء الزمان واعلم علماء الدوران وقدوۃ جماعۃ السالکین وزبدۃ مجامع المتقین مولانا الحافظ الحاج

سب تعریفیں اللہ کو زیبا ہیں کہ اس کے کمال کا وصف بیان کرنے سے مخلوق کے فصحاء کی زبانیں قاصر اور اس کی عظمت کے میدان تک پہونچنے سے عقول وافہام کے بازو عاجز ہیں اور درود و سلام افضل رسل سیدنا محمد پر، اور ان کے آل واصحاب نیکوکاران بزرگان پر۔ اما بعد یہ تقریر جو سوالات مذکورہ کے جواب میں کاملین زمانہ میں اکمل، اور علماء وقت میں اعلم اور گروہ سالکین کے مقتدا، اور جماعتہائے متقین کے خلاصہ مولانا حافظ حاجی خلیل احمد صاحب نے فرمائی ہے۔ قول حق اور کلام صادق

www.ahnafmedia.com

خلیل احمد سلمه الله تعالیٰ قول حق
وکلام صادق وھو معتقدنا ومعتقد
جمیع مشائخنا رحمهم الله تعالیٰ
اجمعین ۔ وانا العبد الضعیف
غلام رسول عفا الله عنه القوی
المدرس فی المدرسة العالیة الدیوبندیة

ہے اور یہی ہمارا عقیدہ ہے اور ہمارے
تمام مشائخ رحمہم اللہ کا عقیدہ ہے۔
میں ہوں بندۂ ضعیف
غلام رسول عفی عنہ
مدرس مدرسۂ عالیہ
دیوبند

تحریر منیف فاضل عصر کامل دہر جناب مولانا المولوی محمد سہول صاحب لا زال مجدہ

حامدا ومصلیا ومسلما وبعد فهذه
الاجوبة التی حررها رافع رایة العلم
والهدایة خافض رایات الجهل و
الضلالة سید ارباب الطریقة سند
اصحاب الحقیقة زبدة الفقهاء و
المفسرین قدوة المتکلمین والمحدثین
الشیخ الاجل الاوحد الحافظ الحاج
مولانا خلیل احمد لازالت فیضانه
علی المسلمین والمسترشدین الی ابد
حقیق بان یعتمد علیها کلها ویدین
بها جلها وھو معتقدنا ومعتقد مشائخنا
وانا عبده الارذل محمد بن افضل المدعو
بالسهول عفی عنه مدرس المدرسة العالیة الدیوبندیة

حمد وصلوٰۃ وسلام کے بعد، یہ جوابات جن کو علم و
ہدایت کے جھنڈوں کو اونچا کرنے والے اور جہل و گمراہی
کے نشانوں کو نیچا کرنے والے اہل طریقت کے
سردار اور اصحاب حقیقت کے مستند خلاصہ
فقہاء و مفسرین، مقتدائے متکلمین و محدثین شیخ
اجل اوحد حافظ حاجی مولانا خلیل احمد صاحب
نے تحریر فرمایا ہے ان کے فیضان مسلمانوں
اور طالبان ہدایت پر سدا قائم رہیں واقعی
اس قابل ہیں کہ ان پر اعتماد کیا جاوے اور
ان سب کو مذہب قرار دیا جائے، اور یہی
عقیدہ ہے ہمارا اور ہمارے مشائخ کا اور میں
ہوں بندہ ارذل محمد بن افضل یعنی سہول عفی عنہ
مدرس مدرسہ عالیہ دیوبند

www.ahnafmedia.com

تحریر لطیف عالم تحریر فاضل بے نظیر جناب مولانا المولوی عبد الصمد صاحب طاب اللہ ثراہ

الحمد لله الذی علم آدم الاسماء كلها و اعطى صوادع النعوت و الصفات كلها و افاض علينا النعم الشوامخ قبل الاستحقاق و هدانا الصراط السوی مع تفرق السبل و الشقاق و نصلی و نسلم علی محمد عبده و رسوله الذی ارسل و الحق خاملة اعوانه خاوية اركانه والباطل عالية نيرانه غالية اثمانه داعيا الی الله من كان كفر و امر بالمعروف و نهى عن غيره و زجر - و علی آله البررة الكرام و اصحاب الكملة العظام - الشافعين المشفعين فی المحشر اما بعد فالاجوبة التی حررها ربيع رياض الطريقة و بركة هذه الخليقة محی معالم الطريق بعد دروسها و مجدد مراسم المعارف غب افول اقمارها و شموسها الذی تفجرت ينابيع الحكم علی لسانه - و فاضت

سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے آدم کو تمام نام سکھائے اور عطا فرمائی ہم کو عالی نعمتیں استحقاق سے پہلے اور ہم کو دکھایا سیدھا راستہ مختلف و متفرق راستوں میں اور ہم درود و سلام بھیجتے ہیں۔ اس کے بندہ اور رسول محمد پر جو ایسے وقت رسول بنے کہ حق کے مددگار شکست اور ارکان مضمحل ہو چکے تھے اور باطل کے شعلے بلند اور قیمت بڑھ گئی تھی۔ آپ نے بلایا اللہ کی طرف ہر کفر کرنے والے کو اور بھلے کام کی تاکید فرمائی اور منع کیا برے کام سے اور روکا، اور آپ کی اولاد نیکوکار و مکرم اور صحابہ کاملین باعظمت پر، جو محشر میں سفارش فرمائیں گے اور مقبول ہوگی (اما بعد) جوابات جن کو تحریر فرمایا ہے ایسی ذات نے جو باغہائے طریقت کی بہار اور مخلوق میں مبارک ہیں زندہ کرنے والے راہ کے نشانوں کے ان کے مٹ جانے کے بعد اور معرفتوں کے مراسم کی تجدید کرنے والے ان کے ماہتاب اور آفتاب غروب ہو جانے کے بعد کر جاری ہیں حکمتوں کے

www.ahnafmedia.com

عیون المعارف من خلال جنابه.
وانبثت اشعة انواره فی القلوب.
وبعثت سرایا اسراره الی کل طالب
ومطلوب وسطعت شموس معارفه
وزکت اعراس عوارفه. لازال الزهد
شعاره. والورع وقاره. والذکر انیسه
والفکر جلیسه مولانا العلام واستاذنا
الهمام الشیخ الازهد والهمام الامجد
الحافظ الحاج خلیل احمد صدر
المدرسین فی مدرسة مظاهر العلوم
الواقعة فی سهارنفور حرسها بان
یعتقدها اهل الحق والیقین وحقیق
بان یسلمها العلماء الراسخون فی
الدین المتین وهذه عقائدنا و
عقائد مشائخنا ونحن نرجو من الله
ان یحیینا ویمیتنا علیها ویدخلنا
فی دار السلام مع اساتذتنا الکرام و
هو نعم المولی ونعم المعین وآخر
دعوانا ان الحمد لله رب العلمین
والصلوة والسلام علی خیر خلقه
وفخر رسله وآله وصحبه اجمعین

چشمے ان کے وسطِ قلب سے اور پھیل رہی
ہیں ان کے انوار کی شعاعیں دلوں میں اور
پہنچ رہے ہیں ان کے اسرار کے لشکر ہر
طالب و مطلوب تک اور چمک رہے ہیں ان
کی معرفتوں کے آفتاب اور اُگے ہوئے ہیں ان
کی معرفتوں کے درخت سدا رہے زہد ان کا طریقہ
اور تقویٰ ان کا لباس اور یادِ حق ان کی مونس اور
فکرِ حق ان کا ہمنشیں مولانا العلام اور ہمارے استاذ
فہیم شیخ صاحب زہد اور سردار بزرگ حافظ حاجی
یعنی مولانا خلیل احمد مدرس اول مدرسہ
مظاہر العلوم سہارنپور (یہ سارے جوابات
اس لائق ہیں) کہ اہلِ حق ان کو عقیدہ بنا دیں اور
مستحق ہیں کہ دینِ متین میں مضبوط علماء ان کو تسلیم
کریں اور یہی ہمارے عقائد اور ہمارے مشائخ کے
عقیدے ہیں اور ہم متمنی ہیں اللہ سے کہ انھیں پر
جلاوے اور مارے اور ہم کو داخل فرماوے جنت
میں ہمارے بزرگ استاذ کے ساتھ اور وہی بہتر
کارساز اور بہتر مددگار ہے، اور آخری دُعا
ہماری یہ ہے کہ سب تعریف اللہ رب العلمین کو
اور درود و سلام بہترین مخلوق و فخر پیغمبران پر
اور ان کی ساری اولاد و اصحاب پر۔

www.ahnafmedia.com

الراقم الاثم محمد عبد الصمد عفا عنه الاحد البجنوری المدرس فی المدرسة العالیة الدیوبندیة اقامها الله وادامها الی یوم القیمة.	راقم آثم محمد عبد الصمد عفا عنہ الاحد مدرس مدرسہ عالیہ دیوبند، خدا اس کو تا قیامت دائم قائم رکھے۔

تحریر شریف شمس فلک الشریعة البیضاء بدر سماء الطریقة الغراء حضرت مولانا الحاج الحکیم محمد اسحٰق صاحب نہٹوری ثم دہلوی دامت برکاتہم

لله در المجیب المحقق المصیب صدقت بما فیه بلا شك مریب۔ الاحقر محمد اسحق النهٹوری ثم الدهلوی۔	اللہ کے لیے ہے خوبی حق و صواب جوابات دینے والے کی، جو کچھ اس میں ہے بلا شک و ریب تصدیق کرتا ہوں۔ احقر محمد اسحق نہٹوری ثم الدہلوی

تحریر شریف ذروۂ سنام الدین عروۂ الحبل المتین جناب مولانا الحاج المولوی ریاض الدین صاحب اطال اللہ بقاءہ

اصاب من اجاب محمد ریاض الدین عفی عنه مدرس مدرسه عالیه میرٹھ۔	مجیب نے درست بیان کیا محمد ریاض الدین عفی عنہ مدرس مدرسہ عالیہ میرٹھ۔

تحریر لطیف ربیع ریاض الاسلام مقتدی الانام جناب مولانا المفتی کفایت اللہ صاحب دامت فیوضہم

رأیت الاجوبة کلها فوجدتها حقة صریحة لا یحوم حول سرادقاتها شك ولا ریب۔ وهو معتقدی ومعتقد مشائخی رحمهم الله تعالی	میں نے تمام جوابات دیکھے پس سب کو الحاق صریح پایا کہ اس کے ارد گرد بھی شک و ریب نہیں گھوم سکتا۔ اور یہی میرا عقیدہ ہے اور میرے مشائخ رحمہم اللہ کا عقیدہ ہے۔

وانا العبد الضعيف الراجی رحمة مولاه	میں ہوں بندۂ ضعیف امیدوار رحمت
المدعو بکفایت اللہ الشاہجہانفوری	خداوندی محمد کفایت اللہ شاہجہانپوری حنفی
الحنفی المدرس فی المدرسة الامینیة	مدرس مدرسہ امینیہ
الدھلویة۔	دہلی

تحریر شریف جامع العلوم النقلیہ والفنون العقلیہ جناب مولانا مولوی ضیاء الحق صاحب زید فضلہم العمیم

اصاب من اجاب	مجیب نے درست بیان کیا
العبد ضیاء الحق عفی عنہ المدرس فی	بندہ ضیاء الحق عفی عنہ مدرس مدرسہ امینیہ
المدرسة الامینیة الدھلویة۔	دہلی

تحریر شریف جامع العلوم النقلیہ والفنون العقلیہ جناب مولانا مولوی محمد قاسم صاحب زید فضلہم العمیم

الجواب صحیح	جواب صحیح ہے
العبد محمد قاسم عفی عنہ المدرس	بندہ محمد قاسم عفی عنہ
فی المدرسة الامینیة الدھلویة۔	مدرس مدرسہ امینیہ، دہلی

تحریر شریف فخر الفضائل والفضائل عمدۃ الاقران والاماثل جناب مولانا الحاج المولوی عاشق الٰہی صاحب کثر اللہ امثالہ مدرس مدرسہ ...

الحمد للہ الذی ھدانا للاسلام وما کنا	سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہم
لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ، و	کو اسلام کا راستہ دکھایا اور ہم ہدایت نہ پاسکتے
الصلوٰۃ و السلام علی خیر البریة	اگر اللہ ہم کو ہدایت نہ دیتا اور درود وسلام
سیدنا محمد وآلہ الی یوم نلقاہ و	بہترین مخلوقات سیدنا محمد اور ان کی آل پر قیامت
بعد فانی تشرفت بمطالعة المقالة	تک۔ میں اس مقالہ شریفہ کے ملاحظہ سے

الشريفة التي نمقها الامام الهمام
الاجل الاكمل الاوحد سيدنا و
مولانا الحافظ الحاج المولوي خليل
احمد ادامه الله لاساس الشرك في
الاسلام قالعا و قامعا و لابنية
البدع في الدين هادما و قالعًا في
اجوبة الاسئلة هو الصدق والصواب
والحق عندي بلا ارتياب هذا هو
معتقدي و معتقد مشائخي نقربه
لساننا ونعتقده جناننا فلله دره المجيب
الاديب البحر القمقام والحبر الفهام
ثم لله دره قد اصاب فيما اجاب
واجاد فيما افاد متعنا الله بطول
حياته و بقائه وجزاه الله عني و
عن سائر اهل الحق خير اجزاء عنائه
في ابطال وساوس المفتري في افترائه
وانا العبد الضعيف محمد ن المدعو
بعاشق الهي الميرٹهي عفا الله عنه.

مشرف ہوا جس کو پیشوا سردار عظیم کامل یکتا
ہمارے سردار اور مربی حافظ حاجی مولوی
خلیل احمد صاحب نے تحریر فرمایا ہے۔ اللہ
تعالیٰ ان کو سدا اسلام میں شرک کی بنیاد کا
قلع اور قمع کرنے والا اور دینی بدعتوں کی
بنیادوں کا گرانے والا اور اکھاڑنے والا
رکھے۔ یہ سوالات کے جوابات صادق اور
صائب ہیں اور میرے نزدیک بلا ریب حق ہیں
یہی میرا عقیدہ ہے اور میرے مشائخ کا عقیدہ
ہے۔ ہم زبان اس کے مقر اور دل اس کے
معتقد ہیں۔ پس اللہ کے لیے ہے خوبی مجیب
عاقل ودریائے مواج اور عاقل فہیم کی۔ پھر اللہ کیلئے
ہے ان کی خوبی جو کچھ جواب دیا صائب دیا اور
عمدہ نفع پہنچایا۔ اللہ ہم کو ان کی حیات و بقا کے
طول سے بہرہ یاب بنائے اور ان کو جزائے
میری اور تمام اہل حق کی طرف سے بہتر جزا اہل باطل
کی بہتان بندی کے وسوسوں کے باطل کرنے کی
محنت کے صلہ میں۔ میں ہوں بندہ ضعیف

محمد عاشق الٰہی عفی عنہ میرٹھی

تحریر لطیف فاضل المجد الفاخر والعلم الذاخر والفہم الباہر الرشد الزاہر جناب مولوی سراج احمد صاحب دام فیضہ

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰی لِمَنْ كَانَ لَهٗ

بے شک اس میں نصیحت ہے اس کے لیے

قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌ — جو صاحب دل ہو یا متوجہ ہو کر کان لگائے
وانا الراجی الی اللہ الاحد محمد — میں ہوں امیدوار سوئے خدائے واحد
المدعو بسراج احمد المدرس فی — محمد سراج احمد مدرس مدرسہ سردھنہ
المدرسۃ سردھنہ — ضلع میرٹھ۔

تحریر شریف مجمع معالم علم و اشغال مخزن محاسن الاخلاق جناب مولوی قاری محمد اسحاق صاحب نصر اللہ منبہ

ما کتبہ العلامۃ فھو حق صحیح بلا — جو کچھ علامہ نے تحریر فرمایا ہے وہ بلا ریب
ارتیاب العبد الضعیف — حق صحیح ہے،
محمد اسحٰق میرٹھی المدرس فی — بندہ ضعیف محمد اسحٰق میرٹھی، مدرس
المدرسۃ الاسلامیۃ الواقعۃ فی — مدرسہ اسلامیہ میرٹھ
بلدۃ میرٹھ

تحریر منیف طبیب الأمراض الروحانیہ و معالج الاسقام الجسمانیہ جناب مولوی حکیم محمد مصطفےٰ صاحب شد اللہ وجودہ متعنا اللہ بوجودہ

اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ — بیشک یہ قول فیصل ہے اور بے معنی نہیں۔
العبد محمد مصطفےٰ البجنوری الطبیب — بندہ محمد مصطفےٰ بجنوری طبیب وارد
الوارد فی میرٹھ۔ — حال میرٹھ

تحریر لطیف عین الانسان الکامل و انسان عین الافاضل فاضل اجل حضرت مولانا الحاج الحکیم محمد مسعود احمد صاحب متعنا اللہ ببقائہ

العبد محمد مسعود احمد بن — العبد محمد مسعود احمد بن حضرت
حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی — مولانا رشید احمد گنگوہی قدس سرہ العزیز

تحریر شریف منطقہ بدرج الفضائل مطرح انظار الاساتذہ والافاضل جناب مولانا المولوی محمد یحیی صاحب ایدہ اللہ القدوس

بسم الله الرحمٰن الرحيم

الحمد لله الذي تقدست ذاته
الصمدية عن ان يماثل احد في
صفاته المختصة وان كان من
الانبياء وترفعت قدرته من
تطرق العقول والآراء والصلوٰة
والسلام على افضل من يتوسل
به في الدعاء من المرسلين و
الصديقين والشهداء والصلحاء
واكمل من يدعى من الاحياء بعد
الوصال واللقاء وعلى آله واصحابه
الذين هم اشداء على الكفار و
على المومنين من الرحماء. امابعد
فرأيت هذه الاجوبة فوجدتها قولا
حقا مطابقا للواقع. وكلاما صادقا
يقبله القانع والمانع. لاريب فيه
هدى للمتقين الذين يومنون على
الحق ويعرضون عن اباطيل الضالين
المضلين. كيف لا وقد نمقها من هو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس کی ذات
بے نیاز مقدس ہے کہ اس کی صفات خاصہ میں
کوئی اس کا ہمسر ہو اگرچہ نبی ہی کیوں نہ ہوں
اور اس کی قدرت عالی ہے عقل اور رائے
کے دخل سے درود و سلام ان میں بہترین ذات
پر جن کو دعا میں وسیلہ پکڑا جاتا ہے۔ یعنی
پیغمبران و صدیقین اور شہداء و صلحاء اور
کامل جن کے لیے وصال و انتقال کے بعد
حیات ثابت ہے اور ان کی اولاد و اصحاب
پر جو کافروں پر سخت تر اور مسلمانوں پر
مہربان تر ہیں اما بعد میں نے یہ جوابات
دیکھے تو ان کو پایا قول حق واقع کے مطابق
اور کلام راست، جس کو ہر قانع و مخالف
قبول کرے اس میں شک نہیں ہدایت ہے
پرہیزگاروں کے لیے جو حق کو مانتے اور
گمراہوں و گمراہ کرنے والوں کی واہیات
سے منہ پھیرتے ہیں کیوں نہ ہو ان کو لکھا
ہے انھوں نے جو نقلی و عقلی علوم کی اطراف

www.ahnafmedia.com

محدد جهات العلوم النقلية و
العقلية - ذروة سنام الصناعات
العلوية و السفلية - منطقة بروج
الكمال و مطرقة لتصريف المبتدعين
من الفرق الاثنى عشرية وغيرها
من الانقلاب الى الاعتدال شمس
فلك الولاية - بدر سماء الهداية.
الذى اصبحت رياض العلم والهداية
بسحاب فيضه زاهرة - و امست
حياض الجهل و الغواية بصواعق
نقمته غائرة حامل لواء السنة
السنية - قامع البدعة السيئة الشنيعة
رشيد الملة و الدين قاسم الفيوضات
المستفيضين - محمود الزمان -
اشرف من جميع الاقران - مقتدى
المسلمين مجتبى العلمين حضرتنا
و مرشدنا و وسيلتنا و مطاعنا مولانا
الحافظ الحاج المولوى خليل احمد
لا زالت شموس فيوضاته بازغة
للمقتبسين من انواره - و دامت
اشعة بركاته ساطعة للسالكين على

کی حد بندی کرنے والے اور فنون عالی و سافل
کے رفیع المرتبہ شخص ہیں برجِ کمال کے منطقہ
اور روافض وغیرہ مبتدعین کو انقلاب سے
اعتدال کی جانب پھیرنے کے لیے بمنزلہ گرز
فلکِ ولایت کے آفتاب آسمانِ ہدایت
کے ماہتاب جن کے فیض کی گھٹاؤں سے
علم و ہدایت کے باغ لہلہا اٹھے اور جن
کے غصہ کی بجلیوں سے جہل و گمراہی کے
حوض پایاب بن گئے - روشن سنت کے علمبردار
بدعت سیئہ شنیعہ کے اکھاڑنے والے
ملت و دین کے رشید طالبین کے لیے
فیوضات کے قاسم، محمودِ زمانہ، جملہ
اہل عصر میں اشرف، مسلمانوں کے مقتدا،
پسندیدہ عالم ہمارے حضرت و مرشد
اور وسیلہ و مطاع مولانا حافظ حاجی مولوی
خلیل احمد صاحب ان کے فیوضات
کے آفتاب سدا ان کا نور لینے والے
والوں کے لیے چمکتے رہیں - اور ان کی
برکات کی شعاعیں ان کے قدم بہ قدم
چلنے والوں پر ہمیشہ چمکتی رہیں - آمین
یا رب العلمین

www.ahnafmedia.com

خطواته وآثاره، آمين يارب العلمين
وانا عبده الحقير محمد ن المدعو بيحيى
السهسرامي المدرس فی مدرسة مظاهر
علوم سهارنفور

میں ہوں بندہ ضعیف حقیر محمد یحیی سسرامی
مدرس مدرسہ مظاہر علوم
سہارنپور

تحریر منیف ناشر العلوم العربیۃ ماہر الفنون الادبیۃ جناب مولانا المولوی کفایت اللہ صاحب زاد مجدہ ورشدہ

الحمد لله الذی لا حیاة الا فی رضاه
ولا نعیم الا فی قربه ولا اصلاح القلب
ولا فلاح الا فی الاخلاص له وتحيه
حبه والصلوٰة والسلام علی سیدنا
ومولانا محمد عبده ورسوله الذی
ارسله علی حین فترة من الرسل فهدی
به الی اقوم الطرق واوضح السبل و
علی آله وصحبه العظام الذین هم قادة
الابرار وقدوة الکرام. وبعد فهذه
نمیقة انیقة. ووجیزة وثیقة الفها
عمدة العلماء جهبذ الفضلاء الجامع
بین الشریعة والطریقة. الواقف باسرار
المعرفة والحقیقة الذی درس من
المعارف والعلوم ما اندرس واحیی
مراسم الملة الحنیفة الرشیدیة البیضاء

جملہ تعریفیں اس اللہ کے لیے کہ حیات اس کی
رضا اور آسائش اس کے قرب میں منحصر ہے اور
قلب کی صلاح و بہبودی اس کے اخلاص اور کیلئے
محبت پر موقوف ہے۔ اور درود و سلام
سیدنا مولانا محمد پر جو اس کے بندہ اور رسول
ہیں کہ بھیجا ان کو پیغمبروں کے ختم ہو جانے پر
بس ان کے ذریعہ سے سب سے بہتر راستہ اور
واضح طریق دکھلایا۔ اور ان کی اولاد باعظمت اصحاب
پر جو سرداران نیکوکاران و مقتدایان بزرگان ہیں یہ
تحریر پاکیزہ اور مختصر وثیقہ جس کو تالیف کیا عمدۃ
العلماء، سردار فضلاء، جامع شریعت و طریقت
واقف رموز معرفت و حقیقت نے کہ تعلیم دی
معرفتوں اور علوم کی اس کے بعد کہ محو ہو گئے
تھے اور جلا یا چمکتی ملت حنیفیہ رشیدیہ کے
مراسم کو اس کے بعد کہ مٹ چلے تھے پناہ اہل

www.ahnafmedia.com

بعد ما كادت ان تطمس. كهف
الكملاء خاتم الاولياء المحدث المتكلم
الفقيه النبيه سيدى و مولاى الحافظ
الحاج المولى خليل احمد لا زالت
شموس افاضته بازغة و بدور افادته
طالعة فلله دره ثم لله دره حيث
نطق بالصواب فى كل باب وذلك
فضل الله يؤتيه من يشاء و الله
ذو الفضل العظيم و هو يهدى من
يشاء الى صراط مستقيم ولا حول و
لا قوة الا بالله العلى العظيم العبد
الاواه محمد المدعو بكفايت الله
جعل الله اخرته خيرا من اولاه
الگنگوهى مسكنا مدرس مدرسة
مظاهر العلوم الواقعة فى سهارنفور.

کمال، مہر اولیا، محدث متکلم فقیہ عاقل
سیدی و مولائی حافظ حاجی مولانا خلیل احمد
صاحب نے ان کے افاضے کے آفتاب
چمکتے اور ان کے افادہ کے ماہتاب نکلتے
رہیں۔ سو اللہ کے لیے ہے ان کی خوبی پس
اللہ کے لیے ان کی خوبی کہ ہر باب میں صواب
کہا اور یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہے
دے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔ وہی
ہدایت دیتا ہے جس کو چاہتا ہے سیدھے
راستہ کی، اور نہ پھرنا ہے نہ طاقت مگر اللہ
برتر باعظمت کے ساتھ۔
بندہ اواہ محمد کفایت اللہ، اللہ اس کی
آخرت دنیا سے بہتر بنائے
گنگوہی بحیثیت سکونت مدرس مدرسہ
مظاہر علوم سہارنپور۔

www.ahnafmedia.com

هٰذہ

خلاصۃ تصدیقات السادۃ العلماء بمکۃ المکرمۃ

زادہا اللہ تعالیٰ شرفاً وفضلاً

یہ مکۂ مکرمہ زاد اللہ شرفاً وتعظیماً کے علماء کی تصدیقات کا خلاصہ ہے

جن میں سب سے مقدم حضرت شیخ العلماء مولانا محمد سعید بابصیل کی تصدیق بعینہٖ تحریر ہو کر

ہدیۂ ناظرین کی جاتی ہے:-

صورۃ ما کتبہ حضرۃ الشیخ الاجل والفاضل الابجل امام العلماء ومقدم الفضلاء رئیس الشیوخ الکرام وسند الاصفیاء العظام عین اعیان الزمان قطب فلک العلوم والعرفان حضرۃ مولانا الشیخ محمد سعید بابصیل الشافعی شیخ العلماء بمکۃ المکرمۃ والامام والخطیب بالمسجد الحرام لا زال مغموراً بنعم الملک العلام

تقریظ سرورِ مشیخ اعظم صاحب فضیلتِ تامہ پیشوائے علماء ومقتدائے فضلاء مشائخ کرام کے سردار اور اعظم اصفیا میں مستند محترم اہل زمانہ وقطب آسمان علوم ومعرفت جناب حضرت مولانا شیخ محمد سعید بابصیل شافعی شیخ علماء مکہ مکرمہ اور امام وخطیب مسجد حرام ہمیشہ شاہنشاہ علام کی نعمتوں سے بھرے رہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اما بعد فقد طالعت ہذہ الاجوبۃ للعلامۃ الفہامۃ المسطورۃ علی الاسئلۃ المذکورۃ فی ہذہ الرسالۃ فرأیتہا فی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد (حمد وصلوٰۃ کے واضح ہو) میں نے بڑے زبردست ونہایت سمجھدار عالم کے یہ جوابات جو سوالات مذکورہ کے متعلق انھوں نے لکھے

www.ahnafmedia.com

غایة الصواب شکر الله تعالیٰ المجیب اخی وعزیزی الاوحد الشیخ خلیل احمد ادام الله سعدہ واجلالہ فی الدارین وکسر بہ رؤس الضالین والحاسدین الی یوم الدین بجاہ المرسلین۔

ہیں۔ غور کے ساتھ دیکھے۔ پس ان کو نہایت درجہ درست پایا۔ حق تعالیٰ جواب لکھنے والے میرے بھائی اور عزیز یکتا شیخ خلیل احمد کی تحریر مشکور فرمائے اور ان کی صلاح وجلالت کو دارین میں دائم رکھے اور ان کے ذریعہ سے گمراہوں اور حاسدوں کے سروں کو قیامت تک بجاہ سید المرسلین توڑتا رہے آمین۔

امین رقمہ بقلمہ المرتجی من ربہ کمال النیل محمد سعید بن محمد بابصیل مفتی الشافعیة ورئیس العلماء بمکة المکرمة غفر الله له ولمحبیه وجمیع المسلمین

لکھا ہے اپنے قلم سے امیدوار کمال نیل محمد سعید خلف محمد بابصیل مفتی شافعیہ اور شیخ علماء مکہ مکرمہ نے اللہ ان کو اور ان کے دوستوں اور تمام مسلمانوں کو بخشے

(طبع الخاتم) (مہر)

صورة ما کتبه حضرة الامام الجلیل والفاضل النبیل منبع العلوم ومخزن الفهوم محی السنة الغراء ماحی البدعة الظلماء مولانا الشیخ احمد رشید الحنفی لازال منغمسا فی بحار لطفه الجلی والخفی۔

تقریظ مسطورہ مقتدائے صاحب جلالت وفاضل باعظمت چشمۂ علوم وخزانۂ فہوم روشن سنت کے زندہ کرنے والے تاریک بدعت کے مٹانے والے، مولانا شیخ احمد رشید حنفی، حق تعالیٰ کے لطف کے سمندر میں سدا غوطہ زن رہیں

بسم الله الرحمٰن الرحیم

الحمد لله عالم الغیب والشهادة

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب تعریف اللہ کو زیبا ہے جو چھپے اور کھلے کا

الکبیر المتعال والصلوٰة والسلام
علیٰ سیدنا ونبینا وحبیبنا ومرشدنا
وهادینا ومولٰنا واولٰنا محمّد و
صحبه والآل - وبعد فقد تتبعت
هذه الاجوبة المنیفة الشرعیة و
المسائل اللطیفة المرعیة للعالم
المفضال انسان عین الافاضل عین
الانسان الکامل صفوة الاماثل بقیة
الاوائل قامع الشرك ماحی البدع
مبیل اهل الزیغ والضلال سیف
الله علی رقاب المارقة المبتدعة
الضلال المحدث الوحید والفقیه
الفرید سیدی ومولائی وملاذی حضرة
الحافظ الحاج الشیخ خلیل احمد لا
زال ولم یزل مؤیدا من مولانا ذی
الجلال فلله در من فاضل ادیب و
عارف اریب ومتکلم لبیب حیث
تصدی لحمایة الشرع الشریف ووقایة
الدین الحنیف وصیانة المذهب
المنیف فاعلی منار الحق ورفع معالم
الهدی وقوی بنیانه وتشید ارکانه و

جاننے والا بڑائی اور علو والا ہے اور درود وسلام
ہمارے سردار نبی اور محبوب و مرشد اور
ہادی و مولا اور سب سے بہتر محمد اور ان کے
صحابہ و اولاد پر۔ میں نے ان لطیف مسائل شرعیہ
کے جوابات علیہ کو خوب غور سے دیکھا جو ایسے
شخص کے لکھے ہوئے ہیں جو بڑے صاحب
فضل عالم اور فضلاء کی آنکھوں کی پتلی اور صفات
کمال انسان کی آنکھ، ہمسروں میں منتخب اور سلف
کا نمونہ ہیں۔ شرک کے اکھیڑنے والے بدعتوں کے
مٹانے والے کجی و گمراہی والوں کو تباہ کرنے والے
اور بد دین سرکش بدعتیوں کی گردنوں پر اللہ کی
تلوار بنے ہوئے ہیں۔ محدث یگانہ اور فقیہ یکتا
یعنی سیدی و مولائی و ملاذی حضرت حافظ حاجی
شیخ خلیل احمد صاحب حق تعالیٰ کی طرف سے
ہمیشہ ہمیشہ ان کی تائید ہوتی رہے پس اللہ
ہی کے لیے ہے خوبی ان فاضل ادیب اور
صاحب معرفت عاقل اور ماہر کلام دانا کی کہ
شرع شریف کی حمایت اور دین مبین کی
حفاظت اور مذہب حق کی نگہبانی کے لیے کھڑا
ہوئے اور حق کا منارہ اونچا کر دیا، ہدایت کے
نشان بلند کیے۔ اس کی بنیاد مضبوط کی۔ اسکے ستون

www.ahnafmedia.com

وضح برهانه فما احسن بيانه وما
اطلق لسانه وما افصح بنيانه فلعمري
لقد كشف الغطاء وازال العماء و
اعجم الصداء والبس ثوب الهوان
والردى وانار المسترشدين سبل
الهدى ميز الخبيث من الطيب و
بين الحق والصواب ووافق السنة
والكتب واظهر العجب العجاب ان
في ذلك لذكرى لاولي الالباب ازال
ريب المتاهين وفضح تلبيس الملبسين
وفرق جمع المحرفين وشتت شمل
المفسدين وبدد حزب الملحدين و
فت اكباد المبتدعين وكسر جند
الضالين وهزم افواج المضلين واهلك
اعداء الدين وخذل المغيرين المبدلين
واخزى اخوان الشياطين وابطل
عمل المشركين فقطع دابر القوم الذين
ظلموا والحمد لله رب العلمين۔
وكيف لا الا ان حزب الله هم الغلبون
فلله دره ثم لله دره اجاب فاجاد
واصاب جزاه الله عن الاسلام و

محکم کیے اور اس کی دلیل واضح کر دی کتنا نفیس
بیان اور کتنی صاف زبان اور کیسی فصیح تقریر ہے
کہ واقعی پردہ اٹھا دیا اور اندھاپن دور کر دیا
دشمنوں کی زبان بند کر دی اور ان کو ذلت و
ہلاکت کے کپڑے پہنا دیا اور طالبان ہدایت
کے لیے حق کے راستے روشن کر دیے۔ گندے کو
پاک سے جدا اور درست و صحیح کو ظاہر کر دیا
اور حدیث و قرآن کی موافقت کی اور عجیب
مضامین بیان فرمائے۔ واقعی اس میں اہل عقل
کے لیے پوری نصیحت ہے۔ اہل شک کا شک
زائل کر دیا اور خلط ملط کرنے والوں کی گڑبڑ کھول
دی۔ تحریف کرنے والوں کا گروہ منتشر کر دیا اور فتنہ
پردازوں کا اجتماع متفرق اور ملحدوں کی جماعت کو
تباہ کر دیا۔ بدعتیوں کے کلیجے پھاڑ دیے اور گمراہوں
کے لشکروں کو توڑ دیا اور گمراہ کرنے والوں کو پسپا
کر بھگا دیا۔ دین کے دشمنوں کو ہلاک اور تغیر و تبدل
کرنے والوں کو خوار کیا۔ شیطان کے بھائیوں کو
ذلیل بنایا اور مشرکوں کے کام باطل کر دیے ہیں
ستمگاروں کی جڑ ہی کٹ گئی۔ الحمد للہ رب العلمین کا شکر
ہے اور کیوں نہ ہو اللہ کا گروہ ہمیشہ غالب ہی
رہا ہے۔ پس اللہ کے لیے ہے مولانا کی خوبی

www.ahnafmedia.com

المسلمين افضل الجزاء آمين بجاه
سيد المرسلين والحمد لله اولا وآخرا
وباطنا وظاهرا وصلى الله على قرة
اعيننا سيدنا محمد خاتم جميع الانبياء
وآله وصحبه ومن تبعهم واهتدى
بهديهم وسلك سبيلهم واتبع
طريقهم وسار على منهجهم الى
يوم الدين آمين آمين آمين آمين
آمين لا ارضى بواحدة حتى اضيف
اليه الف امينا.

قال بفمه وكتبه بقلمه الفقير الى
ربه التواب راجي رحمة الله الوهاب
عبده وعابده احمد رشيد خان
نواب المكي عفى الله عنه وعن والديه
وتجاوز عن سيئاتهم بجاه النبي
الاواب شافع المذنبين يوم الحساب
حرره يوم الخميس التاسع عشر من
شهر ذي الحجة الحرام الذي هو من
شهور السنة ۱۳۲۸ الثامنة والعشرين
بعد الثلثمائة والالف من هجرة من

کو جو جواب نہایت درست و صحیح دیا، اللہ ان کو اسلام
اور اہل اسلام کی طرف سے بہتر جزا عطا فرمائے
آمین بجاہ سید المرسلین اور اللہ ہی کو زیبا ہے ہر
قسم کی تعریف اول و آخر اور ظاہر و باطن اور
روزِ قیامت تک رحمت نازل فرمائے حق تعالیٰ
ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک سیدنا محمد پر جو تمام انبیاء
کی مُہر ہیں اور ان کی اولاد و صحابہ پر اور ان پر
جو ان کے تابع ہیں اور ان کی روش اختیار کریں
اور ان کی راہ چلیں اور ان کے طریقہ کا اتباع کریں
اور ان کے راستے کو مسلک بنا دیں آمین آمین
آمین آمین آمین ایک بار آمین کہنے پر راضی نہ ہونگا
یہاں تک کہ ہزار بار آمین کہی جائے۔

کہا اپنی زبان سے اور لکھا قلم سے اپنے
تواب پروردگار کے محتاج اور بخشش ہائے خدا کی
رحمت کے امیدوار بندہ احمد رشید خاں نواب
مکی نے اللہ ان کی اور ان کے والدین کی خطاؤں
سے درگزر کرے اور معاف فرماوے بجاہ
شفیع گناہ گاراں بروز قیامت۔

یوم پنجشنبہ ۱۹ ذی الحجہ سنہ ۱۳۲۸ھ نبوی

(طبع الخاتم)

له العز والشرف عليه افضل الصلوة واكمل السلام واتم التحية آمين!

www.ahnafmedia.com

صورة ما كتبه حضرة امام الاتقياء السالكين و مقدام الفضلاء العارفين جنيد زمانه و اوانه شبلى دهره و زمانه مخدوم الانام منبع الفيوض للخواص والعوام جناب الشيخ محب الدين المهاجر المكى الحنفى لا زال بحر جوده زاخرًا و بدر فيضه لامعًا

تقریظ مسطورہ پیشوائے اتقیاء سالکین و مقتدائے فضلاء عارفین جنید زمانہ شبلی وقت مخدوم الانام چشمۂ فیض برائے خواص و عوام جناب شیخ مولانا محب الدین صاحب مہاجر مکی حنفی، ان کے سخا کا سمندر موجزن اور فیضان کا ماہتاب روشن رہے۔

الاجوبة صحيحة

تمام جوابات صحیح ہیں۔

حرره خادم الولى الكامل حضرة الشيخ امداد الله عليه رحمة الله محب الدين مهاجر مكة معظمة۔

لکھا اس کو ولی کامل شیخ حاجی امداد اللہ صاحب قدس سرہ کے خادم محب الدین مہاجر مکہ معظمہ نے۔

صورة ما كتبه رئيس الاتقياء الصلحين و امام الاولياء و العارفين مركز دائرة الفنون العربية و قطب سماء العلوم العقلية جناب الشيخ محمد صديق الافغانى المكى۔

تقریظ جو تحریر فرمائی نیکوکار پرہیزگاروں کے سردار اولیاء اور عارفین کے پیشوا دائرۂ فنون عربیہ کے مرکز اور آسمان علوم عقلیہ کے قطب جناب مولانا شیخ محمد صدیق افغانی نے۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم

الحمد لله الذى لا يغفر ان يشرك به

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب تعریف اس اللہ کو جو شرک کو نہ بخشے گا

ويغفر ما دون ذلك لمن يشاء كما
قال تعالى ربكم اعلم بكم ان يشاء
يرحمكم او ان يشاء يعذبكم وما
ارسلنك عليهم وكيلا والذي قال و
من كفر بالله وملئكته وكتبه ورسله
واليوم الاخر فقد ضل ضلالا بعيدا
والصلوة والسلام على من قال من
قال لا اله الا الله دخل الجنة قال
ابوذر يا رسول الله وان زنى وان
سرق قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم وان زنى وان سرق على رغم
انف ابي ذر فلله علم الغيب والشهادة
لانه من تلقاء ذاته تعالى فالله متكلم
من تلقاء نفسه واما رسول الله صلى
الله عليه وسلم فهو مخبر لما اوحى اليه
جليا كان او خفيا كما قال الله تعالى
وما ينطق عن الهوى ان هو الا وحي
يوحى الذي كتب مولانا الشيخ خليل
احمد في هذه الرسالة فهو حق صحيح
لا ريب فيه وماذا بعد الحق الا
الضلال وهو معتقدنا ومعتقد

اور اس کے سوا جس گناہ کو چاہے بخش دے گا
چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ تمہارا
رب تم کو خوب جانتا ہے اگر چاہے تم پر رحم
فرمائے اور اگر چاہے تم کو عذاب دے اور اے
محمد ہم نے تم کو لوگوں پر وکیل بنا کر نہیں بھیجا اور۔
فرمایا کہ جس نے کفر کیا اللہ اور اس کے فرشتوں
اور کتابوں اور پیغمبروں اور یوم قیامت کا تو
بیشک وہ پرلے درجہ کی گمراہی میں پڑا اور درود وسلام
اس ذات پر جس نے ظاہر فرمایا کہ جس نے لا الہ الا اللہ
کہا وہ جنتی ہوا حضرت ابوذرؓ نے یہ سن کر عرض
کیا کہ یا رسول اللہ اگرچہ زنا اور چوری کرے جواب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اگرچہ
زنا کرے اگرچہ چوری کرے ابوذرؓ کو ناگوار ہو
تو ہوا کرے اللہ ہی کو علم ہے غائب و حاضر کا
کیونکہ علم اس کا ذاتی ہے پس اللہ تعالیٰ متکلم ہے
بذاتہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خبر دینے
والے ہیں جو آپ کی طرف اللہ وحی فرماتا ہے خواہ
جلی ہو یا خفی جیسا کہ ارشاد فرمایا حق تعالیٰ نے
اور محمد نہیں بولتے خواہش نفس سے ان کا ارشاد
تو بس وحی ہے جو ان کی طرف بھیجی جاتی ہے جو
کچھ مولانا شیخ خلیل احمد صاحب نے اس رسالہ میں

www.ahnafmedia.com

مشائخنا رضوان الله تعالیٰ علیهم اجمعین۔
وانا العبد الضعیف محمد صدیق الافغانی المهاجر۔

لکھا ہے وہ حق صحیح ہے جس میں کچھ شک نہیں اور حق کے بعد کچھ نہیں بجز گمراہی کے اور یہی عقیدہ ہے ہمارا اور ہمارے تمام مشائخ رضی اللہ عنہم کا۔
میں ہوں بندہ ضعیف محمد صدیق افغانی مہاجر مکہ مکرمہ

چونکہ جناب شیخ العلماء حضرت محمد سعید بابصیل تمام علماء مکہ مکرمہ زید شرفاً وفضلاً کے سردار اور ان کے امام ہیں لہٰذا ان کی تصدیق و تقریظ کے بعد کسی عالم کی علماء مکہ معظمہ میں سے تقریظ کی حاجت نہیں مگر تاہم مزید اطمینان کے واسطے جن بعض علماء مکہ مکرمہ کی تصدیقیں بلا جد وجہد حاصل ہوئیں وہ ثبت کر دی گئیں اور اسی وجہ سے اس وقت تنگ میں جو کہ بعد از حج قبل از روانگی مدینہ منورہ زید شرفاً وفضلاً جو تصدیقیں میسر ہوئیں انہیں پر اکتفا کیا گیا۔ حالانکہ مخالفین نے اپنی سعی مخالفت وغیرہ میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا تھا اور اسی وجہ سے جناب مفتی مالکیہ اور ان کے بھائی صاحب نے بعد اس کے کہ تصدیق کر دی تھی، مخالفین کی سعی کی وجہ سے اپنی تقریظ کو بحیلۂ تقویت کلمات لے لیا اور پھر واپس نہ کیا۔ اتفاق سے ان کی نقل کر لی گئی تھی۔ سو ہدیۂ ناظرین ہے:۔

تقریظ مولانا العلامہ الامام الہمام الفقیہ الزاہد الفاضل الماجد حضرۃ مولانا الشیخ محمد عابد مفتی المالکیہ ادام اللہ تعالیٰ

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي وفق من شاء من عباده السادة الاتقياء لاقامة منار الدين يقمع كل منابذ لشريعة سيد المرسلين صلى الله عليه وسلم وعلى اله وصحبه وكل منتم اليه۔ اما بعد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب تعریفیں اللہ کو جس نے اپنے متقی بندوں میں جس کو چاہا دین کا منارہ قائم رکھنے کی توفیق بخشی کہ شریعت محمدیہ کے ہر مخالف اور جھوٹی نسبت کرنے والے کا قلع قمع کرے۔ اما بعد میں اس تحریر اور جو کچھ ان چھبیس سوالات پر تقریر ہوئی ہے

www.ahnafmedia.com

قد اطلعت بهذا التقرير وعلی جمیع ما وقع علی هذه الاسئلة الستة و المشرین من التقریر فوجدته هو الحق المبین وکیف لا و هو تقریر عضد الدین عصام الموحدین الا ان محسود تفسیره کشاف لآیات التمکین فضلة الحاج خلیل احمد لازال علی معراج الهدایة یصعد فلیصعد آمین اللهم آمین !

امر برقمه مفتی المالکیة حالاً بمکة المکرمة محمد عابد بن حسین

سب پر مطلع ہوا تو میں نے اس کو لکھا ہوا حق پایا اور کیوں نہ ہو یہ تقریر ہے دین کے بازو مسلمانوں کے پناہ کی کہ جن کا عمدہ بیان آیات تمکین کا واضح کرنے والا یعنی بزرگ حاجی خلیل احمد صاحب ہدایت کی معراج پر سدا چڑھتے اور صاحب نصیب رہیں۔ آمین آمین اللّٰھم آمین۔

حکم کیا اس کے لکھنے کا محمد عابد بن حسین مفتیٔ مالکیہ نے۔

طبع الخاتم

تقریظ الشیخ الاجل والحبر الاکمل حضرۃ مولانا محمد علی بن حسین مالکی مدرس حرم شریف برادر مفتی صاحب ممدوح انار اللہ برہانہ۔

الحمد للہ علی آلائه و الصلوۃ والسلام علی سید انبیائه سیدنا محمد وعلی آله الکرام واصحابه السادۃ القادۃ الاعلام. اما بعد فیقول العبد الحقیر المالکی محمد علی بن حسین احمد الامام والمدرس بالمسجد المکی انی

تمام حمد اللہ کے لیے ہے، اس کی نعمتوں پر اور درود و سلام سردار انبیاء سیدنا محمد اور اُن کی اولاد کرام و اصحاب عظام پر۔

اما بعد کہتا ہے بندہ حقیر محمد علی بن حسین امام مالکی مدرس و امام مسجد حرام کہ علماء محقق یگانہ مولوی حاجی حافظ شیخ خلیل احمد نے

وجدت ما حررہ العالم العلامة
المحقق الاوحد فضلة الحاج الحافظ
الشیخ خلیل احمد علی ھذہ الاسئلة
الستة والعشرین ھو الحق الذی لا یاتیہ
الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ
عند جمیع المحققین فجزاہ اللہ تعالیٰ
خیر الجزاء ووفقنا وایاہ دائما لصالح
الاعمال الحمیدة وحسن الثناء
امین اللھم امین !
کتبہ الامام المدرس بالمسجد
المکی محمد علی ابن حسین المالکی

ان چھبیس سوالوں پر جو کچھ لکھا ہے، تمام
محققین کے نزدیک وہی حق ہے کہ باطل
نہ اس کے آگے سے آسکتا ہے نہ پیچھے سے
پس اللہ ان کو جزائے خیر دے اور ہمیں اور
ان کو ہمیشہ نیک اعمال اور حسنِ ثنا کی توفیق
بخشے۔ آمین اللھم آمین !
لکھا محمد علی بن حسین مالکی مدرس و
امام مسجد مکی نے

طبع الخاتم

www.ahnafmedia.com

خلاصہ تصادیقِ علماءِ مدینہ منورہ زادہا اللہ شرفاً و تعظیماً

سب سے اول امام فقہائے زمانہ و رئیسِ محدثینِ وقت، مرکزِ علومِ عقلیہ، منبعِ معارفِ نقلیہ، قطبِ فلکِ تحقیق و تدقیق، شمسِ سماءِ الامانت والتصدیق حضرت مولانا سید احمد برزنجی شافعی سابق مفتی آستانۂ نبویہ دامت فیوضہم کے رسالہ کا ملخص تین مقام سے لکھتے ہیں:

وقد کتب الفاضل العالم فی اول رسالتہ المسمّٰی بتثقیف الکلام مانصہ:

مولانا ممدوح نے شروع رسالہ میں یوں تحریر فرمایا ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی لہ الکمال المطلق فی ذاتہ وصفاتہ المنزہ عن الحدوث وسماتہ الحکیم فی افعالہ الصادق فی اقوالہ۔ عز شانہ تعالیٰ جدہ و وجب علینا شکرہ وحمدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ سیدنا ومولانا محمد الذی بعثہ اللہ رحمۃ للعٰلمین و جعل وجودہ نعمۃ عامۃ للاولین و الاٰخرین وختم بنبوتہ ورسالتہ نبوۃ الانبیاء ورسالۃ المرسلین وعلیٰ الہ واصحابہ وکل من تمسک بھدیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب تعریف زیبا ہے اللہ کو جس کے لیے اس کی ذات وصفات میں کمال مطلق ثابت ہے منزہ ہے حدوث اور اس کی علامات سے حکیم ہے اپنے افعال میں سچا ہے اپنے اقوال میں معزز ہے اس کی ثنا اور عالی ہے اس کی شان واجب ہے ہم پر اس کا شکر اور اس کی حمد اور درود و سلام ہمارے سردار و مولا محمد پر جن کو بھیجا اللہ نے دنیا جہان کے لیے رحمت بنا کر اور ان کا وجود بنایا تمام اگلے پچھلوں کے لیے نعمت اور ختم کیا ان کی نبوت و رسالت پر جملہ انبیاء کی نبوت اور رسولوں کی رسالت کو اور سلام ان کی اولاد

www.ahnafmedia.com

الى يوم الدين اما بعد فقد قدم علينا
بالمدينة المنورة والرحاب النبوة
المطهرة جناب العلامة الفاضل و
المحقق الكامل احد العلماء
المشهورين بالهند الشيخ خليل احمد
حين تشرف بزيارة خير الانام سيد
الانام والمرسلين العظام سيدنا ومولانا
محمد عليه افضل الصلوٰة والسلام
وقدم الينا رسالة مشتملة على اجوبة
اسئلة واردة اليه من بعض العلماء
لكشف عن حقيقة مذهبه ومذهب
معتقد مشائخه الفضلاء وطلب
منى ان انظر فى تلك الاجوبة بعين
الانصاف ومجانبة الانحراف عن
الحق وترك الاعتساف فجمعت ما
فى هذه الورقات مما اداه اليه
نظرى من التحقيقات مقتبسا لها
من مشكوٰة ائمة الدين المقتدى بهم
فى المسلك بحبل الله المتين لمجابة
لمطلوبه وتلبية لمرغوبه وسميته كمال
التثقيف والتقويم لعوج الافهام عما

اصحاب اور تمام ان لوگوں پر جو ان کے طریقہ
پر چلیں قیامت کے دن تک، اما بعد ہمارے
پاس تشریف لائے مدینہ منورہ اور آستانہ نبویہ
میں جناب علامہ فاضل اور محقق کامل ہند کے
مشہور علماء میں سے ایک مولانا شیخ خلیل احمد
صاحب بہترین خلق سید الانام و مرسلین سیدنا و
مولانا محمد علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی
زیارت سے مشرف ہونے کے وقت' اور ایک
رسالہ پیش فرمایا جس میں ان سوالات کے
جوابات تھے جو ان کے مذہب اور عقائد اور
ان کے صاحب فضل مشائخ کے عقیدوں کی
حقیقت و ماہیت ظاہر کرنے کے لیے ان کی
جانب کسی عالم کی طرف سے بھیجے گئے تھے اور
شیخ ممدوح مجھ سے اس امر کے خواہاں ہوئے کہ
میں ان جوابات میں نظر کروں چشم انصاف سے
اور حق سے انحراف کرنے سے بچ کر اور زیادتی
چھوڑ کر پس میں نے ان کی خواہش کے موافق
اور آرزو پوری کرنے کو ان اوراق میں جہاں
تک میری نظر پہونچی وہ تحقیقات جمع کردیں جن
کو ان کے پیشوایان دین کے چراغدان سے اخذ
کیا ہے جن کا اقتدا کیا جاتا ہے، اللہ کی مضبوط

www.ahnafmedia.com

يجب لكلام الله القديم و سبب
تسميتي له بهذا الاسم ان الكلام
على الاجوبة التي اجاب بها عن تلك
الاسئلة و ان كان متنوعا متعلقا
باحكام شتى من الفروع و الاصول
اهمها ما يتعلق بوجوب الصدق في
كلام الله تعالى النفسي و اللفظي و
لهذه الاهمية قدمت الكلام على
هذا البحث على الكلام على غيره
من تلك الاجوبة بالله المستعان و
منه التوفيق وعليه التكلان۔

رہی کے مضبوط تھامنے ہیں اور میں نے اس کا نام
کمال التثقیف و التقویم لعوج الافہام عما یجب
لکلام اللہ القدیم رکھا اور اس رسالہ کے یہ نام رکھنے
کی وجہ یہ ہے کہ رسالہ میں جن سوالات کے جواب
دیے ہیں اگرچہ وہ قسم قسم کے اور فروع و اصول کے
مختلف احکامات کے متعلق ہیں مگر سب سے زیادہ
اہم وہ مسئلہ ہے جو حق تعالیٰ کے کلام نفسی و لفظی
میں صدق کے ضروری ہونے سے متعلق ہے اور
اسی کے اہم ہونے کی وجہ سے اس بحث پر گفتگو کو
دوسرے جوابوں پر مقدم اور اللہ ہی سے مدد چاہی
جاتی ہے اور اسی پر بھروسہ۔ اس کے بعد کلام
لفظی و نفسی کی تحقیق اور اس میں صدق و کذب
کی تشریح اور علماء مذہب کی تنقید و اختلاف نقل فرمائے

وقال في وسط رسالته الشريفة
في آخر البحث الاول ما نصه
وبعد اطلاعك على هذا البيان الشافي
وادراكك له بالفهم السليم الكافي
فعلم ان ما ذكره الفاضل الشيخ
خليل احمد في جواب الثالث و
العشرين والرابع والعشرين والخامس
والعشرين كلام معروف في كثير من

اور اپنے رسالہ شریفہ کے وسط میں
پہلی بحث کے آخر یوں تحریر فرماتے ہیں:۔
اور جب اے مخاطب تو اس شافی بیان
پر مطلع ہو گیا اور کافی فہم سلیم کے ذریعہ سے اس کو
سمجھ لیا تو معلوم کرے گا کہ جو کچھ فاضل شیخ
خلیل احمد نے تئیس و چوبیس و پچیسویں سوال
کے جواب میں ذکر کیا ہے وہ موجود ہے بہتیرے
معتبر اور متاخرین علماء کلام کی متداول کتابوں

www.ahnafmedia.com

الكتب المعتبرة المتداولة لعلماء الكلام
المتاخرين كالمواقف والمقاصد و
شروح التجريد والمسايرة وغيرها و
محصل تلك الاجوبة التي ذكرها
الشيخ خليل احمد موافقة علماء
الكلام المذكورين في معتقدية مخالفة
الوعد والوعيد والخبر الصادق لله
تعالى في الكلام اللفظي المستلزمة
للامكان الذاتي في ذلك عندهم مع
الجزم والقطع بعدم وقوعها وهذا
القدر لا يوجب كفرا ولا عنادا و
لا بدعة في الدين ولا فسادا كيف و
قد علمت موافقة كلام العلماء الذين
ذكرناهم عليه كما رايته في كلام
المواقف وشرحه الذي نقلناه قريبا
فالشيخ خليل احمد لم يخرج عن
دائرة كلامهم لكن اقول مع هذا
نصيحة له ولسائر علماء الهند انه
ينبغي لهم عدم الخوض في هذه
المسائل الغامضة واحكامها
الدقيقة التي لا يفهمها الا الواحد

میں مثلاً مواقف اور مقاصد اور تجرید ومسایرہ وغیرہ
کے شروحات میں اور خلاصہ ان جوابات کا جن
کو شیخ خلیل احمد نے ذکر کیا ہے مذکورہ علماءِ
کلام کی اس مضمون میں موافقت ہے کہ کلام لفظی
میں اللہ تعالیٰ کے وعدہ اور وعید اور سچی خبر کا
خلاف کرنا حق تعالیٰ کی قدرت میں داخل ہے
جو ان کے نزدیک امکان ذاتی کو مستلزم ہے
مع اس امر کے جزم اور یقین کے کہ اس خلاف
کا وقوع ہرگز نہ ہوگا اور اتنا کہنے سے نہ کفر لازم
آتا ہے نہ عناد اور نہ دین میں بدعت اور فساد
اور کیسے لازم آسکتا ہے حالانکہ تو معلوم کر چکا ہے
کہ یہ مذہب بالکل موافق ہے ان کے جن کا ذکر
ہم اوپر کر چکے ہیں چنانچہ تو مواقف اور اس کی
شرح وغیرہ کی عبارتیں جن کو ہم نے ابھی نقل
کیا ہے دیکھ چکا ہے پس شیخ خلیل احمد ان
حضرات علماء کے دائرہ سے باہر نہیں ہیں لیکن
باوجود اس کے میں ان سے اور نیز تمام علماء
ہند سے بطور نصیحت کہتا ہوں کہ سب علماء
کو مناسب ہے کہ ان باریک مسائل اور ان
دقیق احکام میں خوض نہ کیا کریں جن کو عوام تو
کیا سمجھیں گے بڑے علماء میں سے بھی بجز

www.ahnafmedia.com

بعد الواحد من فحول العلماء المحققين
فضلا عن غيرهم فضلا عن عوام المسلمين
لانهم اذا قالوا ان مقدورية مخالفة
الوعيد والخبر الالهي لله تعالى مستلزمة
لامكان الكذب في الكلام اللفظي المنسوب
اليه تعالى بالذات لا بالوقوع واشاعوا
ذلك بين عامة الناس تبادرت اذهانهم
الى انهم قائلون بجواز الكذب في كلام
الله تعالى فحينئذ يكون شان اولئك
العامة مترددا بين الامرين الاول
يتلقوا ذلك بالقبول على الوجه الذي
فهموه فيقعوا في الكفر والالحاد الثاني
ان لا يتلقوه بالقبول وينكروه غاية
الانكار ويشنعوا على قائله غاية التشنيع
وينسبوهم الى الكفر والالحاد وكلا
الامرين فساد في الدين عظيم فلاجل
ذلك يجب عليهم عدم الخوض في هذه
المسائل الا عند الاضطرار الشديد
مع توجيه الخطاب الى ذي قلب يلقي
السمع وهو شهيد وقد وفقنا الله
بعنايته وارشاده لسلوك السبيل

ایک دو اخص الخواص عالم کے دوسرے عالم بھی
نہیں سمجھ سکتے۔ اس لیے کہ جب وہ کہیں گے کہ اللہ
کی دی ہوئی خبر اور وعید کے خلاف کرنا اللہ تعالیٰ
کی قدرت میں داخل ہے اور واقعی اس سے لازم
آیا اس کلام لفظی میں جو اللہ کی طرف منسوب ہے
کذب کا امکان بالذات نہ بالوقوع اور اس کو
پھیلائیں گے تمام لوگوں میں تو عوام کے ذہن فوراً
اسی طرف جائیں گے کہ یہ لوگ کلامِ خداوندی میں
کذب کے جواز کے قائل ہیں پس اس وقت ان عوام
کی حالت ان دو امر میں متردد ہوگی کہ یا تو جس طرح
ان کی سمجھ میں آیا ہے اس کو قبول کر کے مان لیں گے
پس کفر و الحاد میں گر پڑیں گے اور یا یہ کہ اس کو
قبول نہ کریں گے اور پوری طرح انکار کریں گے اور
اس کے قائل پر طعن و تشنیع کریں گے اور ان کو کفر و الحاد
کی طرف نسبت کریں گے اور یہ دونوں باتیں دین
میں فسادِ عظیم ہیں پس اس وجہ سے ان پر واجب
ہے کہ ان مسائل میں خوض نہ کریں ہاں اگر کوئی
سخت ضرورت ہی پیش آجائے تو مجبوری ہے
کہ ایسے شخص کو مخاطب بنا کر مطلب سمجھا دیں، جو
صاحب دل ہو کر متوجہ کان لگا کر سنے اور ہم کو
اللہ نے توفیق عطا فرمائی ہے اپنے ارشاد اور

www.ahnafmedia.com

التي فيها التخلص من الوقوع في هذه الخطر العظيم بالوجه الصحيح المستقيم والحمد لله رب العلمين۔

ہدایت سے اس راستہ پر چلنے کی جس میں اس بڑے خطرے میں واقع ہونے سے نجات ہے صحیح و مستقیم صورت سے اور اللہ کا شکر ہے جو پالنے والا ہے تمام جہان کا۔

وقال في اختتام رسالته الشريفة ما نصّهٗ۔

اور فرمایا اپنے رسالہ شریفہ کے آخر میں جس کی عبارت یہ ہے:

وإذا وصل بنا الكلام الى هذا المقام فنقول قولاً عاماً شاملاً لجميع هذه الرسالة المشتملة على ستة وعشرين جواباً التي قدمها الينا العلامة الفاضل الشيخ خليل احمد للنظر فيها وتأمل ما فيها من الاحكام انا لم نجد فيها قولاً يوجب الكفر والابتداع ولا ما ينتقد عليه انتقاداً ما الا هذه المواضع الثلاثة التي ذكرناها وليس فيها ما يوجب الكفر والابتداع ايضاً كما علمت ذلك من بحثنا فيها ومن المعلوم انه لا يسلم كل عالم الف كتاباً من العثرات في بعض المواضع من كلامه فقد ما قيل من الف فقد استهدف وقال الامام

اور جب اس مقام تک تقریر پہنچ چکی تو اب ایک قول عام بیان کرتے ہیں جو اس تمام رسالہ کے ان چھبیس جوابات پر مشتمل ہے جس کو علامہ فاضل شیخ خلیل احمد نے اس میں نظر کرنے اور اس کے احکامات میں غور کرنے کے لیے ہمارے سامنے کیا ہے کہ واقعی ہم نے ایک بات بھی اس میں ایسی نہیں پائی جس سے کفر یا بدعتی ہونا لازم آئے بلکہ ان تین مسائل کے علاوہ جن کو ہم نے ذکر کیا ہے کوئی مسئلہ بھی ایسا نہیں جس پر کوئی باریک بینی اور کسی انتقاد کی گنجائش ہو اور یہ بات سب کو معلوم ہے کہ کوئی عالم جو کتاب تصنیف کرے اپنی تحریر میں کسی مقام پر لغزش کھا جانے سے سالم نہیں رہ سکتا چنانچہ یہ مثل مشہور ہے قدیم سے کہ جو مؤلف بنا وہ نشانہ بنا اور امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

www.ahnafmedia.com

مالك رضي الله تعالى عنه ما منا
الا راد و مردود عليه الا صاحب هذا
القبر الكريم يعني قبره صلى الله
عليه وسلم وحسبي الله وكفى والحمد
رب العلمين۔ ثم جمعها وكتابتها في
اليوم الثاني من شهر ربيع الاول عام
الف وثلاثمائة وتسع وعشرين من
الهجرة النبوية على صاحبها افضل
الصلوة وازكى التحية۔

فرمایا ہے کہ ہم میں کوئی بھی ایسا نہیں جس
نے دوسرے پر رد نہ کیا ہو یا جس پر رد نہ
ہوا ہو، بجز اس بزرگ قبر والے یعنی سیدنا محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ہم کو اللہ کافی و
وافی ہے اور سب تعریف اللہ کو جو رب ہے
تمام عالم کا

ختم ہوئی اس رسالہ کی ترتیب و
کتابت دوسری ماہ ربیع الاول ۱۳۲۹ھ کو۔

شیخ ممدوح کے اس رسالہ پر جو بہ تمامہا علیحدہ طبع ہو چکا ہے اور اس مختصر رسالہ میں جس کا مقصود امور مذکورہ پر تقریظ و تنقید کرنے والے اصحاب کی عبارت و مواہیر کا نقل کرنا ہے اس رسالہ کے اول و آخر و وسط تین مقامات لکھ دیے گئے ہیں بمفصلہ ذیل علماء کی مہریں ثبت ہیں۔

المدرس مدرسة الشفا	المدرس في الحرم النبوي الحنفي	خادم العلم بالحرم الشريف النبوي
موسى عمر ١٣٢٢	ملا محمد خان ١٣٢٦	راجي فيض الكريم خليل بن ابراهيم ١٣٠٥
شيخ المالكية بحرم خير البرية	خادم العلم بالمسجد الشريف النبوي	خادم العلم بالحرم الشريف النبوي
السيد احمد الجزائري	عمر بن حمدان المحرسي	محمد العزيز الوزير التونسي
خادم العلم بالمسجد النبوي	محمد زكي البرزنجي	محمد السوسي الخياري

من مشاهير علماء العرب	خادم العلم الشريف في دمشق الشام وخطيب جامع السروجي	خادم العلم والمدرس في باب السلام
احمد بن المامون البلغيثي ١٣٢٨	محمد توفيق	موسى كاظم بن محمد
خادم العلم بالمسجد الشريف	خادم العلم الشريف في بلدة النبي صلى الله عليه وسلم	خادم العلم بالحرم الشريف النبوي
احمد بن محمد خير الحاج العباسي	ابن نعمان ١٣٢٦ محمد منصور	معصوم ١٣٠٢ احمد سعيد
من علماء العرب	الفقير اليه عزشانه احمد عزت الشهير بالعزل الدمشقي	المدرس بالحرم الشريف النبوي
عبد القادر بن احمد بن سودة المري	يسين عزت ١٣٢٦	ملا عبد الرحمن
خادم العلم بالحرم الشريف النبوي	خادم بالحرم الشريف النبوي	خادم العلم بالحرم الشريف النبوي
محمود عبد الجواد	احمد بساطى	محمد حسن سندى
خادم العلم في الحرم الشريف النبوي	الفقير النابلسي الحنبلي خادم العلم بالحرم النبوي	خادم العلم بالحرم الشريف النبوي
احمد ابن احمد اسعد	عبد الله ١٣٢٨	محمد بن عمر الفلاني

صورة ما كتبه على اصل الرسالة حضرة شيخ العلماء الكرام وسند الاصفياء العظام محي السنّة الغراء وعضد الملة البيضاء رئيس السادة العظام ومقدام الفضلاء الفخام جناب الشيخ احمد بن محمّد خير الشنقيطي المالكي المدني لا زالت بحار فيضه زاخرة آمين۔

نقل تقریظ جس کو اصل رسالہ اجوبہ پر تحریر فرمایا حضرت شیخ علماء کرام اور سند اصفیاء عظام روشن سنت کے زندہ کرنے والے اور شفاف ملت کے بانی سرداران باعظمت کے مقتداء اور جلالت مآب صاحبان فضل کے پیشوا جناب شیخ احمد بن محمد خیر شنقیطی مالکی مدنی نے سدا ان کے فیضان کے سمندر موجزن رہیں۔

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لمستحقه والصلوٰة والسلام على افضل خلقه اما بعد فلما اطلعت على رسالة الاستاذ المحقق والحبر المدقق الشيخ خليل احمد لازال مشمولا بتوفيق الملك الصمد وملحوظا بعناية الواحد الاحد وجدت ما فيها موافقا لمذهب اهل السنة كله ولم يبق للمتكلم مجالا الا في مسئلة القيام عند ذكر مولده الشريف والاحوال التي تعرض لذلك والحق كما اشار اليه الشيخ بل صرح ببعضه ان المولد الشريف ان كان سالما مما يعرض له من المنكرات فهو امر مستحب محمود شرعا كما هو المعروف عند اكابر العلماء جيلا بعد جيل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد اس ذات کو جو اس کا مستحق ہے اور درود و سلام بہترین مخلوق پر اس کے بعد واضح ہو کہ میں نے صاحب تحقیق استاذ اور صاحب تدقیق علامہ شیخ خلیل احمد کے رسالہ کا مطالعہ کیا بے نیاز شاہنشاہ کی توفیق سدا ان کے شامل حال رہے اور یکتا و یگانہ خدا کی عنایت ان پر دائم رہے جو کچھ اس میں ہے سب بالکل مذہب اہل سنت کے موافق پایا اور کسی مسئلہ میں گفتگو کی گنجائش نہ پائی بجز ذکر مولود شریف کے وقت مسئلہ قیام اور ان حالات میں جن سے تعرض کیا ہے اور حق وہ ہے جیسا کہ شیخ نے بھی اس کی طرف اشارہ کیا بلکہ بعض کی تصریح بھی کر دی ہے کہ مولود شریف اگر عارضی ناشائستہ باتوں سے سالم ہو تو وہ فعل مستحب اور شرعاً پسندیدہ ہے چنانچہ مدت سے اکابر علماء کے نزدیک معروف چلے آتے اور اگر مولود

www.ahnafmedia.com

وقرنا بعد قرن ان لم يسلم من
المنكرات كما ذكره الاستاذ انه
يقع فى الهند مثلا واما فى غير الهند
بالنادر وقوعه بل لا نسمع بشئ مما
ذكر انه يقع فى الهند واقع فى غيره
فيمنع من جهة ما عرض له والحاصل
ان العلة تدور مع المعلول وجودا و
عدما فحيث وجد المنكر لزم ترك
الوسيلة اليه وحيث عدم استحب
اظهار ما هو من شعائر المسلمين و
فى مسئلة السوال الثانى والعشرين
ان من اعتقد قدوم روحه الشريف
من عالم الارواح الى عالم الشهادة
الخ اما قدوم روحه عليه الصلوٰة و
السلام فى بعض الاحيان لبعض
الخواص امر غير مستبعد ومعتقد
هذا القدر لا يعد مخطئا لكونه امرا
ممكنا فهو صلى الله عليه وسلم حىٌّ فى
قبره الشريف يتصرف فى الكون باذن
الله تعالى كيف شاء لكن لا بمعنى كونه
صلى الله عليه وسلم مالكا للنفع والضرر

منکرات سے سالم نہ ہو جیسا کہ استاذ نے ذکر فرمایا
ہے کہ ہند میں عموماً ایسا ہی ہوتا ہے اور ہند کے
علاوہ دوسری جگہ شاذ و نادر ایسا ہوتا ہوگا بلکہ
وہ باتیں جن کا ہند میں واقع ہونا بیان کیا گیا ہے
دوسری جگہ ہم نے واقع ہوتے بھی نہیں سُنا تو
اس پیش آجانے والی وجہ سے ایسی مجلس مولود
سے ضرور منع کیا جائے گا۔ خلاصہ یہ ہے کہ
وجود اور عدم معلول کا مدار علت پر ہوگا کہ جہاں
مولود میں کوئی امر نامشروع پایا جائیگا۔ وہاں
اس شئی کا چھوڑنا بھی ضرور ہوگا جو اس نامشروع
کا وسیلہ ہے اور جہاں کوئی امر ناجائز نہ ہو وہاں
اس ذکر کا جو مسلمانوں کا شعار ہے ظاہر کرنا
مستحب ہوگا اور بائیسویں سوال کا یہ مسئلہ کہ جو شخص
معتقد ہو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح
مبارکہ کے عالم ارواح سے دُنیا میں تشریف لانے
کا الخ پس خواص میں سے کسی بزرگ کے لیے کسی
خاص وقت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی رُوح پرفتوح کے تشریف لانے میں تو کچھ استبعاد
نہیں کیونکہ ایسا ہو سکتا ہے اور اتنی بات کا عقیدہ
رکھنے والا بر سرِ غلطی بھی نہ سمجھا جائیگا کیونکہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر شریف میں زندہ ہیں باذن

www.ahnafmedia.com

فانه لا نافع ولا ضار الا الله تعالیٰ
قال تعالیٰ قُلْ لَّا اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا
وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ولما اعتقاد
تجدد الولادة فلا یتصور من ذی عقل
تام واما قول الاستاذ فهو مخطی تشبه
بفعل المجوس فکان ینبغی للاستاذ
عبارة هو الیق من هذه لکونه حاکما
لهم بالاسلام کان یقول فیه بعض
شبه مثلاً والله تعالیٰ اعلم وفی
مسئلة الکلام فی الفصل الخامس
والعشرین اقول المسئلة الخلاف
فیها مشهور وینبغی عدم الخوض مع
اهل البدع فی مثلها واما الاستاذ
فهو ناقل من کلام اهل السنة لامحالة
وحیث کان ناقلا من کلام اهل السنة
بای حال کان علیٰ هدی قال فی
الوسیلة وکل رای لاتباع السلف
ادی من المجمع والمختلف فیه فمن
یراه لا ضلالا لا۔ فیما یراه لا ولا
اضلالا وکل ما اجمع اهل السنة
علیٰ خلافه فکالاسنة یهلك اما

خداوندی کو ان میں جو چاہتے ہیں تصرف فرماتے ہیں
مگر نہ باین معنی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نفع اور
نقصان کے مالک ہیں کیونکہ نفع اور ضرر
پہونچانے والا بجز اللہ کے کوئی نہیں چنانچہ ارشاد
خداوندی ہے کہ کہدو اے محمد! میں مالک نہیں
اپنے نفس کے لیے بھی نفع کا اور نہ نقصان کا، مگر
جو کچھ اللہ چاہے۔ اب رہا پیدائش کے از سر نو
ہونے کا عقیدہ، سو کسی پورے عقل والے سے
اس کا احتمال بھی نہیں ہوتا۔ ہاں استاذ کا یہ فرمانا
کہ ایسا عقیدہ رکھنے والا خطا وار اور مجوس کے فعل
سے مشابہت کرنے والا ہے۔ سو استاذ کو زیبا تھا
کہ کوئی اور عبارت اس سے بہتر ہوتی جو ان پر
اسلام کا حکم قائم رکھتی۔ مثلاً یوں فرماتے کہ اس میں
کچھ مشابہت ہے واللہ اعلم۔ اور پچیسویں سوال میں
کلام کے مسئلہ کے متعلق میں کہتا ہوں کہ اس مسئلہ میں
اختلاف مشہور ہے اور مناسب ہے کہ ایسے مسئلوں میں
بدعتیوں کے ساتھ گفتگو اور خوض نہ کیا جائے اور
استاذ یقیناً اہل سنت کا کلام نقل کر رہے ہیں اور
جب کلام اہل السنۃ کے ناقل ہوئے تو بہر حال ہدایت
پر ہیں گے اسی وسیلہ میں مسطور ہے ہر وہ رائے جو
سلف کے اتباع میں ہو مسئلہ اتفاقیہ میں یا اختلافیہ

[illegible]

www.ahnafmedia.com

يصل الانسان. فيه وان زينه
الشيطان فحيث كان دائرا بين
الاشاعرة والماتريدية فهو على
ملة الحق قال في الواضح المبين و
اعلم بأن الملة المرضية. هي التي
عليها الاشعرية. والماتريدية اذ
هي التي. اتى بها احمد هادي الامة
ومن يحد عنها يكن مبتدعا. فنعم
من كان لها متبعا.

كتبه خادم العلم بالحرم النبوي
احمد بن محمد خير الشنقيطي
عفى الله عنه.

احمد
١٣٢٨
ابن محمد
الشنقيطي

ہیں تو اس رائے کو کوئی شخص گمراہی کہ سکتا ہے
نہیں ہرگز نہیں، نہ وہ ضلال ہے اور نہ اضلال،
البتہ ہر وہ مسئلہ جس کے خلاف پر اہل سنت کا اجماع
ہو نیزوں کی طرح مہلک ہے اگر انسان اس میں
خوض کرے اگرچہ شیطان اس کو آراستہ بنا دے۔
پس جب یہ مسئلہ اشاعرہ اور ماتریدیہ کے درمیان
دائر ہے تو مذہب حق ہوا چنانچہ واضح مبین میں
مذکور ہے کہ جان لے اے مخاطب پسندیدہ طریقہ
وہی ہے جس پر اشعریہ یا ماتریدیہ ہوں کیونکہ یہی
ہے جس کو راہبر طریقت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم
لائے ہیں اور جو اس سے منحرف ہو وہ بدعتی ہے
پس کیا اچھا ہے وہ شخص جو طریقہ مذکور کا تبع ہو

لکھا حرم نبوی میں علم کے خادم،
احمد بن محمد خیر شنقیطی عفی اللہ عنہ نے

مہر

www.ahnafmedia.com

خلاصة التصديقات لسادة العلماء بمصر و الجامع الازهر

صورة ما كتبه حضرة امام الفضلاء الكاملين ومقدام الفقهاء العارفين سند العلماء المتقين وسيّد الحكماء المتقنين حجة الله على العٰلمين ظل الله على المؤمنين نور الاسلام والمسلمين مخزن حكم رب العٰلمين حضرة الشيخ سليم البشرى شيخ العلماء بالجامع الازهر الشريف متع الله المسلمين بطول بقائه آمين!

نقل تقریظ کی جو تحریر فرمائی فضلاء کاملین کے امام اور فقہاء عارفین کے پیشوا اور علماء متقین میں مستند اور حکماء متقنین کے سردار، اہل دنیا پر اللہ کی حجت اور مومنین پر سایہ خداوندی اسلام اور مسلمانوں کے نور اور رب العالمین کے حکمتوں کے مخزن، حضرت شیخ سلیم البشری جامع ازہر شریف کے شیخ العلماء نے بہرہ یاب فرمائے اللہ مسلمانوں کو ان کی بقاء طویل فرما کر، آمین!

الحمد لله وحده. والصلوٰة والسلام على من لا نبي بعده. اما بعد فقد اطلعت على هذه الرسالة الجليلة فوجدتها مشتملة على العقائد الصحيحة وهي عقائد اهل السنة والجماعة

سب تعریف اللہ یگانہ کے لیے اور درود و سلام اس ذات پر جن کے بعد کوئی نبی نہیں ہیں اس باعظمت رسالہ پر مطلع ہوا۔ پس میں نے اس کو صحیح عقیدوں پر مشتمل پایا اور یہی عقائد ہیں اہل السنۃ والجماعت کے البتہ جناب رسول اللہ

غیر ان انکار الوقوف عند ذکر
ولادته صلی الله علیه وسلم والتشنیع
علی فاعل ذلك بتشبیه بالمجوس
او بالروافض لیس علی ما ینبغی لان
کثیرا من الائمة استحسن الوقوف
المذکور بقصد الاجلال والتعظیم
للنبی صلی الله علیه وسلم وذلك امر
لا محذور فیه - والله اعلم

شیخ الجامع الازهر

سلیم البشری

کتبه سلیمان العبد بالازهر

کتبه محمد ابراهیم القایانی بالازهر

صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر ولادت کے وقت
قیام کا انکار اور اس کے کرنے والے پر مجوس یا
روافض سے مشابہت دے کر تشنیع مناسب
نہیں معلوم ہوتی کیونکہ بہت ائمہ نے قیام مذکور
کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالت
عظمت کی شان کے ارادہ سے مستحسن سمجھا ہے
اور یہ ایسا فعل ہے جس کی ذات میں کوئی خرابی
نہیں -

سلیم بشری شیخ الجامع ازہر (مہر)

لکھا اس کو محمد ابراہیم قایانی نے ازہر میں (مہر)

لکھا اس کو سلیمان عبد نے ازہر میں (مہر)

خلاصة التصديقات لسادة العلماء بدمشق الشام

خلاصہ تصادیقِ علمائے دمشق الشام

صورة ما كتبه النحرير الفاضل والعلامة الكامل شمس العلماء الشاميين وبدر الفضلاء الحنفيين مفخر الفقهاء والمحدثين ملاذ الادباء والمفسّرين جامع الفضائل كابرا عن كابر حضرة مولانا السيد محمد ابو الخير الشهير بابن عابدين بن العلامة احمد بن عبد الغنی بن عمر عابدين الحسينی النقشبندی الدمشقی متع الله المسلمين بطول بقائه آمين ۔ وهو من احفاد العلامة ابن عابدين صاحب الفتاوی الشامية رحمة الله تعالیٰ ۔

نقل تقریظ جو تحریر فرمائی، فاضل نحریر علامہ کامل علمائے شام کے آفتاب اور فضلاء احناف کے ماہتاب فقہاء محدثین کے مایہ فخر ادباء و مفسرین کے پشت پناہ جامع فضائل آباء و اجداد سے، حضرت مولانا سید محمد ابو الخیر معروف بہ ابن عابدین خلف علامہ احمد بن عبد الغنی ابن عمر عابدین حسینی نقشبندی دمشقی۔ اللہ ان کی درازی عمر سے مسلمانوں کو متمتع فرمائے اور وہ نواسہ ہیں علامہ ابن عابدین کے جو مصنف تھے فتاویٰ شامی کے ۔ رحمۃ اللہ علیہ !

بسم الله الرحمٰن الرحيم

الحمد لله وسلام علی عباده الذين

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب تعریف اللہ کو، اور سلام اس کے برگزیدہ

اصطفى اما بعد فقد اطلعني المولى
الفاضل المكرم المحترم على هذه
الرسالة فوجدتها مشتملة على التحقيق
الذي هو بالقبول حقيق ولقد اتى
مؤلفها حفظه الله بالعجب العجاب
ما هو معتقد اهل السنة والجماعة
بلا ارتياب مما يدل على فضله وسعة
اطلاعه فلا زال كشافا للمشكلات
حلالا للمعضلات جزاه الله الجزاء
الاوفى في هذه الدنيا وفي الاخرى
حرره على عجل الفقير اليه تعالى خادم
العلماء ابو الخير محمد ابن العلامة احمد
بن عبد الغنى ابن عمر عابدين الحسيني
نسبا الدمشقي بلدا عفا الله عنه بمنه
وكرمه۔

ابو الخير
محمد
عابدين

بندوں پر مولوی فاضل مکرم محترم نے یہ رسالہ
مجھے دکھایا، پس میں نے اس کو مشتمل پایا اس
تحقیق پر جو قبول کرنے کے قابل ہے اور
اس کے مؤلف نے حق تعالیٰ ان کو محفوظ رکھے
عجیب تحریر لکھی جو بلاشک اہل السنۃ و
الجماعت کا عقیدہ ہے اور جو دلالت کر
رہا ہے مصنف کے وسعت معلومات پر
پس وہ ہمیشہ مشکلوں کے کھولنے والے رہیں
اور دشواریوں کے حل کرنے والے اللہ ان
کو پوری جزا عطا فرمائے اس دنیا میں
اور آخرت میں۔ عجلت میں لکھا محتاج رب
خادم العلماء، ابو الخیر محمد بن علامہ احمد بن عبد الغنی
ابن عمر عابدین نے جو روئے نسب حسینی ہیں
اور وطن دمشقی اللہ اپنے لطف و کرم سے
ان کو بخشے۔

مہر

صورة ما كتبه الفاضل الجليل الامام النبيل رئيس الفضلاء
وسند الكملاء محقق عصره ومدقق دهره وحيد الزمان صفي الدوران
جناب الشيخ مصطفى بن احمد الشطي الحنبلي لا زال مغمورا في
رضوان الملك العلام امين

www.ahnafmedia.com

نقل تقریظ جس کو تحریر فرمایا جلیل الشان فاضل سردار فضلاء سند کملاء، امام عاقل محقق وقت مدقق زمانہ یکتائے زمان برگزیدۂ دوران جناب شیخ مصطفیٰ بن احمد شطی حنبلی نے سدا شاہنشاہ علام کی رضا میں غرق رہیں۔ آمین!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الاول بلا بدایۃ و الآخر
بلا نہایۃ فسبحانہ من الہ تفضل علی
ھذہ الامۃ المحمدیۃ بفضائل لا
تحصی وخصہم بخصائص لا تستقصی سیا
وقد جعل منہم علماء و نبلاء و
فضلاء و انار قلوبہم بنور معرفتہ
وجعل منہم اولیاء وورثۃ لخاتم
الرسل علیہ الصلوۃ والسلام ولسائر
الانبیاء وان ممن یرجی انہ یکون
منہم الشیخ حضرۃ العالم الفاضل و
النبیہ الاریب الکامل مؤلف ھذہ
الرسالۃ المشتملۃ علی مسائل شرعیۃ
وابحاث شریفۃ علمیۃ نشر للرد علی
فرقۃ الوہابیۃ فی بعض مسائل علی
مذہب السادۃ الحنبلیۃ والرد انشاء
اللہ فی محلہ فجزا اللہ تعالیٰ ھذا المؤلف
عن سعیہ خیرا وقابلہ باحسانہ و

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب تعریف اللہ کو زیبا ہے جو اول ہے
بلا ابتدا کے اور آخر ہے بلا انتہا کے پس
پاک ہے وہ معبود جس نے فضیلت بخشی اس
امت محمدیہ کو بے شمار فضائل سے اور خاص
فرمایا لا انتہا خصوصیتوں سے خصوصا اس
نعمت سے ان میں علماء کملاء اور فضلاء اور
ان کے دلوں کو روشن فرمایا اپنی معرفت
کے نور سے اور بنائے ان میں اولیاء اور
خاتم الرسل علیہ وعلی سائر الانبیاء الصلوٰۃ
والسلام کے وارث اور امید کی جاتی ہے
کہ انھیں خاصان خدا میں سے عالم فاضل
فہیم عقیل کامل اس رسالہ کے مؤلف بھی ہیں
جو چند شرعی مسئلوں اور شریف علمی بحثوں
پر مشتمل ہے۔ وہابی فرقہ کی تردید کے لیے
علماء حنبلی کے مذہب کے موافق بعض
مسائل میں اور یہ رد انشاء اللہ اپنے موقع
پر ہے۔ پس اللہ بہتر جزا دے ان مؤلف کو

www.ahnafmedia.com

وفقنا وایاہ لما یحب ربنا تعالیٰ و یرضی کما ان اومل منہ الدعاء لی ولاولادی ومشائخی وللمسلمین فی ظہر الغیب وجمعنا وایاہ علی التقوی بجاہ خاتم المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین آمین یارب العلمین۔

کتبہ الفقیر مصطفیٰ بن احمد الشطی الحنبلی بدمشق الشام۔

ان کی سعی کی اور ان پر احسان فرمائے اور ہم کو اور ان کو ایسے اعمال کی توفیق بخشے جو ہمارے رب کو محبوب و پسندیدہ ہوں اور میں امیدوار ہوں مصنف سے غائبانہ دعا کا اپنے لیے اور اپنی اولاد اور مشائخ اور تمام مسلمانوں کے لیے۔ اللہ ہم کو اور ان کو جمع فرمائے تقویٰ پر بجاہ ختم المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین آمین یارب العلمین،

لکھا اس کو فقیر مصطفیٰ احمد شطی حنبلی نے دمشق الشام میں

صورة ما کتبہ صاحب المناقب العلیہ والمفاخر البہیۃ ذی الرای الصائب والفہم الثاقب جامع التحقیق والتدقیق معلم الحق والتصدیق حضرۃ الشیخ محمود رشید العطار لازال فی نعم الملک الغفار التلمیذ الرشید للشیخ بدر الدین المحدث الشامی دامت برکاتہ آمین!

نقل تقریظ جس کو لکھا بلند منقبتوں اور چمکتے مفاخر والے درست رائے روشن فہم والے جامع تحقیق و تدقیق حق اور تصدیق کی تعلیم دینے والے حضرت شیخ محمود رشید عطار نے بدبخشش والے شاہنشاہ کی نعمتوں میں رہیں جو شاگرد رشید ہیں شیخ بدرالدین محدث شامی دامت برکاتہم کے۔

الحمد للہ الذی اقام لنصرۃ دینہ من اختارہ ووفقہ وجعل کلامہم

سب تعریف اللہ کے لیے جس نے کھڑا کیا اپنے دین کی مدد کے لیے جس کو منتخب فرمایا

سيما ما صابه في افئدة من زاغ
عن الحق و فرقه والصلوٰة والسلام
على من هو الوسيلة العظمى لنيل كل
فضيلة والغاية القصوى لوصول
المراتب الجليلة وعلى آله واصحابه
واتباعه واحزابه لاسيما من ذب
عن الدين المحمدي كل جهول وغبي
معتدي اما بعد فاني وقفت على هذا
المؤلف الجليل فوجدته مسفرا حافلا
لكل دقيق وجليل من الرد على
الفرقة المبتدعة الوهابية اكثر الله
تعالى من امثال مؤلفه ولحافه بعناية
الربانية كيف لا والكلام من هذا
الموضع من اهم ما يعتنى به في الاصول
والفروع فجزا الله مولفه العالم
الفاضل والانسان الكامل افضل
ما جوزي عامل على عمله وسقاه
الله من الرحيق علله ونهله ونرجو
منه الدعاء بحسن الخاتمة والتوفيق
لما فيه النجاة في الآخرة ـ كتبه الفقير
الى الله تعالى

محمود بن رشید العطار

اور توفیق بخشی اور ان کے کلام کو بنا دیا تیر
پہنچنے والا ان کے کلیجوں میں جو حق سے پھرے
اور علیحدہ ہوئے اور درود و سلام اس ذات پر
جو بڑا وسیلہ ہے ہر فضیلت کے حاصل کرنے
کو اور منتہائے مراد ہے مراتب جلیلہ تک
پہنچنے کو اور ان کی اولاد و اصحاب اور
تابعین و جماعت پر خصوصاً ان پر جنہوں نے
دین محمدی سے ہر جاہل وہابی معتدی کو دفع
کیا ۔ اما بعد پس میں مطلع ہوا اس تالیف
جلیل پر پس پایا اس کو جامع ہر باریک و
باعظمت مضمون کا جس میں رد ہے بدعتی
وہابیوں کے گروہ پر، مؤلف جیسے علماء کو
حق تعالیٰ زیادہ کرے اور ان کی مدد فرمائے
عنایت ربانیہ سے کیوں نہ ہو اس مضمون میں
گفتگو کرنا اصول و فروع کے قابل توجہ مسائل
میں اہم و ضروری ہے پس اللہ جزا دے اس
کے مؤلف کو جو عالم فاضل اور انسان کامل ہیں
بہترین جزا جو عمل کنندہ کو اس کے عمل پر ملا کرتی
ہے اور ان کو شراب جنت سے سیراب کرے
بار بار اور ہم امیدوار ہیں ان سے دعا حسن خاتمہ کی
اور ان اعمال کی توفیق کہ جس میں نجات اخروی حاصل ہو
لکھا اس کو فقیر محمود بن رشید عطار نے

صورة ما كتبه النحرير العلام رئيس الفضلاء الاعلام حضرة الشيخ محمد البوشي الحموي تعمده الله بكرمه البهي۔

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العلمين القائل كنتم
خير امة اخرجت للناس تامرون
بالمعروف و تنهون عن المنكر و
الصلوة و السلام على اشرف خلقه و
خاصته من انبيائه القائل لا تزال
طائفة من امتى ظاهرين حتى يأتيهم
امر الله وهم ظاهرون وعلى آله و
اصحابه القائمين بنصرة الدين في
الحرب والسلم وسلم تسليما كثيرا
الى يوم الدين رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا
بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ
لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ
اما بعد فنقول قد اطلعت على هذه
الاسئلة و اجوبتها العلامة الفاضل
والجهبذ الكامل فريد عصره و وحيد
الهمام القمقام شيخي و استاذي وعمدتي
وملاذي مولانا المولوي الشهير
بخليل احمد فوجدتها لما عليه السواد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب تعریف اللہ رب العلمین کو جس نے
ارشاد فرمایا کہ (اے امت محمدیہ) تم سب سے
بہتر امت ہو جو لوگوں کے لیے نکالی گئیں کہ حکم
کرتے ہو نیکی کا اور منع کرتے ہو برائی سے اور
درود و سلام بہترین مخلوقات اور برگزیدہ پیغمبراں
پر جس کا ارشاد ہے کہ ہمیشہ ایک گروہ میری امت
میں سے غالب رہے گا۔ یہاں تک کہ قیامت
آجائے گی اور وہ غالب ہی ہوں گے اور ان
کی اولاد و اصحاب پر جو دین کی مدد پر قائم رہے
جنگ و صلح میں، اور سلام نازل ہو بکثرت روز
قیامت تک اے ہمارے رب کج نہ فرما ہمارے
دلوں کو اس کے بعد کہ ہم کو ہدایت دے چکا اور
عطا فرما ہم کو اپنے پاس سے رحمت بیشک تو
بہت زیادہ عطا فرمانے والا ہے۔ اس کے بعد
میں کہتا ہوں کہ میں ان سوالات پر مطلع ہوا جن
کو تحریر فرمایا ہے، زبردست عالم صاحب فضل
اور سردار کامل یکتائے زمانہ اور یگانہ وقت پیشوا
بحر مواج میرے شیخ اور میرے استاذ اور معتمد اور

www.ahnafmedia.com

الاعظم من اهل السنة والجماعة
ولما عليه مشائخنا الاعلام والسادة
الفخام سقى الله روحهم صوب الرحمة
والغفران فجزى الله ذلك الفاضل
عن السنة خير الجزاء والسلام قاله
بفمه ونطقه بلسانه ورقمه ببنانه
الفقير الحقير ذي العجز والتقصير محمد
البوشي الحموي الازهري المدرس و
الامام في الجامع الشهير بجامع المدفن
بحماة الشام

پشت وپناہ مولانا مولوی خلیل احمد صاحب نے
پس جس نے پایا ان کو اس کے موافق جس پر عظمت
گروہ یعنی اہل السنۃ والجماعۃ ہیں اور اس کے
مطابق جس پر ہمارے مشائخ اعلام اور سرداران
عظام ہیں حق تعالیٰ ان کی ارواح کو رحمت و مغفرت
کی بارش سے سیراب کرے پس اللہ جزا دے ان
فاضل مؤلف کو سنت کی طرف سے بہتر جزا۔
والسلام کہا اپنے دہن سے اور ظاہر کیا زبان سے
اور لکھا قلم سے فقیر حقیر محمد بوشی سند یافتہ جامع ازہر
مدرس و امام جامع مدفن واقع شہر حماۃ ملک شام نے

صورة ما كتبه الامام الاجل والهمام الاكمل حضرة الشيخ محمد سعيد الحموي غطاه الله بلطفه الخفي والجلي۔

الحمد لله الواحد فلا يجحد الاحد
الذي في سرمديته توحد الفرد
الذي في ربوبيته تفرد والصلوة
والسلام على سيدنا محمد الممجد و
على آله واصحابه الذين جاهدوا مع
من تمرد اما بعد فاني لما سرحت
نظري في الرسالة المنسوبة للعالم
الفاضل والامام الكامل مولانا

سب تعریف اللہ احد کو جس کا انکار نہیں ہو
سکتا، یکتا کہ اپنی بقا میں یگانہ ہے فرد کہ اپنی
ربوبیت میں لاشریک ہے اور درود وسلام
سیدنا محمد مجد پہ اور ان کی اولاد و اصحاب پر
جنھوں نے جہاد کیا ہر اس شخص سے جس نے
شرارت کی، اما بعد میں نے جب نظر ڈالی
اس رسالہ میں جو منسوب ہے عالم فاضل امام
کامل مولانا خلیل احمد صاحب کی طرف

www.ahnafmedia.com

خليل احمد وجدتها مطابقة لاعتقادنا واعتقاد مشائخنا فالله يجزيه الجزاء الاوفى ويحشرنا واياه تحت لواء المصطفى. آمين.

محمد سعيد

تو اس کو پایا مطابق اپنے اعتقاد اور اپنے مشائخ کے اعتقاد کے، بس اللہ جزا دے ان کو پوری جزا اور ہم کو اور ان کو جمع فرمائے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے نیچے آمین!

صورة ما كتبه البارع النبيل الفاضل الجليل صاحب الكمال حضرة الشيخ على بن محمد الدلال الحموى لازال معمورا بالافضال

الحمد لله الذى وقانا من الاهواء والبلاء والضلالات. ووفقنا لاتباع سيدنا محمد صلى الله تعالى عليه وسلم صاحب المعجزات الباهرات وثبتنا على ما كان عليه هو واصحابه الكرام (اما بعد) فانى لم اعثر فى هذه الرسالة المنسوبة للعلامة الفاضل مولانا خليل احمد الاعلى ما يوافق اعتقادنا واعتقاد مشائخنا رحمهم الله تعالى من معتقدات اهل السنة والجماعة فجزاه الله تعالى خير الجزاء وحشرنا واياه معهم فى زمرة سيد الانبياء. والحمد لله رب العلمين

سب تعریف اللہ کے لیے جس نے ہم کو محفوظ رکھا برائے نفسانی و بدعات اور گمراہیوں سے اور ہم کو توفیق بخشی سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع کی جو روشن معجزوں والے ہیں اور ہم کو ثابت قدم رکھا اس طریقہ پر جس پر آپ اور آپ کے صحابہ تھے۔ امابعد میں نے کوئی بات اس رسالہ میں جو منسوب ہے علامہ فاضل مولانا خلیل احمد صاحب کی طرف ایسی نہیں پائی جو موافق نہ ہو اہل السنۃ والجماعۃ کے عقیدوں میں ہمارے اعتقاد اور ہمارے مشائخ کے اعتقاد کے۔ بس اللہ ان کو جزا دے اور ہم کو اور ان کو اہل السنت والجماعت کے ساتھ سید الانبیاء کے زمرہ میں محشور فرمائے والحمد للہ رب العلمین

خادم العلماء علی بن محمد الدلال الحموی عفی عنہ۔

خادم العلماء علی بن محمد دلال۔

صورۃ ما کتبہ الادیب الکامل والحبر الفاضل الامام الربانی حضرۃ الشیخ محمد ادیب الحورانی متع اللہ بعلمہ القاصی والدانی۔

الحمد للہ علی ما انعم وعلمنا ما لم نکن نعلم والصلوٰۃ والسلام علی افصح من نطق بالضاد وافحم بباھر حجتہ کل من عاند وحاد عن طریقۃ الرشاد سیدنا محمد الذی جاء بالحق المبین ومحا براھینہ القاطعۃ شبہ الضالین المضلین وعلی اٰلہ واصحابہ المتمسکین بسنۃ المتادبین باٰداب شریعتہ (وبعد) فقد اطلعت علی ھذہ الاجوبۃ الظاھرۃ والعقود الفاخرۃ فوجدتھا موافقۃ لما علیہ اھل السنۃ والدین مخالفۃ لمعتقد المبتدعین المارقین جزی اللہ مؤلفہ کل خیر واکثر من امثالہ وایدہ فی اقوالہ وافعالہ اٰمین

الراجی نیل الربانی محمد ادیب

اللہ کے لیے حمد ہے ان نعمتوں پر جو اس نے دیں اور ہم کو سکھایا جو ہم جانتے نہ تھے اور درود وسلام اس ذات پر ضاد بولنے میں سب سے زیادہ فصیح ہیں اور معاند ومنحرف کو اور اس کو جو ان کی راہ رشد سے پھرا باظہار دلیل سب سے زیادہ چپ کرانے والے ہیں یعنی سیدنا محمد جو کھلا ہوا حق لے کر آئے اور اپنے دلائل قاطعہ سے گمراہوں گمراہ کنندوں کے شبہات مٹانے اور ان کی اولاد واصحاب پر جنھوں نے آپ کا طریقہ مضبوط پکڑا اور آداب شریعت کے عامل بنے ہیں ان کھلے جوابوں اور فخر کے لائق ہاروں پر مطلع ہوا تو ان کو موافق پایا اس طریقے کے جس پر سنت اور دین والے ہیں اور مخالف پایا بد دین بدعتیوں کے عقیدہ کے۔ اللہ صلہ دے اس کے مؤلف کو ہر قسم کی بھلائی کا اور زیادہ کرے ان جیسے علما اور ان کی تائید فرماتے ان کے اقوال وافعال میں آمین

الحورانی المدرس فی جامع السلطانة بحماة | امید وار عطار ربانی محمد ادیب حورانی مدرس جامع مسجد سلطانہ حما۔ ملک شام

طبع الخاتم | مہر

صورة ما کتبه صاحب الفضل الباهر والعلم الزاهر حضرة الشیخ عبد القادر لا زال ممدوحا من الاصاغر والاکابر۔

قد اطلعنا علی رسالة الفاضل الشیخ خلیل احمد المشتملة علی الاسئلة و الاجوبة بخصوص العقائد وشد الرحال لزیارة سید المرسلین فوجدناها موافقة لعقائدنا اهل السنة والجماعة خالیة عن الخلل ما علیها رد من جهة بذلك فنشکر فضل الاستاد المذکور کتبه الفقیر الیه تعالی عبد القادر لبابیدی

ہم مطلع ہوئے صاحب فضل شیخ مولانا خلیل احمد کے اس رسالہ پر جو مشتمل ہے چند سوالات و جوابات اور خاص عقیدوں اور زیارت سرور عالمؐ کے لیے سفر کرنے پر پس ہم نے ان کو پایا موافق عقائد اہل سنت و الجماعت کے بالکل خالی خلل سے جس پر کسی طرح کسی قسم کا رد نہیں ہو سکتا۔ پس ہم استاد مذکور کی فضیلت کے شکر گزار ہیں۔ لکھا فقیر عبد القادر نے۔

صورة ما کتبه العلامة الوحید الدر الفرید حضرة الشیخ محمد سعید من الله علیه باحسانه المدید وکرمه المجید۔

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله نحمده ونستعینه و نشهد به ونستغفره و اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریك له۔ واشهد ان سیدنا محمدا عبده

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب تعریف اللہ کو ہم اس کی حمد کرتے اور اس سے مدد چاہتے اور اس کا دل سے اقرار کرتے اور اس سے استغفار کرتے ہیں اور گواہی دیتے ہیں کہ کوئی معبود نہیں مگر اللہ کیتا لاشریک

www.ahnafmedia.com

و رسوله ارسله الله رحمة للعلمين
بشيرا و نذيرا و سراجا منيرا صلى
الله عليه وعلى اله و اصحابه نجوم
الاهتداء و ائمة الاقتداء وسلم
تسليما كثيرا. اما بعد فقد اطلعت
على هذه الاجوبة الجليلة التى كتبها
العالم الفاضل الشيخ خليل احمد
فرأيتها مطابقة لما عليه السواد
الاعظم من علماء المسلمين و
ائمة الدين من الاعتقاد الحق و
القول الصدق وهى جديرة بأن
تنشر بين المسلمين وتعلم لسائر
المومنين فجزى الله مولفها الخير و
وقاه الاذى و الضير وها انا قد
اجريت قلمى بالتصديق عليها و لا
حول ولا قوة الا بالله العظيم

۱۰ ربیع الثانی سنة ۱۳۲۹

كتبه الفقير اليه تعالى محمد سعيد

طبع الختام

اور گواہی دیتے ہیں کہ سیدنا محمدؐ اس کے
بندہ اور رسول ہیں جن کو اللہ نے بھیجا جہان
بھر کے لیے رحمت بنا کر مژدہ سنانے والا
ڈرانے والا روشن چراغ اللہ کی رحمت ہو ان
پر اور ان کی اولاد و اصحاب پر جو ہدایت کے
تارے اور اقتداء کے امام ہیں اور سلام ہو
بکثرت - میں مطلع ہوا ان بزرگ جوابات پر جن
کو لکھا ہے عالم فاضل شیخ خلیل احمد نے پس
میں نے ان کو پایا مطابق اس اعتقاد برحق
اور سچے قول کے جس پر علماء مسلمین و پیشوایان
دین کا گروہ اعظم ہے اور یہ جوابات اس لائق
ہیں کہ ان کو پھیلا دیا جائے تمام مسلمانوں میں
اور سکھا دیا جائے سارے مومنین کو پس اللہ
اس کے مولف کو جزائے خیر دے اور محفوظ
رکھے تکلیف و ضرر سے اور لو میں نے اس
کی تصدیق پر قلم چلا دیا -

محمد سعید

۱۰ ربیع الثانی ۱۳۲۹ھ

مُہر

www.ahnafmedia.com

صورة ما كتبه الفصيح الثناء والناظم المدرار حضرة الشيخ محمد سعيد لطفي حنفي غفره الله بفضله العلي۔

احمد الله على الآئه و اصلى
واسلم على خاتم انبيائه وعلى آله
واصحابه الذين فازوا بنصرته و
ولائه اما بعد فقد اطلعت على هذه
الاجوبة الفاضلة فوجدتها مطابقة
للحق خالية من كل شبهة باطلة
كيف لا وطرز بردها شمس سماء
البلاد الهندية و دُرتاج علماء تلك
البقعة البهية فقد احرز قصبات
السبقة فى مضمار العلم والقيت اليه
مقاليد الذكاء والفهم وحيد اعيان
هذا الزمان وانسان عين الانسان
مقتدى اهل الفضل و الصلاح و
وسيلة النجاة و النجاح حضرة
الحافظ الحاج المولوى خليل احمد
دام بعناية الملك الصمد ولا زالت
اشعة شموسه مشرقة مضيئة و
انوار بدوره فى افق السماء العلم
بازغة منيرة آمين يارب العلمين

میں اللہ کی حمد کرتا ہوں اس کے احسانات پر
اور درود بھیجتا ہوں خاتم الانبیاء پر اور ان کی
اولاد و اصحاب پر جو آپ کی مدد اور محبت
سے مالامال ہوئے۔ اما بعد میں مطلع ہوا ان
فضیلت والے جوابوں پر۔ پس ان کو پایا حق
کے مطابق اور ہر باطل شبہ سے خالی۔ کیوں نہ
ہو جبکہ اس کے مولف آسمانِ ہند کے
آفتاب اور اس جانب کے علماء کے سرتاج
کہ جنہوں نے علم کے میدان میں سراسبقت
فضل کو لیا اور ذکاء و فہم کی کنجیاں ان کے
قبضہ میں آئیں۔ بزرگانِ زمانہ کی وحید اور ہر
انسان کی آنکھ کی پتلی اہلِ فضل و جلالت کے
پیشوا، اور نجات و کامیابی کے وسیلہ حضرت
حافظ حاجی مولوی خلیل احمد صاحب ہیں
بے نیاز شاہنشاہ کی عنایت سے دائم قائم
رہیں اور ان کے آفتاب کی شعاعیں روشن
اور چمکتی رہیں اور ان کے ماہتاب کے انوار
آسمانِ علم کے افق پر تاباں درخشاں رہیں۔
آمین یارب العالمین۔

www.ahnafmedia.com

سرحت طرفی فی میادین السؤال مع الجواب
الفیت ما فیها حقیقا کلہ عین الصواب
لاعز و اذا ابداہ ذو القدر العلی اللیث المهاب
من صیتہ قد طار بین السهول والهضاب
وبحفظ احکام الشریعۃ جاء بالعجب العجاب
وهو الحسام الفیصل فی لعناق اهل الارتیاب
وهو الامام اللوذعی وقولہ فصل الخطاب
دم بالرعایۃ یا خلیل وانت محمود الجناب

ترجمہ: سوال وجواب کے میدانوں پر میں نے نظر ڈالی تو اس کا سب مضمون بالکل صواب اور حق پایا، ایسا ہونا کچھ تعجب نہیں کیونکہ اس کو بلند مرتبہ والے قابل ہیبت شیر نے ظاہر کیا ہے جس کا شہرہ نیک نامی نرم وسخت غرض تمام زمین میں اڑ گیا اور شریعت کے احکام کی حفاظت میں عجیب مضمون بیان فرمایا اور وہ ایک فیصل کن تلوار ہیں اہل شک کی گردنوں میں۔ اور وہ پیشوائے ذکی ہیں اور ان کا قول گفتگو کا فیصلہ ہے۔ اے خلیل تم محمود بارگاہ ہو کر ہمیشہ بحفاظت قائم رہو۔

وانا العبد الفقیر اسیر التقصیر — میں ہوں بندۂ فقیر:
الراجی لطف ربہ الجلی والخفی — محمد سعید لطفی حنفی عنہ
محمد سعید لطفی الحنفی عفا اللہ عنہ

(طبع الخاتم)

صورۃ ما کتبہ الشیخ الاوحد ذو الفضل المجید حضرۃ فارس بن محمد امدہ اللہ بمنہ المخلد

الحمد للہ حمد من اعترف بجنابہ — تمام حمد اللہ کے لیے ہے اس کی حمد جو اس

الاقدس بجميع الكمالات وعرف
انه تعالى وتنزه عن جميع ما يقوله
المبتدعة واهل الضلالات و
اعتقد بان حججهم داحضة و
ترهاتهم متناقضة والصلوة و
السلام على سلطان دوائر الحضرات
الربانية وسيد سادات المرسلين
اولى المشاهد القدسية سيدنا و
مولانا محمد الذى هو محمد دولة
الموجودات واحمد كتائب الكائنات
وعلى اله اقمار سموات المفاخر و
اصحابه نجوم المحافل والمحاضر
الى يوم الدين اما بعد فيقول العبد
الذى اذا غاب لا يذكر واذا حضر
لا يوقر خويدم السنة السنية والفقراء
الاحمدية فارس بن احمد الشقفة
الحموى مولدا ووطنا والشافعى مذهبا
والرفاعى طريقة والمدرس فى جامع
البحصة الكائن بمدينة حماة المحمية
احدى البلاد الشامية قد طالعت
الرسالة المباركة المشتملة على ستة

کی بارگاہ اقدس کے لیے تمام کمالات کا معترف
ہوا اور جانتا ہو کہ وہ عالی اور منزہ ہے اور
تمام ان باتوں سے جو کہتے ہیں بدعتی اور اہل
ضلال اور معتقد ہو اس بات کا۔ ان کی دلیل
ضعیف ہے اور ان کی بکواس باہم معارض ہے
اور درود و سلام ربانی بارگاہوں کے دائروں
کے بادشاہ اور پاک مجالس والے بزرگ پیغمبران
کے سردار سیدنا و مولانا محمد پر جو تمام عالم
کی حکومت کے ستودہ اور سارے جہان
کے مخلوقات کے ممدوح ہیں اور آپ کی
اولاد جو آسمان ہائے مفاخر کے ماہتاب ہیں
اور آپ کے صحابہ پر جو محافل و مجالس کے
تارے ہیں روز قیامت تک۔ اما بعد کہتا ہے
بندہ جو غائب ہو تو نہ یاد آوے اور موجود
ہو تو عظمت نہ کی جائے روشن سنت اور محمدی
فقراء کا ادنیٰ خادم فارس ابن احمد شفقہ جس کی
جائے ولادت و وطن حماۃ ہے اور مذہب شافعی
اور مشرب رفاعی اور ملک شام کے شہر حماۃ کی
جامع مسجد بحصہ میں مدرس ہے۔ میں اس
مبارک رسالہ پر مطلع ہوا جو چھبیس ۲۶ جوابوں پر
مشتمل ہے۔ جو عالم کامل زیرک فاضل محقق

www.ahnafmedia.com

وعشرين جوابا الحق لجاب بها
العالم الكامل والجهبذ الفاضل
المحقق المدقق والمقدام المفرد
مولانا المولوي خليل احمد وعند
ما تصفحت تلك العبارات الفائقة
وتعلقت ماتيك المعاني الرائقة
وجدتها الشريعة المطهرة موافقة
ولما عليه معتقدنا ومعتقد اشياخنا
من السلف والخلف مطابقة فجزاه
الله تعالى خيرا وحشرنا وإياه تحت
لواء سيد المرسلين والحمد لله رب
العلمين۔

قاله بفمه وكتبه بقلمه الفقير
لربه المعترف بذنبه فارس بن احمد
الشفقة الحموي۔

محقق پیشوائے یگانہ مولانا مولوی خلیل احمد
صاحب نے دیئے ہیں اور جب میں نے
ان عمدہ عبارتوں اور خوشگوار مضامین
کو غور سے دیکھا تو ان کو شریعت مطہرہ
کے مطابق اور اپنے اگلے پچھلے مشائخ
کے عقیدے کے موافق پایا۔ پس اللہ ان
کو جزائے خیر دے اور ہم کو اور ان کو
سید المرسلینؐ کے زیر لواء محشور فرمائے
والحمد للہ رب العلمین۔

کہا اپنے دہن سے اور لکھا قلم سے
فقیر فارس بن شقفہ احمد حموی نے۔

طبع الخاتم

صورة ما كتبه البحر الجواد قدوة الزهاد والعباد حضرة الشيخ مصطفى الحداد سقاه الله بالرحيق يوم التناد

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الواحد الذي عدمت
له النظائر والاشباه۔ الحمد الذي

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب تعریف اللہ کو جو یکتا ہے کہ اس کی
کوئی نظیر اور شبیہ نہیں، بے نیاز ہے کہ اس

www.ahnafmedia.com

وفقنی الله و ایاه و المسلمین لما به
فی الدارین نسعد و فی الملاء به
نحمد - فوجدته قد نهج فی اجوبته
المذکورة المنهج الصحیح و وافق
بها الحق الصریح ورد بمنطوقها المبین
وجلا بمفهومها الغین عن العین
والحمد لله الهادی الی سبیل
الصواب و الیه المرجع و المآب و
صلی الله علی سیدنا و مولانا محمد
عالی القدر العظیم الجاہ و علی آله
وصحبه و من والاه -

کتبه العبد الضعیف الملتجی الی
مولاه خادم السنة السنیة فی مدینة
حماه الراجی من ربه فی الدنیا
التوفیق للقیام علی قدم السداد و فی
الآخرة کهیئة السوال والمراد به
الفقیر الیه سبحانه المصطفی الحداد
عفی عنه -

کو اور ان کو اور تمام مسلمانوں کو ان اعمال
کی توفیق بخشے جن کی بدولت ہم دارین میں
صاحب نصیب ہوں اور عالم بالا میں ہماری
تعریف ہو۔ پس میں نے پایا کہ شیخ ممدوح
ان مذکورہ جوابات میں صحیح طریق پر ہیں اور
صریح حق کی موافقت کی اور اس کی عبارت
سے باطل کو رد کیا اور مضمون سے آنکھوں کی
ظلمت رفع کی اور سب تعریف اللہ کو جو
درست طریقہ کا راہ نما ہے اور اسی کی طرف
لوٹنا اور آخر جانا ہے اور رحمت فرمائے اللہ
سیدنا و مولانا محمد پر جو عالی قدر اور عظیم الجاہ
ہیں اور ان کی اولاد و اصحاب اور ان کے
دوستوں پر۔

لکھا بندۂ ضعیف :
مصطفیٰ حداد حموی نے

طبع الخاتم

www.ahnafmedia.com